1246

اوم

سوریہ چندر مسو دھاتا یتھا پوروم کلپیت

(رگ وید - منڈل ۱۰)

تاریخ دنیا

جلد دوم

علمی بنیاد قائم کرنے اور معقولیت سے تاریخی زمانہ کی صحیح تحقیقات کی غرض سے یہ کتاب تصنیف ہوئی

مصنفہ

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۹۵

۶۱۸۹۵

سوامی شنکر آچاریہ

ان کا زمانہ بھی کسی مورخ کے نزدیک جھگڑے سے خالی نہیں نہ انگریزی تاریخ داں آپس میں اتفاق کرتے ہیں اور نہ سنسکرت کے پنڈت۔ ہم حیران ہیں کہ ایک ایسے مشہور انقلاب کرنے والے واقعہ کی نسبت اتنا مغالطہ کیوں ہے۔ سال سنہ ۱۸۸۳ء کے تھیوسافسٹ میں لکھا ہے "نہایت افسوس کا مقام ہے کہ ہم کو ان مہاتما (شنکر آچاریہ) کی ٹھیک تاریخ نہیں ملتی کہ یہ کس زمانہ میں ہوئے بعض تو انکو دو سو برس قبل مسیح ہوا بتلاتے ہیں اور بعض سنہ ۵۰۰ء میں اور اکثر حال کے علماؤ انکو مسیح کے بعد آٹھویں صدی یعنی سنہ ۸۰۰ء میں مانتے ہیں۔ اس بارے میں ولسن۔ کولبروک۔ راجہ رام موہن رائے یا ج نیشر شاستری اور پروفیسر جے نارائن ترک پنچانن ان سب کی یہی رائے ہے کہ شنکر آچاریہ جی اسی آٹھویں صدی میں ہوئے ہیں"۔ بعض ان سے بھی بڑھکر سنہ ۷۸۸ء یا کہ سنہ ۸۲۰ء سے آگے نہیں بڑھتے۔ م[illegible] ء نے انہیں کی تقلید پر سنہ ۷۸۸ء قائم کیا ہے

آنریبل ڈاکٹر ہنٹر صاحب لکھتے ہیں کہ [illegible] زمانہ میں جو ہادی پیدا ہوئے اُن میں اول کمارل ملک بہار کا ایک برہمن تھا اُس کا زیادہ شہر

چیلا[1] شنکر آچاریہ تھا جس کے زمانہ سے معتبر تاریخ شروع ہوتی ہے۔

شنکر مالابار میں پیدا ہوا اور کُل ہند میں وعظ کرتا پھرا اور کشمیر تک گیا اور کوہ ہمالہ پر ایک مقام کدارناتھ میں بتیس سال کی عمر میں وفات پائی۔ ویدانتیوں کے فلسفہ کو حال کی صورت میں لانا اور قومی دین میں داخل کرنا اُسی کا کام تھا اور یہ کہنا راستی سے بعید نہ ہوگا کہ اُس کے زمانہ کے بعد جو آٹھویں یا نویں صدی میں گذرا ہر دینی فرقہ جو ہندوؤں میں پیدا ہوا اُس کی بنا ایک شخصی خدا کے عقیدے پر پڑی ہے شنکر عموماً سب کو تعلیم دیتا تھا خواہ وہ بڑی ذات کے حکما یا رذیل عوام الناس سے ہوں پس ایک قومی دین اور برہمنی فرقہ اُسکی عمر کی محنت کا نتیجہ ہے" (مختصر تاریخ ہند صفحہ ۱۲۳)

اصل حال یہ ہے

کہ سوامی شنکر آچاریہ دراوڑ یعنی ملیبار میں پیدا ہوکر گوبند گوڑ آچارج کے

[1] ڈاکٹر صاحب کا یہ خیال صحیح نہیں ہے کہ شنکر آچاریہ۔کمارل کا چیلا تھا۔ ایسا ہرگز نہیں کیونکہ شنکراچاریہ گوبند گوڑ پاد آچاریہ کا چیلا تھا جیسا کہ وہ خود اپنے بھاشں کی سماپتی پر کہتے ہیں کہ "بھگوت گوبند گوڑ پاد آچارج کی قدمبوسی کرنیوالا شنکر آچارج" اور علاوہ بریں کمارل جی مہاراج کا اعتقاد بھی شنکر کے مخالف تھا لیکن گوبند گوڑ کا بالکل اِن کے مطابق تھا اِن کی بنائی کارکا اب تک شاہد ہیں +

شِشّ (شاگرد) ہوئے - اُنکا مباحثہ بیشتر بُدھ مذہب والوں سے ہوا
اور تمام عمر اُس مت کے کھنڈن میں مصروف رہے اُنکے اپدیش سے شیو مت کا
آغاز ہوا اور بُدھ مذہب کا زوال - تمام ہندوستان میں وہ اپنے مت کا
اپدیش کرتے رہے جنوبی ہند کے علاقہ ملیبار سے کشمیر و نیپال تک دھرم اپدیش
کے واسطے دورہ کیا بودھوں کے ہاں انکے پرچار سے سخت کہرام مچگیا اور
جوق درجوق لوگ اُنکے مت میں آنے شروع ہوگئے بالاخر بہت سے راجاؤں
کو ویدک مت کا حامی بناکر آریہ ورت کے ہر چار گوشوں میں چار مٹھ قائم
کئے شمال میں جوشی مٹھ - جنوب میں شرنگیری مٹھ - مشرق میں بھوگوردھن
مٹھ - مغرب میں شاردا مٹھ - اور آخری عمر کے بتیس سال کی اوستھا میں
بمقام کدارناتھ دو بودھ یعنی مسمیاں ابھی نوگپت اور ابھی نویش نے
(جو اسی غرض سے کچھ مدت پہلے مرید ہوگئے تھے) کسی قسم کا زہر دیدیا
جس سے اُنکی بھوک بند ہوگئی اور چھ ماہ بیمار رہکر وہاں اِس قالب عنصری
کا تیاگن کردیا جس طرح سکندر، سمرد، اپالونیس اور عیسیٰ کے مورخوں
نے اُنکو خدا قرار دیا ہے اسی طرح ان مہاراج کے مورخوں نے بھی انکو شیو کا
اوتار قرار دیا ہے - ان کے جائے پیدائش کی بابت بھی کچھ تنازعہ ہے
آنندگری[1] چدانبر پور اور مادھواجی[2] کیلئے اور بیجنیور شاستری جی
کالپی میں بتلاتے ہیں اور بعض لوگ سالگ رام ضلع کیرال ظاہر کرتے ہیں

مگر اصل وہی ہے جو مادھواچی لکھتے ہیں کہ شنکراچارج کیلتے کے بانسے تھے کیونکہ باقی محقق بالکل نہیں ہیں صرف فرضی خیال دوڑاتے ہیں۔

اب ہم مندرجہ ذیل وجوہات پر شنکر سوامی کے زمانہ کی بابت تحقیقات کرکے ایک تاریخی مدت قائم کرتے ہیں۔

وجہ اول بدھ مذہب مسیح سے ۵۰۰ سال پہلے شروع ہوا اور مسیح سے ۲سو سال پہلے موریا خاندان کے زوال کے ساتھ اسکا زوال ہونے لگا جیسا کہ لیتھبرج صاحب فرماتے ہیں "بودھ مذہب ہند میں یوں تو بارھویں صدی تک یعنی تیرہ سو برس سے زیادہ رہا لیکن حقیقت یہ ہے کہ مسیح سے دو سو برس پیشتر ہی سے اسمیں زوال شروع ہو گیا اور موریا خاندان پر زوال آتے ہی سارے ہند کے اندر برہمنوں کے مذہب میں دوبارہ جان پڑنے لگی قنوج کے بڑے مشہور شہر نے تو برہمنوں کے عقیدت سے قدم باہر دھرا ہی نہ تھا مگر اب اور دیار وامصار بھی ایک ایک کرکے اپنے پہلے دھرم کی طرف جس کی شکل اب کسی قدر بدل گئی تھی پھر رجوع کرنے لگے" (مختصر تاریخ ہند صفحہ ۳۷) پس یہی یا اس کے قریب شنکر آچارج جی کا زمانہ ہے کیونکہ ساری ہند میں یہ بات زبان زد خلائق ہے کہ بدھوں کے مذہب کو زوال پہنچانے والے سب سے پہلے شنکر سوامی ہوئے۔

وجہ دوم سوامی شنکر آچارج کی مصنفہ تین پستکوں (دس

اُپ نشد بھاشی - شاریرک بھاشی - گیتا بھاشی) میں مسلمانوں اور اُنکے مت کا نام و نشان ندارد ہے حالانکہ سنہ ۶۳۶ء مطابق سنہ ۶۹۳ بکرمی اور سنہ ۱۵ھ سے ہی مسلمانوں کے حملے ہندوستان پر ہونے لگ گئے تھے اور امن و اماں کا تختہ تہ و بالا ہو رہا تھا پس کوئی شک نہیں کہ شنکر آچارج مسلمانوں کے حملوں سے بہت پہلے گذرے ہیں نہ کہ مابعد کیونکہ اُنکے حملوں میں سراپا ناممکن تھا کہ کوئی ہندو ریفارمر اتنی آزادی سے ویدک دھرم کی پرچار کر سکے۔

وجہ سوم آٹھویں یا نویں - گیارھویں یا چودھویں صدیوں میں مندرجہ ذیل تاریخی اشخاص گذرے ہیں محمود غزنوی - ابوریحان بھاسکر آچارج - آنند پال - راجا ہرش - ساین - پرتھی راج - کوی چند بردائی - جے دیو - بوپ دیو - رامانج - تیمور - کلہن پنڈت وغیرہ - مگر ان میں سے کسی نے شنکر سوامی کو اپنا ہم عہد نہیں لکھا اور نہ خود شنکر سوامی نے انکو اپنا ہم عصر تسلیم کیا پس وہ ان صدیوں میں ہرگز نہیں ہوئے بلکہ ان سے بہت پہلے ہوئے کیونکہ ان میں سے تمام ہندو مورخ انکو بودھ مت ناشک اور اپنے زمانہ سے بہت پہلے ہوا بتلاتے ہیں

وجہ چہارم پارسیوں کی مذہبی کتاب میں سکندر یونانی کے حالات میں جو انکا پیغمبر گذرا ہے لکھا ہے کہ جب وہ ہندوستان میں

آیا تو اُسوقت چھنکر آچارج نامی ایک سادھو آریہ مت اپدیشک یہاں اپنی مذہبی وعظ میں سرگرم تھا اور سکندر کا زمانہ یورش ہند اظہر من الشمس ہے

وجہ پنجم سُورت میں دو شنکر آچارجیوں کے درمیان دینی مباحثہ ہوا جس کے اثناء میں دوارکا کے مندر سے ایک تانبے کا پتر پیش کیا گیا جس کی تاریخ سمت ۲۶۶۳ کل گئی تھی یعنی یہ پتر مسیح سے ۴۴۳ برس پہلے تحریر ہوا جس کا زمانہ سکندر کے یورش ہند کے زمانہ سے کچھ پیشتر ہوتا ہے" امریکن مشن کی نورافشان اخبار صفحہ ۶ کالم ۱ مورخہ ۵ - مئی ۱۸۹۴ء

۱۸۹۴ + ۴۴۳ = ۲۳۳۷ سال ۴۹۹۴ - ۲۶۶۳ = ۲۳۳۱

وجہ ششم شنکر آچارج کے زمانہ کو لکھتے ایک شاگرد رشید نے اس طرح پر شلوکوں میں لکھا ہے

ऋषिवीरास्तथाभूमिर्मर्त्याक्षौवाममेलनात् ।
एकत्वेनलभेदंकस्ताम्राक्षस्तत्रवत्सरः ॥ १ ॥
विश्वजिच्छिवपितायस्यविरथानश्चविद्वरे ।
तस्यभार्याम्बिकादेवीशंकरंलोकशंकरं ॥ २ ॥
प्रसूतासर्वलोकस्यतारणायजगद्गुरुं ॥

ترجمہ - ۲۱۵۷ سمت یودھشٹری میں وشوجی پتا اور امبکا دیوی ماتا کے گھر دنیا کو کلیان دینے والے شنکر سوامی پیدا ہوئے جو کہ بعد ازاں جگت گورو کہلائے گئے -

چونکہ اسوقت یودھشٹری سمت ۴۳۳۱ ہے اس سے ۲۱۵۷ منفی کرنے سے ۲۱۷۴ باقی رہتے ہیں پس شنکر آچارج سمت ۲۱۵۷ میں پیدا ہوئے اور ۳۲ برس زندہ رہکر سمت ۲۱۸۹ میں فوت ہوئے

اسی کے مطابق زمانہ حال کے مشہور محقق سوامی دیانند سرسوتی جی فرماتے ہیں "باٗئیس سو برس ہوئے کہ ایک شنکر آچارج دروڑ دیش اتپن براہمن برہم چریہ سے بیاکرن آدی ست شاستروں کو پڑھکر سوچنے لگے" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۸۸)

پھر دوسری جگہ فرماتے ہیں شنکر آچارج کے تین سو برس کے پشچات اُجین نگری میں وکرم آدتیہ راجا کچھ پرتاپی ہوا جس نے سب راجاؤں کے درمیان پرورت ہوئی لڑائی کو مٹاکر شانتی استھاپن کی ...... مہاراجا وکرم آدتیہ سے لیکر شیوؤں کا بل بڑھتا آیا لوگوں نے شنکر آچاریہ کو شیو کا اوتار ٹھیرالیا" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۰)

یاد رکھنے کے لائق نکتہ۔ شنکر آچارج کے ۴ مٹھ قایم کرنے کے بعد جو کوئی ان گدیوں پر بیٹھا وہ بھی شنکر آچارج کہلایا اور یہی سبب ہے کہ اُسی سلسلہ سے اب بھی چار شنکر آچارج موجود ہیں۔ جس طرح بابا نانک کے گدی نشین اخیر تک اپنے بھجنوں میں نانک جی کا نام ڈالتے رہے اپنا نہیں مگر محقق مزاج جانتے ہیں کہ کون سا کلام بابا نانک جی کا ہے

اور کون بعد کے جانشینوں کا۔ اُسی طرح آدی شنکر آچارج کے بعد جو گدی نشین ہُوا وہ شنکر آچارج کہلایا اُن سجادہ نشینوں میں سے مختلف زمانہ میں مختلف شنکر آچارج بودھ مذہب کے مخالف کام کرتے رہے اور آخری وہ ہُوا جسنے مسلمانوں کے آنے سے ایک سو برس پہلے بودھ والوں کو بالکل ہندوستان سے خارج کر دیا ہم ناظرین کے یاد رکھنے کے واسطے عرض کرتے ہیں کہ پہلا شنکر آچارج مسیح سے تقریباً تین سو برس پہلے ہُوا۔ یعنی بکرم سے ۲۲۳ برس پہلے ۔

دوسرا شنکر آچارج مسیح سے ۷۰ سال پہلے ہُوا جس کا چیلا بھرتری ہری تھا یعنی برادر بکرم آدتیہ مصنف تین شتک (ویراگ شنگار نیتی) اور یہ بکرم آدتیہ کے سمت ۲۲ تک زندہ رہا

تیسرا شنکر آچارج سمت ۵۵۴ بکرم میں ہُوا یعنی سنہ ۴۹۷ع میں

چوتھا شنکر آچارج سمت ۵۲۵ بکرمی میں ہوا مطابق سنہ ۴۶۸ع کے جو سنہ ۵۹۰ بکرمی مطابق سنہ ۵۳۳ع میں فوت ہوا۔

غلطی کی اصلاح۔ تاریخ دنیا حصہ اول میں یودھشٹری سمت کی تحقیقات کے متعلق ہم سے ایک غلطی ہوئی یعنی ہم نے کل یگ کے سمت کو ہی یودھشٹر کا زمانہ تسلیم کر لیا مگر ایسا نہیں ہے پنڈت کلہن مصنف راج ترنگی وغیرہ سنسکرت کے لایق مورخوں نے لکھا ہے کہ جب کل یگ کے

۶۶۳ برس گذر چکے تھے تب جودھشٹر جی گدی نشین ہوئے اور اُسوقت سپت رشی مگھا نکھشتر میں تھے۔ پس ۴۹۹۴-۶۶۳=سمت ۴۳۳۱ اسوقت یودھشٹری سمت سے اور یودھشٹر کے ۲۱۵۷ اور کل یگ ۲۸۲۰ میں شنکراچارج ہوئے۔

وجہ ہفتم۔ مشہور فاضل سینٹ صاحب اپنی کامل تحقیقات کے بعد تحریر فرماتے ہیں کہ شنکراچارج سوامی۔ گوتم بدھ کی موت کے ساٹھ برس بعد انڈیا (آریہ ورت) میں پیدا ہوئے اے بی سی نٹ صاحب کی ایسوٹیڈک بدھزم صفحہ ۱۲۹

Shankaracharya appeared in India about sixty years after Gautama Buddha's death.

بدھ مذہب مسیح سے ۵۵۰ سال پہلے -- ۵ = ۴۸۰ -- ۶۰ = ۴۲۰

+ ۱۸۹۵ = ۲۳۱۵ -

مہاراجہ وکرم آدیتہ کے سمت کی تحقیقات

مہاراجہ بکرم یا وکرم یا وکرم آدیتہ یا بکرماجیت ایک مشہور و معروف شہنشاہ آریہ ورت میں ہوا جس کے دارالسلطنت اوجین نگری اور جو سو چھوٹے راجہ اور رئیس جسکے ماتحت تھے وہ درحقیقت سارے

ہندوستان کا مہاراجہ اور اول درجہ کا کریم النفس اور عادل تھا اور اسی واسطے پرسوار بھی مشہور تھا اُس نے ایک وقت سب قرضداروں کے قرض ادا کرکے اپنا سمت جاری کیا جو اسوقت ۱۹۸۲ ہے وہ باوجود اتنا بڑا شہنشاہ ہونے کے چٹائی پر سوتا اور ندی سے اپنے واسطے خود جل بھر لاتا تھا شاہی خزانہ سے اپنے عیش و عشرت کے لئے ایک کوڑی بھی نہ لیتا اور شب و روز رعایا پروری اور مظلوموں کی دادرسی میں مصروف رہتا تھا۔

آجکل کے بعض مورخ اپنے انوکھی تحقیقات سے اُس کی ہستی اور سمت دونوں سے انکاری ہیں اور کہتے ہیں کہ ۶۰۰ برس گذرنے کے بعد کسی نے یوں ہی یہہ سمت جاری کر دیا اور ایک کے بجائے ۶۰۰ لکھنا شروع کر دیا۔

بعض کہتے ہیں کہ بھوج ہی راجہ بکرم تھا جو سمت ۱۰۴۱ بکرم میں ہوا اور اُسنے جھوٹ موٹ سمت کو ۱۰۴۱ سال پہلے سے لکھنا آرنبھ کر دیا۔

بعض کہتے ہیں کہ کالیداس کی نظم کی طرز تحریر کا زمانہ سنہ ۶۰۰ ع سے پہلے کا نہیں ہے ان لوگوں کے قیافہ کے بموجب بکرماجیت نے جس کے زیر سایہ کالیداس اور شنکو جیسے علامہ لوگ موجود تھے چھٹی صدی عیسوی میں عروج پایا مسٹر رومیش چندر دت بھی ان لوگوں کے پیرو ہیں کیونکہ وہ بھی کہتے ہیں کہ بکرماجیت کا سمت ۵۴۴ء میں رائج ہوا

مگر شری دیو کرت وکرم چرت میں لکھا ہے کہ وکرما دتیہ تیرتھنکر وردھمان کے مرنے سے ۴۷۰ برس پرسے اوجین میں راج کرتے تھے اور اُنھوں نے ہی سمت استھاپن کیا۔

پروفیسر گریفتھ صاحب کہتے ہیں کہ مسیح سے ستاون سال پیشتر بکرم کے سمت کا آغاز ہوا (دیکھو دیباچہ راماین)

مورخ لیتھبرج صاحب فرماتے ہیں کہ بکرماجیت کا سمت جسکا آغاز سنہ عیسوی کے ستاون سال پیشتر سے ہے ہندوستان میں ابتک بھی بہت دور دور تک مروج ہے (تاریخ ہند صفحہ ۸۱)

مورخ مارش مین کہتے ہیں کہ راجہ بکرم والی اجین کا سمت سنہ مسیح سے ۵۷ سال پہلے آغاز ہوا۔ (مارشمین ہسٹری صفحہ ۲۰)

آنریبل ڈبلیو ڈبلیو ہنٹر صاحب لکھتے ہیں کہ بکرماجیت اوجین کا راجا جو ملک مالوہ میں واقع ہے بہت مشہور و معروف ہے اور اُس کی فتوحات کی یادگاریں ہندی تاریخ شمار کرنے کا طریقہ قائم ہوا جس کو سمت کہتے ہیں اور سنہ عیسوی سے ستاون سال قبل شروع ہوتا ہے (صفحہ ۱۳۷)

اب ہم اپنی تازہ تحقیقات بھی ہدیہ ناظرین کرتے ہیں اور بتلاتے ہیں یہہ کہنا سراپا باطل ہے کہ بکرماجیت کا سمت چار یا پانچسو برس مقررہ

تاریخ سے بعد جاری ہوا

ثبوت اوّل کالیداس مشہور جوتشی اپنے گرنتھ جیوتر دوابھرن میں لکھا ہے ادھیا ۲۲ شلوک ۲۱ مطبوعہ بنارس -

वर्षैसिन्धुरदर्शनाम्बरगुणैर्यातेकलौसम्मिते मासेमाधवसंमितेऽत्रविहितोग्रन्थक्रियोपक्रमः ज्यो॰

ترجمہ کہ کل یگ کی سمت ۳۰۶۸ میں بعہد راجہ بکرمادت میں نے یہہ گرنتھ تصنیف کیا اور اُسی کتاب کے دیگر مقام سے ظاہر ہے کہ اُس وقت بکرم کا سمت ۲۴ تھا اور ۴۹۹۵ سے ۳۰۶۸ نفی کرنے پر ۱۹۲۷ رہ جاتے ہیں اور آجتک اتنے سال اس کی تصنیف کو ہوتے ہیں پنڈت تاراناتھ ترک واچسپتی نے بھی لکھا ہے کہ کل یگی سمت ۳۰۴۴ میں بکرم کا سمت شروع ہوا اور اس کتاب کی تصنیف کو آج تک ۱۹۲۷ سال ہوتے ہیں -

ثبوت دوم - متصل جوناگڈھ ملک کاٹھیاواڑ میں ایک پرانے تالاب کی کھدوائی میں ایک کتبہ ملا ہے جس کو راجا رُدر داما نے سودرشن نام تالاب کی تقریب پر لگایا تھا اُس کتبہ میں سمت ۷۲ بکرمی

کھدا ہوا ہے یہ کتبہ چھاؤنی راجکوٹ کے میوزم میں موجود ہے-

ثبوت سوم- اسی بکرم نے روم کے قدیم بادشاہ اغوسطس کو ایک دوستانہ مراسلہ لکھا تھا بدیں مضمون- کہ اگرچہ میں چھ سو صوبوں کا شہنشاہ ہوں پر یہ تمنا ہے کہ آپ سے ملاقات حاصل کروں آپ کوئی جگہ مقرر کیجئے تو میں ملاقات سے مستفیض ہوں. اور جو کام جس میں میری سعی مفید ہو ارشاد فرماویں تاکہ بجا لاؤں- لفافہ پر اپنا نام پروس شہنشاہ ہندوستان لکھا ہے-

ڈی اینول مورخ لکھتا ہے کہ یہ چٹھی یونانی حروف میں لکھی ہوئی تھی- اور نیکولس دمشقی نے اُس چٹھی کو اپنی آنکھ سے دیکھا ہے اُس میں مہاراجہ موصوف کا تختگاہ کا نام اوزین لکھا ہوا ہے جو اوجین کا معرب ہے اور بالضرور بکرم کے ماتحت ۶ سو راجے تھے اور لفظ پروش اُس کی قوم نیوار یا پرمرا یا پورا یا پوار الشن کا یونانی بنایا ہوا ہے اور سال کی مطابقت بھی ہے کیونکہ اغوسطس اگسٹس سنہ ۲۷ ۶ میں حکمران تھا (از سیر المتقدمین و چہل جواب تاریخی صفحہ ۹۳)

اور ایسا ہی کالیداس کے جیوتر ودا بھرن میں لکھا ہے- دیکھو ادھیا ۲۲ شلوک ۱۷

यो रुक्मदेशाधिपतिं शकेश्वरं जित्वा गृहीत्वो
ज्जयिनीं समायां सर्वप्रजामंगलसौख्यसंप

भवत्सर्वत्र वेदकर्म॥ ज्योतिर्विदाभरण

ترجمہ - جو روم دیش کے شگون کے راجہ کو جیت کر سندر اوجین پوری کا مالک تھا سب پرجا کو منگل اور سکھ اور خوشحالی تھی اور سب جگہ ویدک کرم ہوتا تھا - اور بکرم آدیتہ کا دوسرا نام شک اری بھی مشہور ہے - یعنی شکون کا دشمن -

ثبوت چہارم ایک اور پتھر گوندا نام گانو متصل کھالیا راج جام نگر ملک کاٹھیاوار سے نکلا ہے جس کو راجا رُدر سنگھ نے ایک تالاب کے بنانی کی تقریب پر لگایا تھا اُس میں سمت ۱۲۳ بکرمی کھُدا ہوا ہے -

ثبوت پنجم - اسی طرح ایک اور پتھر جسدن گانو علاقہ دیکوٹ میں سے نکلا ہے یہہ ایک کاٹھی کا گانو ہے وہاں سے دو کوس دور ایک دھار ہے اوس پر ایک بڑی شلا پڑی ہے جو ایک تالاب یا چاہ کی تقریب پر کھُدوائی گئی تھی اُس میں لکھا ہے کہ بعہد راجا رُدر سین سمت ۱۲۷ بکرم میں یہہ کھدوایا گیا -

ثبوت ششم - خاص دوارکا میں لائبریری کے پاس ایک پتھر کی شلا ہے جس پر سموت ۱۳۲ بکرمی اور نام راجا رُدر سین کا کندہ ہے یہہ بھی کسی ایسی ہی تقریب پر کھُدوائی گئی ہے -

ثبوت ہفتم راجا بکرم سے ۱۳۵ برس بعد شالباہن ہوا جسنے

اپنا سکہ چلایا۔

ثبوت ہشتم۔ موضع باکوڑی ریاست جام نگر کے پاس سے ایک
اور پتھر کی شلا کھُدی ہوئی نکلی ہے جس پر سموت ۲۶۱ بکرمی کندہ ہے
یہہ کتبہ بھی کسی دھرمارتھ کام کے واسطے طیار کیا گیا تھا۔ یہہ تمام کتبے
اور انکے اصلی پتھر بمقام راجکوٹ جھاڈنی ملک کاٹھیاوار گجرات کے
سرکاری لائیبریری میں موجود ہیں جسکا جی چاہے تحقیقات کر لے۔

ثبوت نہم۔ ایک اور کتبہ جسے سر ولیم جونس اپنے ورکس جلد ۲
مطبوعہ لنڈن ۱۸۰۷ء صفحہ ۲۰۵ میں نقل کرتے ہیں جو دہلی کی لاٹھ پر لکھا ہوا
موجود ہے اُسے ہم یہاں بجنسہ نقل کرتے ہیں

आविंध्यादहिमाद्रिर्विरचितविजययार्या
वर्तंयथार्थंपुनरपिकृतवानृमिं संप्रति
वाहमानतिलकः शाकंभ्रस्माभिकारंवभ
यि हिमवद्विंध्यासंवत्श्रीविक्रमादित्यात् विंश
लप्तरित्रमायमहामंत्रीराजपुत्रश्रीसल्लकः।

یہہ وساکھ شدی سمت ۱۲۳ وکرمی کا ہے محقق کہتے ہیں کہ یہہ کتبہ راجہ وشال
دیو ولد راجہ امل دیو شاہ گمبری کے راجہ کا ہے جو وساکھ شکل پکش تیتھی ۵ کو لکھا گیا
ترجمہ ۔ وندیا اور ہمادری تک وہ مشہوری میں کم نہیں تھا آریہ ورت

کو پھر ویسا ہی اسنے بنایا جیساکہ اُس کے نام سے ظاہر ہوتا ہے اور اُسکے
مرنے کے بعد پرتی واہمن تک شاہ کری کا راجا ہے ہم سے ہماوت اور
بندھیا کا علاقہ باجگزار بنایا گیا ہے اور شری وکرم آدیتہ سمت ۱۲۳ میں
وساکھ کی شکل پکش میں مہامنتری راج پتر شری سلک۔

ثبوت دہم - شاہجہان پور سے ۲۵ میل پر قصبہ بانس کھیرا میں
ایک کسان کو اس کے کھیت میں ایک تانبے کی تختی ملی ہے جسپر سنسکرت
حروف میں ایک مہر لگی ہوئی ہے جو مہاراجہ ہرشو دھن جس کی راجدھانی
تھانیسر تھی کی عطا کردہ ہے جسنے سمت ۶۶۱ وکرمی سے ۶۹۷ وکرمی تک
راج کیا اس تختی پر سند عطاے جاگیر رام نگر جو قریب آنولہ علاقہ
روہیلکھنڈ میں واقع ہے بنام دو عالم برہمنوں کے اپنے مرنے سے دو برس
پہلے یعنی سمت ۶۹۵ وکرمی میں لکھی ہوئی ہے۔

پنڈت جوالا سہائے صاحب ام - اے نے لدھیانہ علاقہ پنجاب
سے جو مضمون ۱۸۹۱ء کے نویں کانگریس میں بمقام لنڈن ارسال کیا تھا
بعنوان سمت - اُس میں بھی اُنھوں نے اُس کو نہایت عمدگی سے پایۂ ثبوت
تک پہنچایا ہے اور مخالفوں کے دعاوی کی بڑی عمدگی سے تردید کی ہے
بنابراں ہم وہ مضمون بجنسہٖ ترجمہ کرتے ہیں۔

اول کانگریس مذکور کے سکرٹری اُس مضمون پر اپنی طرف سے ایک ریمارک دیتے ہیں

"دو کاغذ جو مشرقی زباندانوں کی باہمی قوموں کی نویں کانگریس میں
جو بمقام لنڈن ۱۸۹۱ء میں ہوئی پڑھے گئے۔

(۱) سال سمت مرتبہ پنڈت جوالا سہائے ساکن لدھیانہ (۲) بھارت
ناٹیہ شاستر یعنی انڈین ڈراماٹکس مصنفہ پنڈت ایچ ایچ دھرو ساکن بڑودا
یہہ دونو کاغذ جو ہندوستان کے مشہور فاضلوں کی قلم سے نکلے ہیں
ہندوستان کے تاریخی معاملات کی بارہ میں ایک اور زمانہ ابتلا
ہیں اور پروفیسر وٹنی کے کلام کا ایک تازہ ثبوت دیتے ہیں کہ
جو تاریخیں ہندوستاں کی علمی تاریخ کی نسبت یوروپ کے فضلا کے گمان
کے مطابق قائم کیگئی ہیں دوبارہ غور کرنے کے قابل ہیں۔

بکرماجیت کی تاریخ کی بابت مشہور عام روایت یہہ ہے کہ بکرماجیت
اور اُس کے ۹ رتن جن میں سے ایک کالیداس مصنف شکنتلا نہایت
مشہور ہوا ہے سنہ عیسوی سے پہلے اول صدی میں ہوئے ہیں اور اُس
سمت کا پہلا سال جولیس قیصر کے ملک برطانیہ پر حملہ آور ہونے سے
قریباً مطابقت رکھتا ہے۔

کچھہ سال گذرے کہ یوروپ کی مشرقی زباندانوں کی ایک جماعت
نے عام روایت کو علیحدہ رکھکر عقلی نتائج اور گمان کے ذریعہ سے
اس بات کو ثابت کرنے کی کوشش کی ہے کہ بکرماجیت درحقیقت [illegible]

صدی بعد میں ہوا ہے اور اس نتیجہ پر پہنچنے کی دلیل جو دی گئی ہے وہ کبھی زیادہ یقین دلانے والی نہیں ہوئی اور اس خوفناک اصول پر مبنی ہے کہ کسی کتاب کی تاریخ اُس کے مضامین سے کہ آیا اُس میں نئے یا پرانے خیالات درج ہیں معلوم ہو سکتی ہے۔

پروفیسر میکس مولر نے اپنشدوں کی تاریخ لکھنے کے وقت ظاہر کیا تھا کہ یہ ایک بڑا خوفناک اصول ہے اُسنے لکھا ہے کہ جب تک ہم کو پہلی اور آخری جلد کی تاریخ کی بابت کچھ زیادہ معلوم نہو ہم نہیں کہہ سکتے کہ اُنکے مصنف یا مؤلفوں کے کیا خیالات تھے ناممکنات کے لئے کوشش کرنا ایک دلیری کا کام تو ہے لیکن یہ فاضلوں کا کام نہیں ہے۔

وہ دلیل جو بکرم کی سمبت سے ۶۰۰ برس بعد دی گئی ہے یہ ہے کہ چونکہ کالیداس بکرماجیت کا ہمعصر تھا اور اُس کی طرز تحریر ایک بناوٹی ہے اسلئے کچھ حال کی ہے اور سنہ عیسوی کی ساتویں صدی چنداں پرانی نہیں اس لئے کالیداس اور معہ اوسکے بکرماجیت قریباً ساتویں صدی میں ہوتے ہیں۔

اس دلیل کی غلطی ظاہر کرنے کی زیادہ ضرورت نہیں ہے کیونکہ وہ گمان جسپر کہ یہ مبنی ہے اب اُٹھتا جاتا ہے اور فضلا کی یہ رائے ہوتی جاتی ہے جیسا کہ پہلے ڈاکٹر بوہلر اور ڈاکٹر پیٹرسن نے ظاہر کی تھی

کہ ہندوستان کی عام روایت بکرماجیت کے سمت کی نسبت قریباً صحیح ہے
دوم یہ رائے ظاہر کیگئی ہے اور پروفیسر ویبر صاحب نے جب تائید کی ہے
کہ سمت کے سال کا ٹھیک وہی حال ہے جو جولیس اور گریگری کی جنتری
کے حساب کا۔ بکرماجیت کا اُس کے سمت کے پہلے سال میں ہونا ایسا
ہی غلط ہے جیسا کہ جولیس قیصر اور پوپ گریگری کا اُنکے جنتری کے
پہلے سال میں ہونا

لیکن یہہ رائے درست نہیں ہے کیونکہ سمت کے سال کی حالت
جولیس اور گریگری کی جنتری کی حالت سے بالکل مختلف ہے کیونکہ
گریگری کا سنہ یا بکرماجیت کی جنتری کوئی نہیں کہتا اس لئے یہہ
مقابلہ شروع سے ہی غلط ہے پس تمام دلیل جو اسپر مبنی ہے
خود ہی غلط ہے

پروفیسر ویبر نے ظاہر کیا ہے کہ ہم کو معلوم نہیں ہے کہ سمت کے
سال کے شروع ہونے کا کیا باعث ہے اور اُس کی غرض ہندوستان
کی روایتوں کو غیر معتبر ٹھیرانا ہے لیکن ٹھیک وہی حال سنہ عیسوی کا
ہے کیونکہ پادریوں نے عیسے کی پیدائش سنہ عیسوی سے چار برس
پہلے قرار دی ہے لیکن اس بنا پر کوئی یہہ نہیں کہتا کہ جولیس قیصر
اگبرٹ یا شارلیمن کا ہمعصر تھا اور بکرماجیت کا عیسے سے پہلے اول

صدی سے ہٹا کر چھٹی صدی میں بتلانا ٹھیک ویسا ہی ہے۔

اب ہم اصل مضمون پنڈت جوالا سہا جی کا جو انہوں نے لنڈن کی کانگریس میں ارسال کیا تھا درج کرتے ہیں

سمت۔ گذشتہ چند سالوں میں مشرقی ودوانوں نے بکرماجیت اعظم بادشاہ (کہ جس کی دیسی شاعروں نے تعلیم کو مدد دینے کی وجہ سے بڑی بھاری تعریف کی ہے اور جس کا دربار مشہور نو رتنوں سے ہمیشہ سجا رہتا تھا) کی سمت کی بابت بہت کچھ تحریر کیا ہے۔ بعضے کہتے ہیں کہ اسنے مسیح سے ۵۷ برس پیشتر رواج کیا۔ دوسرے اسکو نہ مانتے ہوئے یہہ دعوے کرتے ہیں کہ کالیداس کے نظم کی طرز تحریر کا زمانہ چھٹی صدی مسیحی ہے جو کہ سنسکرت زبان کے دوبارہ سرسبز ہونے کا زمانہ ہے پہلے کا نہیں ہو سکتا۔

ان لوگوں کے قیافہ کے بموجب بکرماجیت نے کہ جس کے زیر سایہ کالیداس اور شنکو جیسے شاعروں نے چھٹی صدی عیسوی میں عروج پایا اس لئے

کے قایم کرنے والی پارٹی کے سردار ڈاکٹر فرگوسن फरगसन ہیں
اس کا دعوے ہے کہ بکرماجیت کا سمت ۵۴۴ء عیسوی سے شروع ہوا حالانکہ
وہ اہل ہنود کے جوتش کے بموجب سنہ مسیح سے ۵۷ برس پیشتر شروع ہوا
پروفیسر میکس میولر پہلی رائے کی تائید کرتا ہوا یوں رقمطراز ہے کہ اگر ایک
پتھر یا سکہ بھی ہمیں ایسا دستیاب ہو جاوے کہ جس پر ۵۴۴ء میں
بکرماجیت کا سمت درج ہو تو یہ سب قیافہ رد ہو جائیگا

ڈاکٹر ویبر ہولٹسزمین होलजमन کی رائے سے جو مندرجۂ ذیل
ہے متفق ہے بکرماجیت کے عروج کو اسکی سمت کے پہلے سال سے
منسوب کرنے میں ہم اس قدر غلطی کے مرتکب ہونگے جس قدر کہ پوپ
گریگی تیرھویں کو گریگورین سمت یا جنتری کے پہلے سال سے یا
جولیس سیزر کو جولین زمانہ کے پہلے سال سے جو کہ اس کے نام سے
مشہور ہے یعنی مسیح سے ۴۶ برس پیشتر منسوب کرنے میں۔

پروفیسر پیٹرسن کا قول ہے کہ یہ رائے اب قائم نہیں رہ سکتی ہے
اور ایک پرچہ میں جو اس نے رایل ایشیاٹک سوسائٹی بمبئی میں پڑھا
تھا یہ ظاہر کرتا ہے کہ جس قسم کی نظم کالیداس کی کتابوں میں پائی
جاتی ہے وہ سن عیسوی کی پہلی صدی میں بھی پورانا ہو سمجھا جاتا تھا
نظم کا رواج کم سے کم ۶۰۰ء عیسوی تک جبکہ کنشکا کے زمانہ میں شروع ہوا گو

نامی برہمن نے بُدھ مذہب اختیار کر کے بُدھ کی زندگی لکھی ضرور جاری تھا۔ پروفیسر ٹیر سر کے خیال کے بموجب تین بڑے ویا کرنی (عالمان صرف و نحو) پانی۔ کاتیاین۔ پاتنجلی سب کے سب شاعر بھی تھے اور اسی واسطے اسکا خیال ہے کہ ان کہاوتوں کو جو یہ ظاہر کرتی ہیں کہ بکرماجیت اور اسکا دربار مسیح سے ۵۷ برس پیشتر تھا اور اُس وقت مشہور شاعر بھی تھے بے اعتباری کی نظر سے دیکھنا بالکل نامناسب ہے اور ڈاکٹر بولر اس نتیجہ پر پہنچا ہے کہ سمت ۵۴۴ سے پیشتر رائج تھا اور ڈاکٹر میکل ہارن بھی اس سے متفق ہے مجھکو بھی ان آخری تین مورخوں کی رائے سے اتفاق کرنے میں ذرا بھی اعتراض نہیں اور مندرجۂ ذیل چند نوٹ اس رائے کو اور زیادہ مضبوط کرنے کے لئے لکھتا ہوں۔

جیوتر و دا بھرن کی ایک مشہور روایت سے کالیداس بکرماجیت کے دربار کا ایک مشہور شاعر پایا جاتا ہے اُس کی نظم اور ڈراما سے معلوم ہوتا ہے کہ وہ سنسکرت زبان کے ہر ایک علم سے بخوبی واقف تھا اُسکی تصنیفات میں ویدک توحید۔ ہندو فلسفی۔ پورانک کہانیاں۔ علم ستاروں کا۔ اس قدر تذکرہ ہے کہ اس کا شررت بودھ علم چھند میں لکھنا اور علم جوتش پر جیوتر و دا بھرن کا لکھنا کچھ بھی تعجب انگیز نہیں ہے چنانچہ وہ خود لکھتا ہے

शंकवादि पंडितवराः कवयस्त्वनेके ज्योति

धियां संभावनाऽस्तु वराहपूर्वाः॥ श्रीविक्रम
सत्वुध·संसदि मान्यबुद्धीःस्तैरप्यहं नृपसखा
किल कालिदासः॥ काव्यत्रयं सुमतिकृ·र्षसिंधु·

متذکرہ بالا شلوکوں میں سے آخری شلوک سے بخوبی ظاہر ہے کہ کل جگ کے ۳۰۶۸ برس میں یہہ کتاب لکھی گئی کل جگ کی سمت کے رو سے اب ۴۹۹۳ برس ہیں اس حساب سے کتاب کو لکھے ہوئے ۱۹۲۵ برس گذرے علم جوتش کے متعلق بہت سی تصنیفات سے ظاہر ہوتا ہے کہ بکرماجیت کل یگ کی سمت ۳۰۴۴ میں تخت پر بیٹھا اور کالیداس کے جیوتر ودابھرن شاستر بنانے سے ۲۴ برس پہلے راج شروع کیا۔

متذکرہ بالا واقعات سے علم حساب کے رو سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ بکرماجیت کا سمت اس کے تخت نشین ہونے سے شروع ہوتا ہے۔

علاوہ بریں تھوڑا عرصہ گذرا کہ مجھکو دستی لکھی ہوئی ایک سنسکرت کی کتاب جسکا نام گوجر دیش بھوپاولی गुर्जरदेशभूपावली ہے ملی ہے جس کے مضامین اس قسم کے شکوک رفع کرنے کے لئے بہت مدد کرتے ہیں اس کتاب میں ایکسو شلوک ہیں اور سمت ۱۶۹۵ میں ایک جینی رنگ وجے نام نے اس کو تحریر کیا تھا۔

سنسکرت زبان کا اس قدر کم خزانہ ہمارے ہاتھ پہنچا ہے کہ ایک چھوٹا سا

تواریخی ریکارڈ بھی موجودہ زمانہ کی تحقیقات کرنے والوں کے لئے ایک
بڑی بھاری نعمت ہے۔

اس کتاب کا مصنف گوجرات دیش کے بادشاہوں کا مہابیر جین مت
کے گورو کی وفات سے لیکر ہندوستان میں مغلیہ سلطنت کے زوال
تک سب تفصیل وار حال بیان کرتا ہے

جو کچھ وہ ہندو راجاؤں کی بابت تحریر کرتا ہے اسکا ایک مختصر خاکہ
میں یہاں درج کرتا ہوں۔

جس رات کو مہابیر تیرتھنکر نے انتقال کیا اُسی رات پالک تخت پر
بیٹھا اور ساٹھ برس تک راج کیا اس کے جانشین نوتندے ہوئے
جن کی حکومت ۱۵۵ برس تک رہی اس کے بعد چندر گپت موریہ کے
خاندان کا دور شروع ہوا جس کے قبضہ میں گجرات کا تخت ۱۰۸
برس تک رہا اس کے بعد پشپ متر۔ بال متر۔ نبھواہن کے نام
پائے جاتے ہیں جن کا زمانہ سلطنت قریباً ۱۳۰ برس کا ہوتا ہے
گردبھل جسنے صرف ۱۳ برس تک راج کیا شالاچاری بھدر تی
کی سازش سے راج کھو دینے والا ظاہر کیا جاتا ہے اس کے بعد ملک
۴ برس ستھین (شاک لوگوں) کے قبضہ میں رہا جنکو بعد ازاں
بکرماجیت والی اجین نے وہاں سے نکالکر خود مہابیر کی موت سے

۴۷۰ برس بعد تخت نشین ہوا اُس کی آزاد خیالی اور سخاوت کی بہت
ہی تعریف کیگئی ہے اُس نے ایک نیا سمت جاری کیا اور ۸۶ برس سلطنت
کی اس کے بعد اس کا بیٹا جانشین ہوا مگر اس کے سمت کے ۱۳۵ برس
بعد ایک اور راجہ شالباہن نامی نے زور پکڑا اور شک سمت جاری کیا
میں مناسب سمجھتا ہوں کہ جو کچھ مصنف کی رائے بکرماجیت اور شالباہن
کی بابت ہے اُس کو یہاں درج کردوں۔

वीरमोक्षात्सप्तत्यायुते वर्षे चतुःशते व्य
तीते विक्रमादित्य उज्जयिन्यामभ्युदितः॥ सत्व
सिध्याग्निवेताल प्रमुखानेकदेवता। विद्यासि
द्धमंत्रसिद्धः सिद्धः सौवर्णपुरुषः॥ धैर्यादि
गुणविख्यातः स्थाने स्थाने नरादरैः। पृथ्वी
तलऋणानां निग्रहमन्वकांक्षनः॥
सत्वमाधायह श्रीयाम् दनायनृणाम
खिलाम्॥ कृत्वा सम्वत्सरांशः आसीत्
कर्ता महीतले। षडशीति मितमराज्यम्
वर्षाणां तस्य भूपतेः। विक्रमादित्यपुत्र
स्तु ततो राज्यमप्रवर्तिष्ट॥ पंचत्रिंशद्धु

नभःपाङ्कस्वराराममूषानैगतै। शालिवाह
नभ्योभङ्क्तैशाककारकः ॥

شالباہن کے عہد حکومت کے ۵۰ برس بعد بال متر پارسا گشتہ تعین
ہؤا اور ایک سو برس تک راج کیا سمت ۲۸۵ سے مصنف بادشاہ ہری اگر
پریہ متر - بھانو متر کا نام لکھتا ہے جنہوں نے سمت ۵۵۷ تک راج کیا اس کے
بعد آما اور بھوجا کا دور دورہ رہا اور ان کے بعد پنچ اور جنہوں نے
۲۴۵ برس حکومت کی - چور خاندان میں سے بن راج پہلا شخص ہوا
جو گوجرات پر ساٹھ برس تک حکمران رہا ہے جس اثنا میں اُسنے پٹن شہر
آباد کیا - چور خاندان کے باقی راجہ مفصلہ ذیل ہوئے ہیں -

یوگ راج - ۳۵ سال - کشیم راج ۲۶ سال - بھادو راج - ۲۹ سال
بھدر سنگھ راجہ - ۲۵ سال - رتن آدیتہ راجا - ۱۵ سال -
سامنت سنگھ - ۷ سال -

چوڑ کے خاندان نے کل ۱۹۶ سال حکومت کی -

اب اس کے بعد پھر سمت ۹۹۰ میں آتے ہی جبکہ مول راج نے گجرات
کا راج لیا اور ۵۵ برس تک حکمرانی کی وہ بلاشبہ چالک خاندان
میں سے پہلا بادشاہ تھا اس کے بعد اسی خاندان کا عہد حکومت رہا
اس خاندان نے کل ۲۴۵ سال حکومت کی

اس خاندان میں بہت سا مشہور راجا کمار پال تھا جو سمت ۱۱۹۹

سمت ۱۲۳۰ تک گذرا ہے اس کے ہشیار وزیر واہر نے بھرگو پور میں جینا پتی کا مندر بنایا سمت ۱۲۹۰ میں وردھ ہول تخت پر بیٹھا اور دس برس بعد مر گیا اس کے بعد چار راجوں نے گوجرات پر ۶۳ برس حکومت کی ان میں سے سب سے آخری کرن دیو تھا جسنے سمت ۱۳۶۱-۱۳۶۸ تک راج کیا اس کا جانشین خضر خاں خلجی ہوا اسوقت سے گوجرات مسلمان بادشاہوں کے قبضہ میں آگیا اور پھر مصنف مغلیہ بادشاہ شاہ عالم کے زمانہ تک پہنچتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ مصنف نے یہ کل واقعات تواریخ سے منتخب کرکے تحریر کئے ہیں اگرچہ برہمنوں کی کتابوں میں بہت تھوڑا علم تواریخ باقی رہگیا ہے تاہم چند سال کی کوششوں سے معلوم ہوا ہے کہ جین لائبریری میں بہت کچھ پرانی تاریخ موجود ہے۔ موجودہ تحقیقات کرنے والوں نے یہ بھی ظاہر کر دیا ہے کہ بدھ مذہب اور جین مذہب کے شروع ہونے کا زمانہ بھی ایک ہی ہے۔ اور جین اور بدھ مذہب دونو بذات خود علیحدہ علیحدہ ایک مشترکہ فقیرانہ طریق سے جاری رہے اور یہ فقیرانہ طریق مسیح سے چھ سو برس پہلے تھا۔

گورجر دیش بھوپاولی کے مطابق مہابیر ۲۴ واں تیرتھنکر جین مذہب کا مسیح سے ۵۲۷ برس پہلے فوت ہوا تھا مجھکو جین دھرم کے ایک

گورو نے بتلایا تھا کہ مہابیر کی موت بُدھ مذہب کے بانی سے ۱۶ برس بعد وقوع میں آئی اگر بُدھ مذہب کی اس تاریخ کا جو اسوقت بھی بُدھ مذہب والوں میں رائج ہے کچھ اعتبار کیا جاوے تو بُدھ مذہب کے بانی کو مرے ۲۴۳۴ برس گذرے ہیں

پالک راجا جس کا اس کتاب میں ذکر ہے غالباً وہی راجہ ہے کہ جس کا ذکر شودرک کے تحقیقات نامی ڈراما میں ہے یہ مسیح سے ۴۶۷ برس پہلے مرا تھا۔ نوندوں نے مسیح سے ۳۱۲ برس پہلے حکومت کی۔ گوجرات موریا خاندان کے قبضہ میں مسیح سے پیشتر ۳۱۲ سے ۴۵۲ تک رہا۔ اس کے بعد پشت متر کا عہد حکومت شروع ہوا اور غالباً یہ وہی ہے کہ جس کا ذکر پاتنجلی رشی کے بہاشتی[1] میں ہے اس کے کچھ عرصہ بعد مہاراجہ بکرماجیت کے باپ کا پتہ ملتا ہے جس مہاراجہ کے قبضہ میں ملک ۸ برس رہا جبکہ بکرماجیت نے جسکو اسوقت شک ارِی یعنی شکوں کا دشمن بھی کہتے ہیں اسکو نکال کر مارا اور اس کے گرد نواح بمعہ گوجرات کے ملک کے تخت پہ بیٹھا۔ غالباً اس بڑی فتح کے یادگار میں ہوگا کہ اسنے اپنی تخت نشینی

[1] یہاں غلطی ہے یہ پاتنجلی کے بہاشی والا نہیں ہے کیونکہ مہا باشی بہارت سے پہلے کتاب ہے مفصل دیکھو تاریخ دنیا جلد ا۔

کے دن سے نیا سمت جاری کیا بکرماجیت کے تخت پر بیٹھنے کے سمت سے
۱۳۵ برس بعد شالباہن ایک زبردست حکمران ہوا اپنا نیا شک جاری
کیا یہ نوٹ کرنے کے قابل واقعہ ہے کہ سمت اور شاکا دونوں سنتھیا
یعنی ستکھوں کے بکرماجیت اور شالباہن کے ہاتھوں سے
شکست کھانے کے سلسلہ میں جاری کئے گئے

گورجردیش بھوپادلی کے مصنف نے ایسا مفصل اور ترتیب وار حال ان
ہندو بادشاہوں کا جنہوں نے بکرماجیت سے پہلے اور بعد حکومت کی
بیان کیا ہے کہ ناظرین ضرور اسکو قابل اعتبار خیال فرمادیں گے اگر
ڈاکٹر فرگوسن کی رائے کے مطابق یہ مان لیا جاوے کہ بکرماجیت
سنہ عیسوی کی چھٹی صدی میں ہوا ہے تو وہ بادشاہ کہاں سے
آئینگے جنہوں نے ۶۰۰ برس مسیح سے ۵۷ برس پیشتر سے لیکر راج کیا
اور ستکھوں پر ایک بڑی بھاری فتح حاصل کی بعض مورخ
فرض کرینگے کہ شاید ایک سے زیادہ بکرماجیت ہوئے ہوں اور زبردست
حکمران بھی ہوئے ہوں مگر اس دستی لکھی ہوئی کتاب میں صرف ایک ہی
بکرماجیت جس کا دوسرا نام شکاری تھا پایا جاتا ہے۔

اس کے علاوہ یہ بھی اب پایۂ ثبوت کو پہنچ چکا ہے کہ شالباہن
کا شک سنہ عیسوی میں شروع ہوا اور رانگا وجیا بیان کرتا ہے کہ

یہ بکرماجیت کے سمت سے ۱۳۵ برس بعد شروع ہؤا۔ یہ واقعہ صرف اس دستی لکھی ہوئی کتاب سے ہی پایۂ ثبوت کو نہیں پہنچتا بلکہ اُن چند پُرانی سطروں سے بھی جو کہ ہر ایک جوتش کی کتاب میں پائی جاتی ہیں اور سنسکرت جنتریوں کے شروع میں عموماً درج ہوتی ہیں ثابت ہوتا ہے میں اس جوتش کی روایت سے سمت اور ساکا کے متعلق جس کی جینیوں کے گرنتھوں سے بھی تائید ہوتی ہے درگذر کرنے کے لئے کوئی وجہ نہیں دیکھتا۔

یہ ماننے کے لئے کہ سمت کا آغاز بھی گریگورین اور جولیس سمت کے مطابق ہؤا ہے کوئی ثبوت ہندوستان کی پُرانی تاریخوں میں نہیں ملتا اور یہ صرف ایک زبانی دعوےٰ ہے۔ اس کے علاوہ اس کا مصنف آما۔ بھوجا اور پانچ بادشاہوں کا جنہوں نے سمت ۵۵۷ سے ۸۰۲ تک حکومت کی ذکر کرتا ہے اگر آما کے عہد حکومت کو ۱۵ برس بھی فرض کر لیا جاوے تو بھوجا ضرور سمت ۵۴۲ میں تخت نشین ہوا ہوگا اور یہ تاریخ بھوج کے تخت نشین ہونے کے عین مطابق ہے جو کہ ایک اور ہندو مورخ بیان کرتا ہے جس کا دعوے ہے کہ بھوج بکرماجیت سے ۲۴۵ برس بعد ہؤا ہے یہ ہندو مورخ جس کا اوپر ذکر ہؤا ہے ضرور اسی بھوج کا ذکر

کیا پتہ کہ جس نے چھٹی صدی کے شروع میں رائج کیا اور مسیح سے ۵۷ برس پیشتر سے لیکر اسوقت تک ۲۴۴۵ برس گذرتا ہے -

آخر الامر ان مندرجہ بالا واقعات کی موجودگی میں جرأت سے کہہ سکتا ہوں کہ بکرماجیت کے سمت کے ثبوت کرنے کے واسطے کسی تھرما سکہ کی ضرورت نہیں، مگر اتنا ذکر کر دیتا ہوں کہ ڈاکٹر

کے صفحہ ۳۱ سے ۳۹ تک ایک

ایسے کتبہ کا ذکر کرتا ہے کہ جس میں سمت بالمقابل ۵۴ مسیح سے پیشتر درج ہے =

پھر ایک اور فاضل لکھتا ہے - اُجین بہت پرانا شہر ہے شاستر میں اسکا نام اجینی اور اونتی لکھا ہے یہ مقام سمندر سے ایکہزار سات سوفٹ اونچا اور ۱۳ درجہ ۱۱ دقیقہ اُتر عرض - اور ۷۶ درجہ ۳۵ دقیقہ پورب طول میں سپرا ندی کے داہنے کنارے گوالیار سے ۲۶۰ میل گوشہ جنوب و مغرب کیطرف دکھن کو جھکتا ہوا بسا ہے - وہاں کی زمین کھودنے سے دور دور تک اگلے زمانہ کی آبادی کے نشان ملتے ہیں - یہ شہر مہاراجا بکرم کے وقت نہایت رونق پر تھا - پنڈت جوتشی شاستر کے مطابق اپنی طول کا حساب اسی شہر سے کرتے ہیں - ایک مکان یہاں راجا بھرتری گوشۂ عبادت مشہور ہے

وہ کسی پُرانی حویلی کا ایک حصہ جو مٹی کے تلے دب گئی ہے معلوم ہوتا ہے
مہاکال مہادیو کا مندر یہاں بہت نامی اور مشہور ہے لیکن جو مندر
مہاراجہ بکرماجیت کے وقت کا بنا تھا وہ سلطان شمس الدین التمش
نے جو سنہ ۱۲۱۰ء میں تخت پر بیٹھا تھا توڑ ڈالا۔ بکرما دت سنہ عیسوی
سے ۵۶ برس پیشتر پرمار یعنی پوار نسل میں اجین کے تخت پر بیٹھا
تھا" (جام جہاں نما جلد ۲ صفحہ ۴ و جلد ۲ صفحہ ۲۸۵ ۴۳۹ مطبوعہ سنہ ۱۸۶۱ء لاہور)
چونکہ شنکر آچارج شیو کے اوتار اور شیومت پر ورتک مشہور ہوئے
بنابراں اُن کے زمانہ سے شیومت کا آغاز ہو کر روز بروز بڑھنا شروع
ہؤا اُن کے زمانہ سے رامانج کے سمہ تک عموماً شیومت کا زور رہا اور
جو راجہ ہوئے وہ بھی اُسی مت کے حامی تھے مہاراجہ بکرم اور اُنکے
بڑے بھائی بھرتری بھی اسی مت کے حامی تھے بلکہ یہ ایک مشہور بات
ہے کہ شنکر آچارج کی کوشش سے بھرتری نے اُپدیش لیا اور سنیاسی
ہو گئے چونکہ اُنھوں نے بدھ مت کو ایک زبردست دھکا لگایا
بناءبراں لوگوں نے اُنھیں شنکر کا اُوتار ٹھہرایا۔ بھرتری جی کے
شلوک سے بھی یہ بات قدرے جھلک رہی ہے۔

بعض لوگ علم سنسکرت سے ناواقف کہتے ہیں کہ بھرتری سنہ ۶۵۱ء
میں فوت ہوئے اسواسطے بکرمادت بھی سنہ ۶۵۰ء کے بعد ہوئے

مگر یہ مغالطہ ہے جیسے کہ کوئی گوتم نیا شاستر کے کرتا کو گوتم بدھ فرض
کرلے اور دھوکا کھائے بعینہ یہ حال اُس کے مطابق ہے کیونکہ
جو بھرتری ہری سنہ ۶۵۰ء میں فوت ہوئے وہ بُدھ مت کے ماننے والے
ناستک تھے۔ اور اوّل الذکر ویدمت کے ماننے والے آستک پس
درمیان میں زمین و آسمان کا فرق ہے

तत्रानेहस्युज्जयिन्यां श्रीमान् हर्षपराभिधः
एकच्छत्रचक्रवर्ती विक्रमादित्य इत्यभूत् ।
म्लेच्छोच्छेदाय वसुधां हरेरवतरिष्यतः ।
शकान् विनाश्य येनादौ कार्यभारो लघूकृतः

ترجمہ۔ وہاں اجینی نگری میں شرمان خوشی کے دینے والے
ایک صاحب تاج لاثانی عالمگیر راجہ چکرورتی بکرما دیتہ تھا۔
ملیچھوں کے نشٹ کرنے کے واسطے گویا اوتار دھارن کرکے جس نے
شروع میں شکوں کو ناس کر پرتھوی پر جو جفاکار راجاؤں کے
سبب خراج کا بوجھ ہوتا ہے اُسے ہلکا کیا۔

یہ بھی لکھا ہے کہ کشمیر کی ریاست پر بکرما دیتہ نے آپنے شدرت
آنگاکت ماترگپت کو گدی نشین کیا"

پستکوں کی بابت تحقیقات

ویدوں کی بابت

وید چار ہیں جیسے رگ۔ یجر۔ سام۔ اتھرو کہتے ہیں جیسے بیج۔ درخت۔ پھول اور پھل یا کرم۔ اپاسنا۔ گیان۔ وگیان

بیج اور گیان کی چار منزلیں ہیں۔ جیسے شریعت۔ طریقت۔ حقیقت اور معرفت۔ یا برہمچریہ گرہستہ بان پرست اور سنیاس انسانیت کے مدارج کی چار حدیں ہیں اسی طرح وید چار ہیں بلحاظ گیان کے تو وید ایک ہے یعنی چاروں کا نام صرف وید ہے مگر مدارج و مراتب کی ترتیب کے خیال سے ایک وید کے چار بھاگ ہیں۔

وید دنیا میں سب سے پرانی کتاب ہے کیا بلحاظ گیان اور کیا بلحاظ تحریر۔ ویدوں سے پرانی کتاب دنیا میں کوئی نہیں۔ اور یہی وید آریوں کی مذہبی کتابیں ہیں۔ اور یہی مذہب (دھرم) دنیا کے تمام مذاہب سے قدیم اور معقول ہے سائنس سے اس مذہب کو خاص محبت ہے بالاتفاق تمام مورخوں کا بیان ہے کہ آریہ لوگ قدیم سے فلاسفی کے شوقین رہے ہندسہ اور طبعیات فلاسفی اور الہیات

کے استاد اول یہی ہیں"

ویدمیں ایشور کی توحید کی بابت نہایت ہی اعلےٰ بیان ہے بُت پرستی یا مخلوق پرستی یا عناصر پرستی کا مطلق اُس میں ذکر نہیں۔ وید میں اعلےٰ درجہ کے اخلاق کی ہدایت ہے۔

وید کی ہدایت سب دنیا کے واسطے مساوی اثر رکھتی ہے اوتار یا دیوتا کے پوجنے کا وید میں کوئی اشارہ نہیں - رام کرشن باون - پرسرام بیاس - نرسنگ یا کسی اوتار یا راجا کی یا رشی منی کی کوئی کہانی وید میں نہیں پائی جاتی ہمہ اوست یعنی نوین ویدانت یا جیو برھم کی ایکتا کا مسئلہ بھی وید کے مخالف ہے ستی ہونے کے بھی وہ مخالف ہیں - مانس شراب - بیبچار - اور قمار بازی کو ویدوں نے کبیرہ گناہ بتلایا ہے - بام مارگ کے بھی وید بہت ورودھی ہیں برہما وشنو - اور مہا دیو کو وید نے تین دیوتا نہیں بتلایا - بلکہ صاف لکھا ہے کہ یہ تینوں ایک پرماتما کے بلحاظ گُن کے تین نام ہیں برھم یعنی سب سے بڑا - وشنو یعنی سرب بیاپک مہادیو یعنی سب کا بڑا مالک ایسے ہی پرماتما کے اور ہزاروں نام ہیں -

آدیہ - لوگ ویدوں کو الہامی یعنی ایشوری گیان مانتے ہیں جو انسانی سرشٹی کے آغاز میں چار رشیوں (اگنی - وایو - آدیتہ

انگرا) کے دلوں میں الہام دیا گیا بیاس - جیمنی - گوتم - کناد - پاتنجل - کپل چھہ بڑے مشہور فلاسفروں نے جو چھہ مختلف وقتوں میں ظہور پذیر ہوے ویدوں کو الہامی مانا ہے - اور اسپر بڑے مدلل بحث کی ہے - منو - پاتنجل - شنکر سوامی - کرشن رام - بالمیک وغیرہ تمام رشی منیوں نے ویدوں کو الہامی مانا ہے وید خود بھی الہام کے مدعی ہیں - اپ نشدوں کے تتو گیانی مصنفوں نے بھی ویدوں کو ایشوری ودیا مانا ہے

महद्यक्षं ब्रह्म

یعنی سب سے بڑا مالک کل جو برہما تھا ہے

ब्रह्मणि सर्ववेदः प्र
यते

اُسی سے چار ویدوں کا الہام ہوا اور چاروں ویدوں کا اصلی مطلب برہم کی پراپتی ہے -

مورخ مارشمین صاحب فرماتے ہیں - "ویدوں کا خاص مسئلہ خدا کی وحدانیت ہے اور عناصر اور چھوٹے دیوتاؤں کو صرف بطور استعارہ کے خدا کی قدرت کے ظہور کے واسطے بتلایا ہے یہ تو سچ ہے کہ دیوتاؤں کے نام اُس میں ہیں - لیکن کسی دیوتا کو فضیلت نہیں دی گئی اور کبھی یہ بھی نہیں کہا گیا کہ اُنکی تم پوجا کرو - کرشن اور شیو کی کہانیوں کا اُس میں کہیں پتہ نہیں لگتا ہے - درحقیقت اُس شروع زمانہ میں نہ تو کوئی مورتی معلوم ہوتی ہے - اور نہ کوئی

ایسی چیز یا منتر ہے جس سے وہ پوجا کریں (یعنی مورتی پوجا کسی طرح کی بھی بالکل نہیں تھی) اگرچہ یہ کہا جاتا ہے کہ ہندو اپنی رسومات اور اطوار کو بہت کم بدلتے ہیں تو بھی بڑی تعجب کی بات ہے کہ اس ملک میں جو ویدوں کو بڑی عزت سے مذہب کا چشمہ مانتے ہیں اُنکی بھی ویدک رسمیں اس قدر دور ہوگئی ہیں کہ اگر کوئی ویدک طریقہ سے بھگتی کرنا چاہے تو وہ آجکل کے لوگوں کے مطابق ایک کافر خیال کیا جاویگا۔ (ھسٹری آرش مین فصل ۱ صفحہ ۱۳۵ سنہ ۱۸۶۴ء)

محقق کالبر وک صاحب فرماتے ہیں ان شجاع اور دلاور لوگوں میں سے جنکا وید میں تو ذکر نہیں مگر آجکل کے ہندوؤں کے دیوتاؤں میں بڑا رتبہ حاصل ہے مثلاً راما اور کرشنا وغیرہ کسی کو مطلق دیوتا (وید میں) بیان نہیں کیا گیا بلکہ اُن دیوتاؤں کا بھی جن پہ آثار میں کہیں ذکر نہیں پایا جاتا ہے (کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۸ صفحہ ۳۹۵-۳۹۷)

پروفیسر ولسن صاحب فرماتے ہیں وید سے بتوں کا رواج اور پرستش کی چیزوں کے ظاہری نشان اور علامت کا بنانا ثابت نہیں ہوتا ہے (دیکھو اونکا لکچر مطبوعہ آکسفورڈ صفحہ ۱۲)

اسی طرح آنریبل الفنسٹن صاحب مسٹر پیر جونس صاحب

اور مولوی ذکاء اللہ صاحب نے بھی اپنی اپنی تاریخوں میں اس کا ذکر کیا
ہے اور تمام خرابیاں جن کی اسوقت آریہ سماج تردید کرتا ہے وہ سارے کے سارے
محقق بیان کر چکے ہیں کہ یہ وید میں ہرگز نہیں چاروں وید چھندوں
میں ہیں جو نہایت مؤثر طور پر گائے جا سکتے ہیں وید کی سنسکرت
نہایت اعلےٰ درجہ کی ہے کسی رشی کی تصنیف اُنکا ہرگز مقابلہ نہیں
کرسکتی ہے - سام وید خاصکر راگ ودیا کی کان ہے ویدوں میں مختلف
علوم وفنون کا بھی بطور اصول کے بیان ہے تمام فاضل رشی تمام علوم
کا منبع وید کو بتلاتے ہیں - ویدوں کی تقسیم بلحاظ منڈلوں یا
ادھیاون یا کانڈوں کی اس طرح پر ہے -

رگ وید

نمبر شمار منڈل		انوورک	سکت	منتر
۱		۲۴	۱۹۱	۱۹۶۶
۲		۴	۴۳	۴۲۹
۳		۵	۶۲	۶۱۷
۴		۵	۵۸	۵۸۹
۵		۶	۸۷	۷۲۶
۶		۶	۵	۷۶۵

نمبر شمار منڈل		انوواک	سکت	منتر
٧		٦	١٠٤	١٤١٨
٨		١٠	١٠٣	١٧٢٣
٩		٧	١١٤	١١٠٨
١٠		١٢	١٩١	١٧٥٤
کل میزان ١٠		٨٥	١٠٢٨	١٠٥١٨

دوسری تقسیم

نمبر اشٹک	ادھیا	ورگ	منتر
١	٨	٢٦٥	١٣٠٥
٢	٨	٢٢١	١١٧٢
٣	٨	٢٢٥	١٢٠٩
٤	٨	٢٥٠	١٢٨٨
٥	٨	٢٣٨	١٢٦٣
٦	٨	٣٣١	١٧٤٤
٧	٨	٢٤٨	١٢٥٦
٨	٨	٢٤٦	١٢٨١
میزان کل ٨	٦٤	٢٠٢٤	١٠٥١٨

رگ وید میں کل دش منڈل - آٹھ اشٹک - چونسٹھ ادھیا -
پچاسی انوواک ایکہزار اٹھائیس سوکت - دو ہزار چوبیس ورگ -
دس ہزار پانچ سو ۱۸ منتر - ایک لاکھ ترپن ہزار سات سو
بانوے شبد اور چار لاکھ بتیس ہزار اکھشر ہیں -

اس کے علاوہ رگ وید میں چھندوں کی تقسیم حسب ذیل ہے

۱	تبری ٹپ	۴۳۰۲	۱۲	شک وری	۲۶
۲	گایتری	۲۵۰۱	۱۳	اتی جگتی	۱۷
۳	جگتی	۱۳۴۴	۱۴	دو پدا	۱۷
۴	انش ٹپ	۸۵۵	۱۵	اثر دھشت	۹
۵	اُشنک	۳۴۱	۱۶	اتی شک وری	۸
۶	پنگتی	۳۱۲	۱۷	ایک پدا	۶
۷	برہا ویارت	۲۵۱	۱۸	اشٹی	۶
۸	پرگاتھ بارتا	۱۸۴	۱۹	دھرتی	۲
۹	برتھی	۱۸۱	۲۰	اتی دھرتی	۲
۱۰	اتی اشٹی	۸۴			
۱۱	کاکوبھا	۵۵			

میزان کل قسم چھند ۲۰
میزان کل منتر ۱۰۵۲۲

* نوٹ - یہ چھندوں کی گنتی ابھی غور طلب ہے تاریخ دنیا نمبر ۳
میں ہم اس کی بابت کافی ثبوت عرض کرینگے -

یجروید

ادھیا	منتر	ادھیا	منتر	ادھیا	منتر	ادھیا	منتر
۱	۳۱	۱۱	۸۳	۲۱	۶۱	۳۱	۲۲
۲	۳۴	۱۲	۱۱۷	۲۲	۳۴	۳۲	۱۶
۳	۶۳	۱۳	۵۸	۲۳	۶۵	۳۳	۹۷
۴	۳۷	۱۴	۳۱	۲۴	۴۰	۳۴	۵۸
۵	۴۳	۱۵	۶۵	۲۵	۴۷	۳۵	۲۲
۶	۳۷	۱۶	۶۶	۲۶	۲۶	۳۶	۲۴
۷	۴۸	۱۷	۹۹	۲۷	۴۵	۳۷	۲۱
۸	۶۳	۱۸	۷۷	۲۸	۴۶	۳۸	۲۸
۹	۴۰	۱۹	۹۵	۲۹	۶۰	۳۹	۱۳
۱۰	۳۴	۲۰	۹۰	۳۰	۲۲	۴۰	۱۷
میزان	۴۳۰	میزان	۷۸۱	میزان	۴۴۶	میزان	۳۱۸

یجروید میں کل ادھیا چالیس کانڈ ۱۴ منتر ۱۹۷۵ جنمیں
۔ ۹۰۵۲۵ شبد۔ ۱۲۳۰ گونگ ہیں۔

सन्मूलो यजुराख्यवेदविटपी जीयात्समाध्य
न्दिनिः। शाखापत्रयुगेदकमण्ड ४६ संहिता
पत्राक्षिससंहिता। यत्राध्याय ४० लतावि
भान्तिशारशोलाङ्केन्तु १९७५ क्रमट्लै प
ञ्चाब्धीषुनभोङ्कवर्णमधुपैः स्वाऽग्न्यर्क
गुङ्गः क्षितैः १२३०॥

سام وید

پورب اردہ

ادھیا	سام	منتر	ادھیا	سام	منتر
۱	۱۲	۱۱۴	۵	۱۱	۱۱۹
۲	۱۲	۱۱۸	۶	۵	۵۵
۳	۱۲	۱۱۹			
۴	۱۲	۱۱۵	میزان کل ۶	۶۴	۶۴۰

سام وید

اتر اردہ

ادھیا	سام	منتر	ادھیا	سام	منتر
۱	۱	۱۰			
۲۲	۲۲	۴۱۴	میزان ۲۳	۲۳	۴۲۴

میزان کل ۲۹ ادھیا - ۸۷ سام - منتر ۱۰۶۴ -

पूर्वोत्तरौ विभजते अखिलसामभागौ सामा
नि यच नगनाग ८७ मितानि सन्ति। अध्याप
का नवकरा २९ श्रुतिगायकास्ते गायनिवे
दरसयक्षू १०६४ मिता मन्त्रवान्॥

ترجمہ۔ سام وید کے پورب اردہ اور اتر اردہ کرکے اول دو
بھاگ ہیں جن میں ۸۷ سام ہیں اور جس میں ۲۹ ادھیایے
اور ۱۰۶۴ منتر ہیں۔

اتھروں وید کے منتروں کی فہرست

نمبر کانڈ	پرپاٹھک	انوواک	ورگ	منتر
۱	۲	۶	۳۵	۱۵۳
۲	۲	۶	۳۶	۲۰۷
۳	۲	۶	۳۱	۲۳۱
۴	۳	۸	۴۰	۳۲۲
۵	۳	۶	۳۱	۳۷۶
۶	۴	۱۳	۱۴۲	۴۵۴
۷	۲	۱۰	۱۱۸	۲۸۶
۸	۲	۵	۱۰	۲۵۹
۹	۳	۵	۱۰	۳۰۲

نمبر کانڈ	پرپاٹھک	انوواک	ورگ	منتر
۱۰	۲	۵	۱۰	۳۵۰
۱۱	۲	۵	۱۰	۳۱۳
۱۲	۲	۵	۵	۳۰۴
۱۳	۱	۴	۴	۱۸۸
۱۴	۱	۲	۲	۱۳۹
۱۵	۱	۲	۱۸	۱۴۱
۱۶	۱	۲	۹	۹۳
۱۷	۱	۱	۱	۳۰
۱۸	۲	۴	۴	۲۸۳
۱۹	۰	۷	۷۲	۴۵۶
۲۰	۰	۹	۱۴۳	۹۶۰
میزان کل ۲۰	۳۴	۱۱۱	۷۳۱	۵۸۴۷

अथर्वस्य २० मितकाण्डे राजते दिव्य संसद
युगयुग्मा ३४ वितताः प्रपाठकाश्चानुवा
काः ॥ अवनिविधुधरणाश्च १११ भूतगुणा
गास्त ७३१ वर्गा नगयुगवसुबाणाः ५८४७
स्तत्र मन्त्रा नमन्ति ते ॥

ترجمہ - اتھروں وید کے سبھا کے بیس کانڈ یعنی ستوں چوتیس

پرباسنگ یعنی فاضل ہیں ایک سو گیارہ انوواک یعنی دھارنا والے ساات سو اکتیس ورگ یعنی حصوں میں پانچہزار آٹھ سو ستائیس منتروں کا بھجن کرتے ہیں۔

کل چار ویدوں کے منتروں کا مجموعہ

رگ وید جو اگنی رشی پر الہام ہؤا اُسکے ۱۰۵۱۸ منتر ہیں
یجر وید جو وایو رشی پر الہام ہؤا اُسکے ۱۹۷۵ منتر ہیں
سام وید جو آدیتہ رشی پر الہام ہؤا اُسکے ۱۰۶۴ منتر ہیں
اتھرو وید جو انگرہ رشی پر الہام ہؤا اُسکے ۵۸۴۷ منتر ہیں

۱۹۴۰۴

وید صرف منتر سنگھتا کا نام ہے اور کسی گرنتھ کا نام نہیں۔

سنسکرت میں وید کے مترادف الفاظ یہ ہیں شرتی منتر الشری گیان چھند رچا نگم یجر سام اتھرو برھم آگم آمنائے ترئے ودیا شاستر۔

ویدوں کو شروع دنیا سے آریہ لوگ کنٹھ یعنی حفظ یاد رکھتے رہے اور ایسے حافظان وید کو سنسکرت میں شروتری۔ وید پاٹھی کہتے ہیں۔ ہر زمانہ میں ایسے لوگ لاکھوں ہوتے ہیں اور ہوتے رہینگے۔

اسی لحاظ سے وید ہر قسم کے تغیر و تبدل و تحریف سے محفوظ ہیں۔
یگ آدک کرموں میں ایسے لوگوں کی بڑی عزت و توقیر ہوتی ہے اور
اُن کی اجیوکا کے واسطے سناتن سے دکھشنا کا مبارک قاعدہ
جاری ہے۔ سولہ سنکار۔ جو ہر ایک آریہ دوج کو خصوصًا اور بعضے
شودر تک کو بھی عمومًا کرنے پڑتے ہیں اُنمیں ایسے وِدوان حافظان
وید کی نہایت ضرورت ہوتی ہے۔ گربھادھان سے مرتک تک وہ
سولہ سنسکار سنسکار ودھی نام مشہور پستک میں مندرج ہیں جن پر
وِدوان لوگ خصوصًا عمل درآمد کرتے ہیں۔

آریہ ورت میں لکھنا کب چلا

یہ ایک علمی اور تاریخی سوال ہے۔ اور جہانتک ہمیں معلوم ہوا۔ اس
سوال کے کرنے والے پروفیسر میکس مولر صاحب ہیں وہ ایشیاٹک ریسرچ
میں فرماتے ہیں کہ "ویدک زمانہ میں کوئی لکھنا نہیں جانتا تھا۔ بلکہ
پانینی کے زمانہ میں بھی لوگ اس ودیا سے محروم تھے انہوں نے اس
زمانہ یعنی ویدک سمے کو چار حصوں پر تقسیم کیا ہے۔ اوّل ویدوں
کی رچناؤں کے رچنے کا زمانہ یعنی چھند ویگ۔ دوم رچناؤں
کے یاگیک منتر سروپ میں ظاہر ہونے کا زمانہ یعنی منتر یگ۔

سوم - برہمنوں کا وید کی ٹیکا روپ براہمن گرنتھ رچنے کا زمانہ یعنی براہم یگ - چہارم کاتیاین وغیرہ رشیوں کے سوتر رچنے کا زمانہ یعنی سوتر یگ - پھر وہ فرماتے ہیں کہ پرانی بائیبل کی تصنیف کے وقت یہودیوں میں لکھنے کا علم رائج تھا - اب ہم دیکھنا چاہتے ہیں کہ پروفیسر صاحب موصوف کا فرمانا کہاں تک صحیح ہے - اور انکی تحقیقات کہاں تک حق پر ہے -

واضح ہو - کہ پانینی کا زمانہ مسیح سے ۳۵۰ سال پہلے پروفیسر صاحب مانتے ہیں مگر ایسا نہیں ہے بلکہ اِس سے بہت پہلے ہے کیونکہ پانینی نے اشٹادھیائی بنائی جس پر پاتنجلی نے مہا بھاشیہ تصنیف کیا - اور اُسی مہاتما نے یوگ شاستر بنایا جس پر بیاس جی نے یوگ بھاشیہ لکھا - پس پانینی ضرور بیاس سے بہت پہلے ہوئے ہم نے صحیح اور مفصل تحقیقات سے تاریخ دُنیا اور صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج بھاگ ۱ میں اس کو ثابت کر دیا ہے کہ پانینی اور پاتنجلی بیاس جی سے بہت پہلے ہوئے اور بیاس جی جو وششٹھ کے ہم عصر تھے جنہوں نے ویدانت شاستر اور بھارت بنایا جس کو آج تک ۵۰۰۰ سال ہوتے ہیں بیاس جی کے وقت لکھنے کے طریقوں سے لوگ واقف تھے اس کا عام رواج تھا - پاٹھ شالائیں جاری تھیں شاہی

درباروں میں عرائض اور احکام لکھے جاتے تھے۔ بادشاہوں کے
نام باہمی تعلقات قایم رکھنے اور محبت بڑھانے کے واسطے خطوط
ومراسلات کا رواج تھا۔ کُتبہ وغیرہ کھُدائے جاتے تھے۔ جب ان
سب باتوں کے ثبوت ملتے ہیں۔ تو کون کہہ سکتا ہے کہ لکھت ودیا
یا لکھنا لوگ نہیں جانتے تھے۔ مہابھارت کے شروع میں ہی
لکھا ہے۔ کہ جب بیاس جی بھارت تصنیف کرنے لگے۔ تو اُنہوں
نے ایک خوشخط اور صحیح اور جلد لکھنے والے کی تلاش کی چنانچہ
گنیش نام ایک برہمن ملا۔ جو اس صفت سے موصوف تھا۔ بیاس جی
شلوک فرماتے جاتے تھے اور وہ لکھتا جاتا تھا چنانچہ وہ اصل
شلوک یہ ہیں۔

काव्यस्य लेखनार्थाय गणेशः स्मर्यतां मुने
एवमाभाष्य तं ब्रह्मा जगाम स्वं निवेशनम्
॥७४॥ ततः सस्मार हेरम्बं व्यासः सत्यवती
सुतः। स्मृतमात्रो गणेशानो भक्तचिन्तित
पूरकः॥७५॥ तत्राजगाम विघ्नेशो वेदव्या
सो यतः स्थितः। पूजितश्चोपविष्टश्च व्यासेनो
क्तस्तदानघ॥७६॥ लेखको भारतस्यास्य भव

त्वंगणनायक। मयैव प्रोच्यमानस्य मनसा कल्पितस्य च ॥ ७७ ॥ श्रुत्वैतत्प्राह विघ्नेशो यदि मे लेखनी क्षणम्। लिखतो नावतिष्ठेत तदा स्यां लेखको ह्यहम् ॥ ७८ ॥ व्यासोऽप्युवाच तंदेवमबुद्ध्वा मा लिख क्वचित्। ओमित्युक्त्वा गणेशोऽपि बभूव किल लेखकः ॥ ७९ ॥ ग्रन्थग्रन्थिं तदा चक्रे मुनिर्गूढं कुतूहलात्। यस्मिन्प्रतिज्ञया प्राह मुनिर्द्वैपायनस्त्विदम् ॥ ८० ॥ आदिपर्व अध्याय १ ॥

اس کے سوا مہابھارت میں اور بھی صدہا مقام پر لکھ دہاتو کا پریوگ ہوتا ہے پس صاف ثابت ہے کہ بیاس جی کے وقت لوگ لکھنا جانتے تھے اور اسکا عام پرچار تھا۔

گیتا میں مہاتما کے سمہ میں بھی لکھنے کا رواج تھا چنانچہ وہ فرماتے ہیں

यत्र पवन्नमपनो लेखकः सहसाक्षिभिः कालंगतो

ترجمہ۔ جہاں لکھنے والا مع گواہوں کے مرگیا ہو۔

پانینی جی مہاراج اپنی دہاتو پاٹھ میں صاف طور پر فرماتے ہیں

लिपिकरविन्यासे ॥ लिपि उपदेहे ॥

यवनाल्ये ॥ अष्टाध्याई अ० ४ पाद १ सू० ४९

اسی طرح ادھیا ۴ پاد ا سوتر ۵۰ میں یونانیوں کے اکشروں اور

لکھنے کا بیان کیا ہے

لیکن موکس مولر صاحب کو جب ۱۱۶-۳-۴ کے روسے صاف نشچیہ ہوگیا کہ پانِنی کے زمانہ میں لکھنے کا علم سدھ ہوتا ہے تو کیسی کمزور دلیل دیتے ہیں کہ یہ سوتر ہی پانِنی کا نہیں ہے مگر اُنکو یہ معلوم نہیں کہ اس سے انکار کرنا گویا پانِنی اور پاتنجلی کے وجود سے انکار کرنا ہے وجہ یہ کہ پاتنجلی مہاراج نے اپنے بھاشیہ میں اس سوتر پر وارتک اور بھاشیہ لکھا ہے پھر سلسلہ تواتر میں جتنے آچک ویاکرن سمبندھی لکھنے والے ہوئے ہیں سب نے یہ سوتر تسلیم کیا ہے اس کے نہ ہونے سے اسکا آگے کا سمبندھ بھی ٹوٹ جاتا ہے اور جب سوائے میکس مولر صاحب کے اور سب کا اتفاق ہے تو ہم اُنکی رائے کی کوئی وقعت نہیں مان سکتے ہیں پھر پاتنجلی کے مقابلہ میں؟۔

پانِنی ویاکرن میں ایک اور بھی سوتر ہے
प्रासवर्णयंसंहितः
جسکا ارتھ یہ ہے کہ پہلے پر کار ورنوں یعنی اکھشروں کی سمیتیا یعنی نزدیکی یا ملاپ جس میں ہو اُسکو سنگتا کہتے ہیں اور جب تک ورن یعنی حرف لکھے نہ جاویں وہ نہ تو ملتے اور نہ سنگتی کہا سکتے ہیں۔

नमानुलोपस्त्राधंधातुके॥अ०१पा०१सू०४

अदर्शनंलोपः अष्टा० अ० १ पा० १ सू० ६१

सिद्धशब्दो ग्रन्थान्ते मङ्गलार्थो ॥

جسکا ترجمہ یہ ہے کہ لوپ ہونا نظر نہ آنے کا نام ہے نہ کہ نہ ستے جانے کا
اور ورنوں کا ورن نام بھی اسی واسطے ہے کہ وہ نظر آتے ہیں اور
گرنتھ کے خاتمہ پر سدہ شبد ایسا لکھو کیونکہ یہ منگل ہے۔

منوسمرتی میں لکھا ہے بलाद्दत्तं बलाद्भुक्तं बलाद्यत्
च्चापि लेखितम्। सर्वान्बलकृतानर्थानकृ
तान्मनुरब्रवीत्॥ म० अ० ८ श्लो० १६८

ترجمہ۔ جبراً دیا گیا۔ جبراً کھلایا گیا اور جبراً لکھایا گیا ہو۔ تو ایسے
سب جبراً کیے گئے ہوئے کام عمل درآمد کے لائق نہیں ہیں۔ اس کے لفظ लेखितम
پر کلوک بھٹ فرماتے ہیں लेखितं च ऋणपत्रादि

پھر لکھا ہے अज्ञेभ्यो ग्रन्थिनः श्रेष्ठाः ग्रन्थिभ्यो
धारिणो वराः। धारिभ्यो ज्ञानिनः श्रेष्ठा ज्ञानि
भ्यो व्यवसायिनः॥ म० अ० १२ श्लो० १०३

ترجمہ نہ جاننے والے سے کتابوں کا رکھنے والا اچھا ہے اور
اس سے تعلیم پانے والا اتم ہے اور اس سے تعلیم پاکر سمجھنے والا سریشٹھ
ہے اور سمجھ بوجھ والے سے نہ بھلانے والا افضل ہے۔ کلوک نے بھی
ایسا ہی ارتھ کیا ہے اور مہاتما برہسپتی جی نے لکھنے کا علم ایجاد ہونے کا سبب بھی
بتلایا ہے षण्मासिकापि समये भ्रान्तिः संजायते यतः
धात्राक्षराणि सृष्टानि पत्रारूढान्यतः पुरा ॥

ترجمہ - چھ مہینے میں ہی بہت باتیں بخوبی یاد نہیں رہتی ہیں اسکا
خیال کرکے برہمانے ورقوں پر حرف لکھنے کے طریقہ کو ایجاد کیا -
بالمیکی رامائن میں بھی لکھنے کا ذکر موجود ہے -

ये लिखन्तीह च नरास्तेषां वासस्त्रिविष्टपे।
वा० यु० सं० १३० श्लो० १२०

یعنی جو اسکو پڑھتا ہے اور جو سنتا ہے اور جو لکھتا ہے ان سب کی
اچھی گتی ہوتی ہے یعنی عمدہ نصیحتوں اور اتہاسوں کے سننے سے انکا
چال چلن ٹھیک ہو جاتا ہے اور چال چلن کے سدھارسے پرماتما
اچھا پھل دیتا ہے - مہاتما یاگولک کے گرنتھ میں لکھنے کا ذکر ہے -

प्रमाणं लिखितं भुक्तिः साक्षिणश्चेति कीर्त्तितं
एषामन्यतमाभावे दिव्यान्यतममुच्यते। या० अ०

ترجمہ - لکھت پتر - بھوگ - ساکھشی یہ تین پرمان ہیں ان
تینوں میں سے اگر ایک کا بھی ابھاو ہو تو قسم کھا کر کہنا بھی پرمان ہے
بدھ کے زمانہ میں بھی لوگ لکھنا جانتے تھے چنانچہ للت وستار میں
لکھا ہے کہ بدھ دیو نے چندن کی قلم سے آچاریہ جی کے اپدیش کے
مطابق ا - آ وغیرہ حروف تہجی (ورن مالا) لکھنا شروع کیا
فاضل پنڈت شام جی کرشن ورما - ایم - اے بیرسٹرایٹ لا نے

بھی ایک فاضلانہ لیکچر اسی مضمون پر ولایت میں دیا تھا جو ۱۸۸۴ء میں بمقام لیڈ طبع ہوا وہ ہر طرح قابل دید ہے اُس میں ویدوں کے بھی کئی پرمان پیش کئے ہیں کہ ویدوں میں لکھنی کی ہدایت ہے۔

رق ع جلد رقیق یکتب فیہ (قاموس) رق بالفتح پوست آہو کہ بروے نویسند۔ (از منتخب و غیاث)

ورق ع بفتحتین برگ درخت و کاغذ بریدہ (از غیاث)

وراق ع سبزی زمین کی بہ سبب گھاس اور نباتات کے (از کریم اللغات)

قرطاس و کاغذ بھی اسی معنی میں آئے ہیں۔ افغانی میں کاغذ اور ورق کو پاڑی کہتے ہیں اور درخت کے پتے کو بھی پاڑی کہتے ہیں۔

"ولایتی نوٹوں کا کاغذ بڑا ہی مضبوط ہوتا ہے یہ تازی روئی اور سن کی چھال سے بنتا ہے یدی اس کے پورے تختہ کو تان کر کوئی آدمی کھنچے سمیت اُس پر بیٹھ جائے تو بھی نہ پھٹے" (از ہندوستان، ستمبر ۱۸۹۴ء)

سفید کپڑے پر موم روغن سرخ یا کسی اور رنگ کا چڑھا کر اُس پر پرانے زمانہ میں کتابیں لکھی جاتی تھیں۔ نمونہ کے واسطے ابھی کم بیکانیر کے پترے اُسی پر لکھے جاتے ہیں۔

قدیم کتابیں۔ برٹش میوزیم انگلستان کے کتب خانہ میں اسوقت اینٹوں کھپریلوں۔ کچھوے کی کھال۔ ہڈیوں۔ چپٹے پتھروں۔

درختوں کی چھال - پتوں - ہاتھی دانت - چمڑے - جھلّی - بھوج پتر
جست - لوہے تانبے کے پتروں اور لکڑی کے تختوں پر لکھے ہوئے
موجود ہیں یہاں تین نسخہ بائیبل کے ناریل کے پتوں پر لکھے ہوئے
موجود ہیں" (پیسہ اخبار یکم جون ۱۸۹۴ء)

"قدیم زمانہ میں مصریوں نے کتابت کے واسطے پپرس کا کاغذ ایجاد
کیا تھا اصل میں اس کاغذ کو جو ایک درخت کے پتوں سے بنایا جاتا
تھا پاپر کہتے تھے وہیں سے اہل یونان نے پیپروس لکھنا شروع کیا۔
عربی زبان میں اسے گومی کہتے تھے شاید یہ لفظ قبطی زبان سے
لیا گیا ہے کیونکہ وہ لوگ کتاب کی جلد کو گوم کہتے ہیں۔ اور عربی جدید
میں اسکا نام بردی ہے پہلے تمام ممالک میں اسی کاغذ پر کتابیں
لکھی جاتی تھیں مگر جب یومینوس دوسرے مصر کے بادشاہ نے پپرس
کا غیر ملک کو جانا بند کر دیا۔ تب شہر پرگموس متعلقہ ایشیاے کوچک
میں چمڑے کا کاغذ بننا شروع ہوا اور اسی شہر کے نام سے معروف
ہوا۔ اسی پرگموس کو بگاڑ کر انگریزی میں پارچمنٹ کہتے ہیں سنہ عیسوی
سے ایک صدی پیشتر اس چمڑے کے کاغذ کا خوب رواج ہو گیا تھا۔
ہیروڈوٹس نے اپنے زمانہ میں چمڑے کے کاغذ کی کتابوں کا ذکر
کیا ہے یہ مورخ تو حضرت عیسے سے پانچسو برس پیشتر ہوا ہے مگر

پینی نے اس کے ایجاد کی تاریخ ۱۹۶ سال قبل مسیح لکھی ہے" (صفحہ ۱۹۲ تہذیب جلد ۶ ۱۲۹۲)

علم تحریر کے لحاظ سے بھی وید سب سے پرانی کتاب ہے جن دنوں کہ یونان - ایران - عرب - روم - مصر - چین - بلکہ سارا یورپ اور امریکہ کو ایف عالم سے بالکل ناواقف اور محض جاہل تھا۔ اُن دنوں آفتاب علم یہاں اپنا جلوہ نورانی دکھلا رہا تھا - گویا نصف النہار پر تھا - عبرانیوں میں کوئی کتاب بائیبل سے قدیم نہیں ہے مگر وہ موسےٰ اور یسوع کے زمانہ میں لکھی گئی یعنی مسیح سے ۱۴۰۰ برس یا ایک ہزار برس پہلے - مگر اُسوقت یہ بڑی بائیبل نہیں بلکہ صرف دس احکام بموجب قول خود بائیبل کے کوہ طور پر لکھے گئے - قلم یا پر سے نہیں اور نہ سیاہی سے - محض خدا کی انگلیوں سے پتھر کی تختیوں پر - جن کو ایک بار موسےٰ نے توڑ بھی دیا - دوبارہ خدا نے پھر اُسی طرح اپنی انگلیوں سے پتھر کی لوحوں پر لکھا - اُس کے بعد ہرن یا بکری کے چمڑوں پر لکھنے کا ذکر کہیں کہیں پایا جاتا ہے مگر کاغذ کا کہیں ذکر نہیں - دانیئل نبی کی کتاب جو مسیح سے ۵۰۰ برس پہلے لکھی گئی اُس میں بھی لکھنے کا ذکر پایا جاتا ہے غالباً وہی چمڑے یا دیوار پر -

انجیل میں بھی لکھنے کا ذکر ملتا ہے مگر کسی خاص قسم کے کاغذ کا ذکر نہیں پایا جاتا غالباً اُسی چمڑے وغیرہ پر (دیکھو مرقس کی انجیل کا آغاز اور یوحنا کی انجیل کا اخیر)

پُرانی یونانی و مصری پیپرس درخت کی چھال پر لکھا کرتے تھے پھر اُسی درخت کے پتوں اور چھال سے کاغذ بنا جس کو اب تک اُسی کے نام سے پیپرس کہتے ہیں۔ مصر کے میناروں پر بھی پُرانے حروف میں کچھ لکھا ہوا ہے۔ اور یہ تو ثابت ہو چکا ہے کہ یہ مینارین مسیح کی سمت سے چار پانچ ہزار برس سے بھی پہلے کی ہیں۔ کرنیل السکاٹ صاحب نے اپنے مشہور لکچروں میں واضح دلائل سے ثابت کر دیا ہے کہ مصر کے آباد کرنے والے لوگ آریہ ورت سے جا کر وہاں آباد ہوئے تھے

انگریزی میں پیپر۔ پارچ منٹ۔ شیٹ۔ بورڈ۔ بک۔ لیٹر۔ رایٹ۔ پین۔ انک نام ان معنوں میں آتے ہیں مگر ان سب کے معنی وہی درختوں کی چھال۔ ہرنوں کی چھال۔ لکڑی کے تختے ہیں۔ چنانچہ ہر ایک کی بابت ہم مفصل تحقیقات کر کے نذر ناظرین کرتے ہیں۔ پیپر۔ فرنچ پے پیر۔ اٹلی زبان میں پے پیرو۔ لاٹن میں پے پیرس برابر ہے یونانی کے پے پورس کے یعنی ایک مصری درخت جس کے

چھلکے سے ایک قسم کے لکھنے کا کاغذ بنایا جاتا تھا۔ ہندوی میں پیپرا کے معنی تہ کے ہیں۔ ایک شے جو باریک تختوں میں بنی ہے جس پر حروف اور عدد لکھے جاتے ہیں یا چھاپے جاتے ہیں۔ پیپر کا ٹکڑہ بھی پیپر کہلاتا ہے۔ کوئی تختہ چھپا ہُوا یا لکھا ہُوا کوئی لکھی ہوئی چیز۔ کمروں کی دیواروں کو ڈھا کنے کی چیز۔ ملایم۔ ہلکا۔ تہ کرنا۔ (ڈکشنری مصنف جان اگل وی۔ ایل ایل ڈی صفحہ ۴۹۳ مطبوعہ لنڈن)

پارچ منٹ یہ لاطینی لفظ پرگے مینا جو کہ پرگےمس مقام دوم کے نام سے نکلا جاتا ہے کہ وہاں پر اس کے ایجاد ہوئی بھیڑی یا بکری کا چمڑہ صاف کیا ہُوا۔ طیار کیا ہُوا اور لکھنے کے قابل کیا ہُوا (صفحہ ۴۹۵)

پارچ۔ بالکل خشک کر دینا۔ جلا دینا۔ کھرچنا۔ پورا خشک ہو جانا۔ اسکا مادہ سنسکرت لفظ پری شُشک سے نکلا ہے جس کے معنی بہت خشک پری کے معنی گرد کے ہیں لیکن صفت کے ساتھ عبارت میں بہت کے معنی میں آتا ہے اور شُشک وہی لفظ ہے جو کہ لیٹن میں سسک ہے جس کے معنی بھی خشک ہیں اور اس کا مادہ بھی شُش ہے جس کے معنی خشک ہونا (صفحہ ۴۹۵)

شیلنٹ یہ پہلے سکسن زبان میں سیٹ سے نکلا ہے جس کے معنی

ڈھکنے کے ہیں۔ پھر یہہ سایٹ ہو گیا۔ سویڈن والوں نے اس کو

اسکوٹ کرلیا۔ اور ڈینش لوگوں نے اس کو اسکیاڈ بنایا ہے۔

اور آئیس لنڈ والوں نے اسکاٹ۔ گاہتک زبانوں میں اسکاٹس

جس کے معنی کنارہ کے ہیں سنسکرت میں اسکو کے معنی ڈھکنے کے

ہیں یعنی پھیلے ہوئی بطور ڈھکنے کے۔ چوڑا۔ لمبا ٹکڑا روئی کے

کپڑے کا۔ جو کہ بسترے پر پھیلایا جاتا ہے یعنی چادر۔ اور چوڑا پیپر

کا ٹکڑا جو دستکاروں کے ہاں سے آتا ہے۔ کاغذ کا ٹکڑا چھپا ہوا۔

تہ کیا ہوا۔ بندھا ہوا۔ یا کتاب کی شکل میں بنا ہوا۔ کتاب پمفلٹ

چوڑی۔ پتلی چیز۔ (صفحہ ۶۲۸)

بورڈ سکسن میں بورڈ۔ پھر برو ڈ ہو گیا جس کے معنی چوڑائی یا میز

جو چیز کہ چوڑی ہو یا پھیلی ہوئی۔ ایک لکڑی کا چوڑا یا پتلا ٹکڑہ۔ میز۔

خوراک۔ ضیافت۔ لوگ میز کے گرد بیٹھے ہوئے۔ کونسل۔ کورٹ۔ جہاز

کا تختہ۔ پھیلانا۔ تختوں سے ڈھکنا۔ (صفحہ ۶۰)

بک اسکا مادہ سکسن زبان میں باک ہے۔ جو غالباً بوگین سے

سے نکلا ہے جس کے معنی جھکنا تہ کرنا کے ہیں جو کہ قدیم زمانہ میں

بھیڑی یا بکری کے چمڑے کے ورق بنا کر لکھتے تھے۔ کوئی چھپی ہوئی یا

لکھی ہوئی علمی کتاب یا ورقوں کا مجموعہ۔ ایک جلد والیم۔ حصہ جلد یا کتاب کا

لکھنے کے تختوں کی جلد (صفحہ ۶۱)

لیٹر فرنچ لٹر - لیٹن لٹرا - اس سے نکلا ہے لینو اور لیتم جس کے معنی ہیں نہ کرنا - لگانا چونکہ پرانے زمانہ میں لکھنے کا قاعدہ حروف کو میز پر موم لگا کر کے تھا سنسکرت میں لپ کہتے ہیں جس کے معنی ہیں - ایک نشان لکھا ہوا - چھپا ہوا - کھدا ہوا - یا تصویر کی طرح کھچا ہوا کہ انسانی کلام کے ظاہر کرنے کے لئے استعمال کیا جاتا ہے - لکھی ہوئی یا چھپی ہوئی چیز - ٹایپ - ہاتھی دانت یا لکڑی کے نشانات جو کتابوں وغیرہ کے چھاپنے میں کام آتے ہیں - (صفحہ ۴۰۷)

رایٹ یہ لفظ اصل میں سکسن میں میٹن تھا - کاتھک میں رھلس لفظ خط کے معنی سنسکرت میں رید بمعنی کاٹنا یا کھودنا - قلم سے کاغذ پر یا دوسری چیزوں پر بنانا یا لکڑی یا پتھر پر کھودنا - حرفوں یا لفظوں کا کاغذ یا پتھر پر بنا کر ظاہر کرنا - پیدا کرنا - لکھنا بطور مصنف کے نقل کرنا - (صفحہ ۸۱۲)

پین سکسن پن - ڈنیشن پن - آئس لنڈ پنی - اٹیلین برابر ہے پیٹن پکیتا کے - جس کی پورانی شکل ہے پٹنا - یونانی میں پیٹوم سنسکرت میں پتھہ بمعنی اڑانا (بذریعہ بازو کے ہوا میں) اصل میں معنی ہیں پر - بازو - ایک پر یا کوئیل جو لکھنے کے واسطے بطور

اوزار کے بنائے جاتے ہیں لوہے یا سونے کے بھی بنے ہوئے ہوتے ہیں"
(صفحہ ۵۰۳)

اِنک - ڈچ لوگوں میں اِنکٹ - جرمن لوگوں کا ٹمنٹ - پرانے جرمنوں کا ٹنکٹ اسپین والوں کا ٹنٹا - لیٹین کی زبان میں ٹنٹا سے لیا ہوا ہے جو نکلا ہے ٹنگو سے جس کے معنی رنگنے کے ہیں - جس سے ٹنگو چرا - ٹنگچر نکلے ہیں - کالا عرق یا پتلی رس جو لکھنے یا چھاپنے کے کام آتی ہے - اول صرف کالی کے معنی تھے اب دوسری قسم کی سیاہی کو بھی کہتے ہیں" (صفحہ ۳۷۰)

چین کے ملک میں کاغذ روئی سے بنتا ہے بعض لوگوں کا یہ بھی خیال ہے کہ کاغذ سب سے پہلے چین میں ایجاد ہوا - چمڑے کا کاغذ پانچ چھ سو برس تک رہ سکتا ہے -

عربی میں رق - ورق - وراق - اوراق - قرطاس - کتاب - کتب - مکتوب - لوح - اساطیر - تسطیر - مراسلہ - رقعہ - تحریر - خط - جلد - صحیفہ اسی معنوں میں آتے ہیں -

فارسی میں بند - کاغذ - نامہ - اُستا - وساتیر - پوست - چرم - بھی اسی معنوں کے واسطے وضع کیئے گئے ہیں -

اب ہم آریہ ورت کی بابت تحقیقات کرتے ہیں - یہاں کب لوگ شروع

الہام وید سے یا اس کے کئی سال بعد لکھنے پڑھنے کو جانتے تھے۔ مگر جب
دیکھا جاتا ہے تو یہاں بھی اسی قسم کی چیزوں پر لکھنے کا آغاز ہوا۔
ہاں اور ممالک کی بہ نسبت یہاں قدرتی سامان بہت عمدہ موجود ہے۔

بھوج پتر ۔ تاڑ پتر ۔ چھد ۔ پرن ۔ پتر ۔ ورگ
پلاش ۔ چھدن ۔ دل ۔ پہرڑ ۔ پلو ۔ کسل
وستار ۔ وٹپ ۔ یہ سب نام پتر اور شاخ اور چھال
کے ہیں اور پکھشی کے پر کا بھی نام ہے (دیکھو میدنی کوش
اور ہیم چندر کوش ۔ اور امر کوش کانڈ ۲ شلوک ۱۴!)

تابر پتر ۔ شلا لیکھ ۔ کرگل ۔ چرم ۔ کرپاس ۔ وستر ۔ پستک ۔
گرنتھ ۔ یہ سب نام مختلف اشیاء کے ہیں جن پر لکھا جاتا ہے۔
کھال ۔ سن ۔ السی ۔ توت کی چھال ۔ ریشم ۔ سوت ۔
پرانے کپڑوں کے چیتھڑے ۔ ٹاٹ ۔ یہ وہ چیزیں ہیں کہ
جن سے کاغذ قدیم زمانہ سے اس دیش میں بنتے ہیں۔
سیالکوٹی ۔ کشمیری کاغذ تو مشہور ہی ہیں ان کے سوا
ہندوستان کے اور بھی بہت شہروں میں قدیم زمانہ سے کاغذ
بنتا ہے ۔ جن میں سیالکوٹی ۔ کشمیری ۔ کشن گڑھی کاغذ بہت ہی
دیرپا ہوتے ہیں۔

آجتک بھوج پتر اور تاڑ پتر پہ لکھی ہوئی پستکیں ملتی ہیں۔

لفظ ورگ رگ وید کی تقسیم میں موجود ہے اسی ورگ سے
فارسی میں برگ بنا اور چونکہ پرانی فارسی میں گ اور گ کے
ایک ہی شکل ہے اسواسطے اسی ورگ یا برگ سے عربی کا ورق
ہوگیا ہے جب قدرتی پتروں سے کاغذ بنایا گیا تب اُس کا نام
قرطاس ہوا یہ لفظ سنسکرت کرتاس یا کرپاس سے بنا ہوا ہے
سنسکرت میں کاغذ کو کرگل کہتے ہیں اُسی سے فارسی کا کاغذ بنا۔
فارسی کے دستر اور دستاویز سے عربی کا تسطیر اور اساطیر بنا۔
اور اسی کے ساتھ فارسی کے اوستا بھی سنسکرت کے اوستھا
اور ہیوستھا سے بن گئے جو فتوے کے معنی میں ہے سنسکرت کی
کتھا۔ کوتا۔ کھت۔ کوی۔ سے مصر کے قبطی اور عربی کا کتب بنا ہوا
صاف معلوم ہوتا ہے

راماین کسکندھا کانڈ سرگ ۱۳ سلوک ۲۲ میں قلم ارتھات۔
जेरवीक लमंइ جو ندھری کے کھیت کا بیان ہے اور کوش میں
लेखनी सुरक्त لکھا ہے اس سے پرگٹ ہے کہ قلم لکھنے کی چیز کا نام سنسکرت
میں ہے اور وہ اَور چیزوں کے ساتھ جوندھری کا بھی ہوتا ہے
علاوہ بریں اس سے یہ بھی صاف ثابت ہوتا ہے کہ تاڑ کے سوا

کاغذ پر بھی اُس سے لکھتے تھے"

ہم اس موقعہ پر بائیبل کے ایک خاص فقرہ کی طرف بھی ناظرین کو متوجہ کرنا چاہتے ہیں۔ لکھا ہے کہ جب آدم اور حوا کو عقل آئی کہ ہم ننگے ہیں اور برہنگی سے شرمائے تو انہوں نے انجیر کے پتوں کو سیکے اپنے لئے لنگیاں بنائیں" (پیدائش ۳/۷) آجکل کے تعلیم یافتہ آدمی یہ سنکر ہنسینگے کہ انجیر کے پتوں کی لنگیاں مگر بجائیو آغاز ہیں درختوں کے پتوں سے ہی ایجاد ہوئی اور اب بھی کپڑوں کی تھوک یا درختوں کے پتوں سے لنگیاں بنتی ہیں۔

ویدک زمانہ کی تحقیقات

ایک ہزار برس رامانج جی جو بیراگیوں کے آدگورو ہیں وہ چیت شدی ۵ سمت ۱۰ بکرمی کو پیدا ہوئے اور انہوں نے وید اور شاشتر کو اسوقت کے طریقہ انوسار گورو سے پڑھا اور پھر اپ نشدوں۔گیتا اور ویدانت درشن پر ٹیکا کی اپنی تصنیفات میں جابجا ویدوں کا پرمان دیا۔ پس وید ایک ہزار برس سے پرانے ہیں

دو ہزار برس مہاراجہ بکرماوت ویدک دھرم کے ماننے والے تھے اُنکے زمانہ کی پستکوں میں وید منتروں کا حوالہ موجود ہے بلکہ اُسوقت

آیور اُپ وید یعنی چرک وید ک شاستر کے گرنتھ بھی موجود تھے۔ جیوتش ودیا بھی
جو ویدوں کا انگ ہے رونق پر تھی جن کو ہوئے دو ہزار برس
کے قریب گذرے ہیں اُنکا سمت ۱۹۵۲ اب چل رہا ہے

(۲) راجا شالباہن کا شاکا جو اسوقت ۱۸۱۵ ہے اُنکے عہد میں
بھی ویدوں کا خوب پرچار تھا وہ خود ویدک دھرم کے پیرو تھے۔

(۳) راجا چندر گپت اور انکے وزیر چانک رشی ویدوں کے ماننے
والے تھے۔ جنکو ہوئے آج ۲۲۰۰ برس ہوتے ہیں (مفصل دیکھو
چانک نیتی)

تین ہزار برس

(۱) بودھ جو مسیح سے ۶۰۰ برس پہلے پیدا
ہوا اُسنے بھی اپنی سوتروں میں ویدوں کا ذکر کیا ہے دیکھو
(بودھ سوتر ادھیا ۱)

(۲) اسوقت بام مارگ (یعنی مانس۔ شراب۔ بیبچار) شروع ہو گیا تھا
لوگ دیوتاؤں پر بقول شخصے جیسے روح ویسے فرشتے) ان اشیاء
کو چڑھاتے اور اُن کے ذریعہ سے خود ان ممنوعات کے مرتکب ہوتے
تھے۔

چنانچہ لکھا ہے۔

" بدھ نے جب براہمنوں کو پشوؤں کے مانس سے ہون کرتے دیکھا تب کہا

کہ تم یہ دُشٹ کام کیوں کرتے ہو اسے چھوڑ دو برہمنوں نے کہا ہمارے بڑے کرتے تھے
اور شاستر انوکول ہے تب بُدھ نے فرمایا کہ ویدوں میں جیو ھنسا کی ممانعت ہے
پُرانے آریہ برہمن کھتری وغیرہ لوگ مانس نہیں کھاتے تھے جب سے چھتری جہ لوگ عیاش
ہو گئے تب سے مانس کھانا اور نس کا ہون کرنا رائج ہوا (دیکھو بُدھ کی لایف انگریزی)

۳ راجا دھاوا ایک مشہور ویدوں کا پیرو گذرا ہے جو نہایت دھرماتما
اور اگنی ہوتری تھا اُسنے مسیح سے ۹۵۰ سال پہلے لوہے کا ایک ستون
ڈھالکر بطور کیرتی بھج کے گاڑا تھا جو راے پتھورا کے بت خانہ
واقعہ دہلی میں موجود ہے " (دیکھو بنگال ایشیاٹک جنرل ۷ صفحہ ۶۳۰)

۴ راجا کھیمک جو بُدھ سے ۵-۶ سو برس پہلے ہوا یعنی بکرم آدیتہ
کے بھائی بھرتری جی سے ایک ہزار سال پہلے وہ بھی ویدوں کو الہامی
مانتا تھا اور ویدک دھرم کا پیرو تھا۔

۵ سومتر (جس کو بقول جونس صاحب کے ۲۹۰۶ سال ہوتے ہیں)
کے عہد میں بھی وید مقدس برابر موجود اور انکا عملدرآمد جاری تھا

۶ موسے نبی سے پہلے ہندوستان میں ویدک دھرم موجود تھا اور
لوگ حتے الوسع اُسپر عمل درآمد کرتے تھے (دیکھو منوسمرتی کا انگریزی دیباچہ

چہار ہزار برس

ژند اوستھا میں جو پارسیوں کی چار ہزار برس
سے پُرانی کتاب ہے اُس میں حسب تفصیل ذیل ویدوں کا ذکر موجود ہے

ہوم یشت کے باب میں اتھرو وید کا نام آیا ہے اور ایسا ہی بہت جگہ
انگرہ رشی کا چنانچہ اُس کا اصل ترجمہ یہ ہے "کرسنانو نے حکومت
کے غرور میں اتھرب وید جس کے شروع کا منتر शन्नो देवीरभि
ष्टय आपो भवन्तु पीतये शंयोरभिस्रवन्तु नः
ہے اپنے راج میں بند کر دیا اسواسطے ہوم یشٹ نے اُسکو تخت سے
اتار دیا (دیکھو ژند اوستھا ہوم یشٹ کے ۱۸ آیت)

اسپر پروفیسر ہاگ صاحب نے بھی وید کی تصدیق کرکے لکھا
ہے کرسنانو کا ایسا ہی بیان ہندوستان کی پُرانی کتابوں میں
بھی آیا ہے (دیکھو ایتری برھمن ۳-۲۶) اور ایتری برھمن
کی بابت مارٹن ہاگ کہتا ہے کہ وہ غالباً قبل از مسیح ۲۰۰۰-
۲۴۰۰ سالوں کے درمیان موجود تھا۔ دیکھو میڈم بلیوٹسکی
صاحبہ کی تحقیقات غار و جنگل ہندوستان صفحہ ۲۱۴

بیاس اور جیمنی جنکو ہوئے کسی طرح بھی چار ہزار سے کم عرصہ
نہیں گذرا بلکہ زیادہ وہ بھی اپنے شاستروں میں ویدوں کے
الہام کے قایل ہیں۔ چنانچہ بیاس جی اپنے ویدانت کے سوتر
۳ میں فرماتے ہیں کہ ویدوں کا آدی کارن ہونا بھی برھم کی
ہستی کا ثبوت ہے کیونکہ ایسے جامع علوم باطنی و ظاہری گیان

کسی انسان سے نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ الپگیہ ہے اسپر تفسیر کرتے
ہوئے عرصہ ۲۲۰۰ برس کا گذرا کہ شنکر چارج جی فرماتے ہیں
"جو انیک ودیا کے مخزن اور پرکاش یکت سب ارتھوں کے
پرکاش کرنے والے سروگیہ ایشر کے گیان رگ۔ یجر۔ سام۔
اتھرو۔ وید ہیں انکا کارن برہم ہے کیونکہ ایسے سرب گنوں
(جامع جمیع صفات کاملہ) سے یکت ویدوں کا بغیر سروگیہ (عقل کل)
ایشر کے اور کسی سے ہونا ناممکن ہے کیونکہ وید سب پدارتھوں
کو آفتاب کی طرح ظاہر کرتے ہیں اور سب ودیاؤں کا مول ہیں"
بھارت میں بھی ویدوں اور راماین اور منوسمرتی کا ذکر ہے لیکن منو
و راماین اور ویدوں میں بھارت کا ذکر نہیں اور نہ منو میں راماین کا
(دیکھو بھارت آدی پرب ادھیا ۱۷ اشلوک ۲۲)
راماین جو مہابھارت سے بہت پہلے کی کتاب ہے اُس میں بھی ویدوں کا
ذکر ہے (بال کانڈ سرگ پہلا شلوک ۱۴
ہم واضح شہادتوں سے ثابت کر چکے ہیں کہ وہ آٹھ لاکھ برس سے پرانی
ہے۔ پس وید راماین سے بہت ہی پرانی ہے (بال کانڈ سرگ ۵ اشلوک ۲)
منوسمرتی جو راماین سے بہت ہی پرانی ہیں کیونکہ منو کا راماین
میں ذکر ہے (دیکھو کشکندھا کانڈ سرگ ۶۲)

میں ویدوں کے سوا کسی گرنتھ کا ذکر نہیں۔ اور ویدوں کا ایک دو جگہ کیا بلکہ تمام منوسمرتی اُسی سے بھری ہوئی ہے اور منو کا زمانہ ہم تاریخ دنیا حصۂ اول میں ثابت کر چکے ہیں۔ پس وید منو سے پُرانے ہیں۔

اور سوریہ سدھانت میں نہ منو کا نام ہے اور نہ راماین وغیرہ کا نہ کسی اور کا اپنا سموت اُسنے لکھا ہے لیکن ویدوں کو سورج سدھانت نے بہت قدیم مانا ہے۔ یہاں تک تو ہم نے کتابی شہادتیں دیں کہ وید کیا بلحاظ تحریر اور کیا بلحاظ تعلیم اور مذہب کے سب سے پُرانی ہے اور جہاں تک شہادت مل سکتی ہے اُس سے پرانی ہے۔ باقی آئندہ

یادداشت

وراہ مہر وراہی سنگتا میں اور کالی داس جیوتر ودابھرن میں اور کلہن راج ترنگی میں لکھتے ہیں کہ یُدھشٹر کے سمے میں سپت رشی منڈل مگھا نکشتر میں تھا (ہم نے وہ شلوک جلد اول میں لکھدیا ہے) سپت رشیوں کے حساب سمجھنے کے واسطے یہ قاعدہ ہے

सप्तर्षीणां च यो: दृश्यते उदितौ दिवि। तयो
स्तु मधु नक्षत्रं दृश्यते यत् समं निशि: ते
न सप्तर्षयो युक्ता स्तिष्ठन्त्यब्दशतं नृणां।
हेतुपरीक्षितेकाले मघास्वासन्द्विजोत्तम

ترجمہ - سپت رشی منڈل کے پورب طرف میں جو دو نکشھتر دیکھ پڑتے ہیں انکو پلبھ اور کرِتو لکھتے ہیں ان دو نکشھتروں میں اشونی آدے جو نکھشتر دیکھ پڑتے ہیں اُس نکھشتر میں سپت رشی منڈل سو سال رہتے ہیں -

رامائن

یہ سنسکرت نظم کا ایک نامی گرامی تاریخی پستک ہے اس کے مصنف بال میک جی نے مہاراجہ رام چندر والئے اجودھیا کی ایک ضخیم اور مفصل تاریخ لکھی ہے یہ بہت جگہ طبع ہوئی اور اس کے قلمی نسخے بھی اکثر ملتے ہیں مگر اس میں شلوکوں کا بہت اختلاف ہے - خود ایک قلمی کا دوسرے سے - اور ایک مطبوعہ کا دوسرے سے بہت فرق ہے شیومت اور وشنومت کے جھگڑے نے اس میں بہت کچھ گڑبڑ کردی مگر جہاں تک اس میں اصلی تاریخ کا تعلق ہے کوئی گڑبڑ معلوم نہیں دیتی - رامائن اسوقت بہ تفصیل ذیل ملتے ہیں

بال میکی رامائن آدی رامائن مول رامائن ہنومان ناٹک تلسی رامائن ادبھت رامائن جوگ بشسٹ مہارامائن مگر سب کے اصل بال میکی رامائن ہے کوئی اُس سے پہلے کے نہیں سب سے

اول بال میک اور آخری تلسی کرت ہے جو اکبر شاہ کے عہد میں بنائی گئی
جو رام چندر بال میک کے وقت تھے وہ تلسی داس کے وقت نہیں
رہے بال میک کے وقت وہ ایک بہادر راجا اور شور بیر انسان تھے
اور تلسی داس کے وقت وہ تمام دنیا کے پرمیشر ٹھیرائے گئے -

ادبھت راماین تو فی الحقیقت فسانہ عجائب ہے اُسکا نام ادبھت
خود ہی ادبھت ہے - جوگ بششٹ تو ۷۰۰-۸۰۰ سو سال سے پُرانی ہرگز
نہیں یہ کسی شنکراچارج کے چیلے کی تصنیف ہے جیسے کہ رام تاپنی
وگوپال تاپنی اپنشد - دارا شکوہ نے اسکا فارسی میں ترجمہ کیا ہے

راماین موجودہ میں ۷ کانڈ ہیں حالانکہ اس کے دیباچہ میں
صاف لکھا ہے کہ اس کے چھ کانڈ ہیں ساتواں اُتر کانڈ کسی نے
پیچھے سے ضمیمہ لگا دیا - بقول ایک لائق مورخ کے اُتر کانڈ تو
فی الحقیقت اتر کانڈ ہی ہے رامایں سے اس کا کوئی تعلق نہیں"
بابو ہرشچندر مرحوم بنارسی بھی لکھتے ہیں کہ اُتر کانڈ کے ۹۴
سرگ میں یہ لکھا ہے کہ اُتر کانڈ بہارگو رشی نے بنایا ہے یہ بھی
ایک اشچرج کی بات ہے اس واکیہ سے تو انگریزی ودوانوں کا
سدھانت سدھ ہوتا ہے" (صفحہ ۱۰ مطبوعہ بانکی پور)

رامایں چھ کانڈ میں بالکل سماپت ہوگئی آدی کانڈ میں رام چندر جی کا

جنم اور انت کے یُدھ کانڈ میں اُنکی مرتیو لکھی ہے اور بڑی عمدگی سے مضمون کو ختم کیا پھر نہیں معلوم کہ اُتر کانڈ کی کیا ضرورت ہے اور وہ کیوں مانا جاوے ۔

پروفیسر گریفتھ صاحب فرماتے ہیں "راماین ۷ کانڈوں میں تقسیم کی گئی ہے لیکن شاعری کا وہ ڈھنگ چھٹے کانڈ میں ہی ختم ہوتا ہے اور یہ وشواس کرنے کی بڑی دلیل ہے کہ ساتواں کانڈ پیچھے کسی کی ملاوٹ ہے" (دیکھو انکی انگریزی راماین کا دیباچہ)

پس راماین کے کل چھ کانڈ بہ تفصیل ذیل ہیں ۔

نمبر شمار	نام کانڈ	تعداد سرگ	شلوک	پرکھپت
۱	بال کانڈ	۰	۲۲۵۰	۱۵۰
۲	اجودھیا کانڈ	۰	۴۳۵۰	۵۰
۳	ارنیہ کانڈ	۰	۲۳۵۰	۵۰
۴	کسکندھا کانڈ	۰	۲۳۵۰	۵۰
۵	سندر کانڈ	۰	۲۷۵۰	۱۵۰
۶	یُدھ کانڈ	۰	۵۷۳۲	۱۳۲
میزان	۶	۰	۱۹۷۸۲	۵۸۲

مشہور و مسلم عقلا بات یہ ہے کہ راماین کے کل ۱۸ ہزار شلوک ہیں
اس حساب سے ایک ہزار سات سو بیاسی شلوک زیادہ ہیں اسکا سن
تصنیف راماین میں اس کے سوا نہیں ہے کہ رام چندر جی چیت کے
مہینہ - نومی کی تتھہ - شکل پکش - پونربس نکھشتر پانچ گرہ اپنی اوچ
استھان میں استھتہ کرک کے لگن میں - برھسپت چندرمان کی
سہت تھی - تب وہ اپتن ہوئے "

(دیکھو راماین بال کانڈ سرگ ۱۸ شلوک ۷ - ۱۲) چنانچہ ابھی تک
آریہ ورت میں اس روز یعنی رام نومی کو ہندو لوگ مقدس روز
خیال کرتے ہیں مگر بھارت میں لکھا ہے

त्रेताद्वापरयोःसन्धौ रामःशस्त्रभृतांवरः।
असकृत्पार्थिवंक्षत्रंजघानामर्षचोदितः॥ भारत प० १ अ० २ श्लो० ३

ترجمہ تریتا اور دواپر کے سندھی میں شسترد ھاریوں میں
سریشٹ رام ہوئے جنہوں نے ظالم راجاؤں اور دشٹوں کو مارا
اور ست ارتھ کا پرچار کیا -

راماین کا زمانہ بعض انگریز مورخ یہاں تک کم کر دیتے ہیں کہ
اسکو بھارت سے پیچھے کا بتلاتے ہیں - مگر ہم اسکو تعصب کے سوا کیا
کہہ سکتے ہیں - خود مہابھارت میں اُنکا ہونا دواپر اور تریتا کی ۔ ھی

میں لکھا ہے۔ اور بطور مثال اُنکی رامائن کا خلاصہ بھی لکھا ہے صرف
اسی پر بس نہیں بلکہ جہاں وجی ٹیبرین گذشتہ راجاؤں کی فہرست دی
ہے وہاں مہاراجہ رام چندر جی کا بھی نام مبارک موجود ہے پس کسی طرح
دونوں ہم عہد نہیں اور نہ رامائن کا زمانہ الٹا بھارت کے بعد ہے
ناظرین آپ انگریزی مورخوں کے تعصب پر غور کریں؟

پادری ٹیلی صاحب لکھتے ہیں کہ رامائن اور رام چندر جی کا زمانہ
۹۵۰ برس قبل مسیح ہے۔

کرنیل ٹاڈ صاحب فرماتے ہیں کہ رام چندر جی مسیح سے ۱۱۰۰
برس پہلے گذرے ہیں۔

گوری سیو سابق مترجم رامائن لکھتے ہیں کہ میرے خیال
میں رام چندر جی مسیح سے ۱۳۰۰ برس پہلے ہوئے (والیم ایک کا دیباچہ)

ولکفرڈ صاحب کی بھی یہی رائے ہے کہ رام چندر جی مسیح سے
۱۳۰۰ برس پہلے ہوئے۔

ایک اور مورخ فرماتے ہیں کہ رام چندر کا زمانہ سنہ عیسوی
سے ۱۸۰۰ برس پہلے تھا۔

سر ولیم جونس فرماتے ہیں کہ رامائن مسیح سے ۲۰۲۹ سال
پہلے لکھی گئی

ہم تاریخ دنیا جلد* میں ثابت کر چکے ہیں کہ بھارت کا زمانہ ۴۳۳۴ سال کے قریب ہے پس راماین اُس سے بہت ہی زیادہ ہے - یعنی رام چندر جی تریتا اور دواپر کے سندھی میں ہوئے اس حساب سے دواپر کے ۸۶۴۰۰۰ سال - کل یگ کے آجتک ۴۹۹۴ - میزان کل ۸۶۸۹۹۴ سال

آریہ ورت کے سارے جوتشی بالاتفاق کہتے ہیں کہ رام چندر جی کو ہوئے ۸ لاکھ برس گذر چکے ہیں - یہ صرف جوتشی لوگوں کا خیال نہیں بلکہ زمانۂ حال کے مشہور فاضل و مترجم راماین مسٹر گریفتھ صاحب پرنسپل بنارس کالج فرماتے ہیں "راماین اور الیڈ جیسی کتابوں میں ہمیں اپنے خیال سے معلوم ہوتا ہے کہ وے نہایت ہی پرانے زمانہ کی دنیا سے سمبندھ رکھتے ہیں جیسے کہ بمبئی شہر کے کسی گھر میں ہم گھسے ویسے ہی ہم اِن میں گھستے ہیں گو بہت سے رنگ ابتک بھی تازہ معلوم ہوتے ہیں اور ایسا بربادی کا نشان ہم کو کوئی بھی نظر نہیں آتا جو کہ اُس زمانہ کو یاد دلائے لیکن ہمیں معلوم ہوتا ہے کہ نہ تو وے ہمارے عہد کے ہیں اور نہ ہمارے باپ دادوں کے عہد کے - بلکہ ہمارے اور ہمارے مدعا یعنی راماین کے درمیان زمانوں کا سمندر یعنی نہایت ہی بیشمار زمانہ پڑا ہوا ہے" (دیباچہ راماین انگریزی)

نوٹ - ہمنے تاریخ دنیا جلد اول صفحہ ۱ پر یدھشٹری سمت لکھا ہے +

اشٹادھیائی

یہ ویاکرن کا گرنتھ ایک مشہور و معروف فاضل پانینی منی کی تصنیف ہے یہ تمام سوتروں میں ہے اسکا زمانہ بہت پرانا ہے۔ اس کے نام سے ظاہر ہے کہ وہ آٹھ ادھیاؤں میں تقسیم ہے۔

	ادھیا اول		ادھیا دوم		ادھیا سوم		ادھیا چہارم		ادھیا پنجم		ادھیا ششم		ادھیا ہفتم		ادھیا ہشتم	
	پاد	سوتر	پاد	سوتر	پاد	سوتر	پاد	سوتر	پاد	سوتر	پاد	سوتر	پاد	سوتر	پاد	سوتر
	۱	۸۸	۱	۷۲	۱	۱۵۰	۱	۱۷۸	۱	۱۳۶	۱	۲۲۳	۱	۱۰۳	۱	۷۴
	۲	۷۳	۲	۳۸	۲	۱۸۸	۲	۱۴۵	۲	۱۴۰	۲	۱۹۹	۲	۱۱۸	۲	۱۰۸
	۳	۹۳	۳	۷۳	۳	۱۷۶	۳	۱۶۸	۳	۱۱۹	۳	۱۳۹	۳	۱۲۰	۳	۱۱۹
	۴	۱۱۰	۴	۸۵	۴	۱۱۷	۴	۱۴۴	۴	۱۶۰	۴	۱۷۵	۴	۹۷	۴	۶۸
میزان	۴	۳۶۴	۴	۲۶۸	۴	۶۳۱	۴	۶۳۵	۴	۵۵۵	۴	۷۳۶	۴	۴۳۸	۴	۳۶۹

اشٹادھیائی میں ادھیا ۸ - پاو ۳۲ - سوتر ۳۹۹۶ ہیں -

त्रीणिसूत्रसहस्त्राणितथानवशतानिच।

षट्सहस्रवतिसूत्राणि पाणिनिः कृतवान्स्वयम्

ترجمہ - یعنی تین ہزار اور ۹ سو ۹۶ سوتر پانینی نے خود بنائے ہیں۔
(دیکھو بوٹلنک کی پانینی اڈیشن - جلد ۲ صفحہ ۱۹)

لیتھبرج صاحب فرماتے ہیں - پانینی جو علم سنسکرت کے صرف و نحو میں ایک نہایت عالم و فاضل گذرا ہے اس کا ویاکرن بڑا مشہور ہے اور یہ خیال کرتے ہیں کہ پانینی بودھ مذہب کے بانی بُدھ سے کچھ پیشتر گذرا ہے۔ (مختصر تاریخ ہند صفحہ ۲۳۷)

اس کی تردید ہم تاریخ دنیا جلد اول میں کر چکے ہیں - کہ یہہ اعتراض سراپا فضول ہے -

حکیم بھاسکر آچارج کا زمانہ

اس مشہور و فاضل حکیم کی بنائی ہوئی کتب ذیل ہیں -
سدھانت شرومنی گول ادھیائی بیج گنت - کرن کتھوہل لیلاوتی یہ نامور حکیم ۱۰۶۰ء شالباہن کے قریب ملک دکھن کے بیدر شہر میں بخانہ مہیشر برھمن کے متولد ہوا اس کی بابت لیتھبرج صاحب فرماتے ہیں "نجوم کے علم میں ایک اور مصنف بھاسکر آچاریہ نام ۱۱۱۴ء کے قریب مقام بیدر علاقہ دکھن میں پیدا ہوا کہتے ہیں کہ

اُسنے علم ریاضی کا ایک ایسا مسئلہ دریافت کیا تھا جو زمانۂ حال کے ریاضی دانانِ یورپ کے مسئلہ جزئیات سے بہت مشابہ ہے"

(تمتہ اول صفحہ ۲۳۴)

اس کی بنائی ہوئی کتاب لیلاوتی کا ترجمہ مشہور فاضل فیضی نے بعہد اکبر بادشاہ کے کیا ہے جس کے دیباچہ میں وہ لکھتا ہے "مؤلف این کتاب حکیم نامور بھاسکر اچارج است کہ در حکمت ریاضی بےنظیر عہد خود بود و مولد و موطنش شہر بدر است از بلاد دکھن - اگرچہ تاریخ تالیف این کتاب معلوم نیست اما کتابے دیگر دارد در اعمال استخراج تقویم و دقایق اسرار تنجیم موسوم بہ کرن کتھول करणकुतूहल و آنجا تاریخ تالیف او نوشتہ کہ یک ہزار و یک صد و پنج سال بود از تاریخ شالباہن کہ در ہندوستان متعارف بود از آں سال تا امسال کہ سی و دوم سال از تاریخ الہی است موافق بہ سال ہشصد و نود و پنجم از تاریخ قمری سہ صد و ہفتاد و دو سال گذشتہ بود" (دیباچہ لیلاوتی صفحہ ۲ موجود لائبریری آریہ سماج مظفر گڈھ)

کرن کتھول میں بھاسکر آچارج جی نے اپنے پتا کا نام مہیشر महेश्वरात्मजः لکھا ہے اور سال تصنیف سمت ۱۱۰۵

شالباہن مندرج ہے۔ لیلاوتی نام گرنتھ اُس نے اپنی پیاری
بیٹی کے نام پر تصنیف کیا اور بعضوں کا خیال ہے کہ خود اُس کی
بیٹی نے تصنیف کیا۔

پنچ تنتر وہت اُپدیش یہ گرنتھ راج نیت کا ہے اس میں
ارجا نند (جسکا وزیر ورروچی تھا) کا ذکر ہے (دیکھو تنتر ہ۔
کتھا، صفحہ ۲۹۶ مطبوعہ کلکتہ)

مہاراجہ چندرگپت اور چانک رشی کے نیتی کا بھی اس میں ذکر
ہے (دیکھو کتھا کا آغاز صفحہ ۵)

نند اور چندرگپت اور چانک کا زمانہ ظاہر ہے پس یہ گرنتھ
ان کے بعد بنایا گیا۔ بکرم کا اس میں بالکل ذکر نہیں اور نہ اُس کے
کسی فاضل نورتن کا۔ بنابراں معلوم ہوتا ہے کہ بکرم سے پہلے
بنایا گیا۔

نوشیرواں (کسریٰ) بادشاہ ایران کے حکم سے ۵۳۱ء
و ۵۷۹ء مطابق سمت ۵۸۸ و سمت ۶۳۶ بکرمی میں برزویہ حکیم نے
اسکا ترجمہ پہلوی میں کیا۔ اور پھر دنیا کی تمام مشہور زبانوں
میں ترجمہ ہو گیا

اس کے مصنف کا نام وشنو شرما ہے جو بعہد راجا امرشکتی المعروف

سو درشن کے گذرا ہے یہ مہلاپور نام نگرمان متعلقہ علاقہ دکھن کا راجا تھا - اسی کا خلاصہ ہت اپدیش ہے - شاہنامہ میں بھی فردوسی نے اس کا ذکر کیا ہے

مُدراراکھسناٹک - اس میں اُس انقلاب سلطنت کا ذکر ہے جس میں مگدہ کے خاندان نند کی جگہ چندرگپت وہاں کا راجا ہوگیا پہلے وزیر کو جو نند کے ساتھ سازش کرکے خود راجا بننا چاہتا تھا پنڈت چانک جی کے حکمت عملیوں سے شکست فاش ملی اور چندرگپت گدی پر بیٹھا - مشہور فاضل بساکھ دت نے چانک جی کی خاطر کے واسطے اسے تصنیف کیا - اسکا زمانہ تصنیف مسیح سے تین سو برس پہلے ہے غرضیکہ چندرگپت کی سلطنت کا آغاز اور اس کی تصنیف کا زمانہ ایک ہی ہے (دیکھو تاریخ ہند صفحہ ۲۳۷ تتمہ اول)

چندرگپت اس نے چوبیس برس یعنی سنہ ۳۱۵ سے ۲۹۱ برس قبل مسیح تک بڑی شان وشوکت سے سلطنت کی" (مختصر تاریخ ہند صفحہ ۳۶)

"گرہ لاگھو" ग्रहलाघव یہ گرنتھ جوتش کے متعلق ہے - ۲۴۴۱ شالباہن میں یہ گرنتھ بنا ہے - शाकेशाहनकल

دو تاجک" یہ گرنتھ پنڈت نیل کنٹھ جی جوتشی کا مصنفہ ہے اور پھلت کے متعلق ہے اسکا سال تصنیف سمت ۱۵۰۹ شالباہن ہے۔

"مُھورت چنتامنی" یہ گرنتھ اور اُسکے مصنف پنڈت گنیش دیوجی کے رچت جاتکا النکار و جاتک بھرن باہمی قریب زمانہ کے ہے اسکا مصنف پنڈت نیل کنٹھ کا چھوٹا بھائی تھا مھورت چنتامنی سمت ۱۵۲۲ شالباہن میں۔ اور جاتکا النکار سمت ۱۵۳۵ شالباہن میں تصنیف ہوا۔

دن اور رات کا اندازہ جاننے کا صحیح قاعدہ

جس سمہ سورج طلوع ہو اُسکو اگر دُگنا کیا جاوے تو حاصل ضرب راتری کا پرمان ہے۔ اور جس سمہ سورج غروب ہو اُسکو اگر دُگنا کیا جاوے تو دن کا پرمان ہے مثلاً اگر سورج ۵ بجے طلوع ہو تو رات کا اندازہ ۱۰ گھنٹہ ہوگا اور اگر سورج ۶½ غروب ہو تو دن کا پرمان ۱۳ گھنٹہ ہوگا۔

پوران کس نے بنائے

ہمارے بھولے بھالے ہندو بھائی یہ سمجھے بیٹھے ہیں کہ اٹھارہ۱؎ پوران اور اٹھارہ اُپ پوران ویاس جی نے بنائے ہیں جو پراشر کے فرزند اور مہاراج یدھشٹر کے وقت میں موجود تھے جنکو آجتک [illegible] سال ہوتے ہیں۔ اس میں وہ پرمان دیا کرتے ہیں کہ अष्टादश पुराणानां कर्ता सत्यवतीसुतः یعنی اٹھارہ پرانوں کے مصنف ستوتی کے بیٹے بیاس ہیں۔ مگر پورانوں کے مطالعہ سے ظاہر ہوتا ہے کہ نہ یہ خیال اُنکا درست ہے اور نہ یہ سنسکرت واک۔

یہ خیال دور کرنے کے واسطے ہم اپنی برسوں کی تحقیقات کردہ ذخیرہ سے مندرجہ ذیل ثبوت پیش کرتے ہیں۔ امید کہ دھرم کے شائقین اور

۱؎ پرانوں کے نام - مارکنڈے پوران - بھوشت پوران - بھاگوت پوران - برہم ویورت پوران - برہمانڈ پوران - شیو پوران - وشنو پوران - وراہ پوران - لنگ پوران - پدم پوران - نارد پوران - کورم پوران - اگنی پوران - متسیہ پوران - برہم پوران - وامن پوران - سکند پوران - گروڑ پوران -

اُپ پورانوں کے نام - آدی - نرسنگھ - وایو - شیو دھرم - درواسا - کپل - نارد - نندکیشور - شکر - اُشنس - ورن - سامبو - کالکی - مہیشور - پدم - دیو - پراشر - مریچ - بھاسکر -

تاریخ کے شایق پکشپات چھوڑ کر اسے مطالعہ فرماویں گے

ثبوت اوّل - سارے ودوانوں کی اس بارے میں ایک رائے ہے کہ اٹھارہ پوران مہابھارت سے پیچھے تصنیف ہوئے - اور یہ بھی جانتے ہیں کہ شکدیو جی نے بھاگوت راجہ پریکھشت کو سنایا تھا - اور تاریخ سے معلوم ہوتا ہے کہ کیرو اور پانڈو کے یدھ کے بعد فتحیاب مہاراجہ یدھشٹر تخت نشین ہوئے انہوں نے ۳۶ سال ۸ مہینہ اور ۲۵ دن راج کیا - یدھشٹر کی وفات پانے پر راجہ پریکھشت گدی نشین ہوئے جنہوں نے ساٹھ برس راج کیا - بھاگوت میں لکھا ہے کہ راجا پریکھشت کے آخری دنوں میں جب اسے سانپ نے کاٹا تب اسے شکدیو نے بھاگوت سنایا دیکھو (بھاگوت سکندھ ادھیا)

مگر مہابھارت کے شانت پرب ادھیا ۳۳۲ اور ۳۳۳ سے ثابت ہے کہ جب لڑائی ختم ہوئی اور بھیشم جی کے انت سمے یدھشٹر ان سے اپدیش سننے گئے تب انہوں نے شکدیو جی کا اس طرح ذکر کیا کہ بہت برس گذرے سکھدیو جی مر گئے وہ یوگی پرش اور ویاس جی کے فرزند تھے انکے مرنے پر ویاس جی کا غمناک ہونا بھی لکھا ہے - یدھشٹر اس طرح پوچھتے ہیں کہ گویا انہوں نے دیکھا بھی نہیں اور اسوقت راجا پریکھشت حمل میں تھے - اب جائے غور ہے کہ جب

پریکشت کے جنم سے پہلے ہی شکدیو جی مر گئے تھے تو انکا ۹۶ سال بعد آنکر بھاگوت سنانا کس قدر صریح جھوٹھ ہے۔ اسجگہ دیوی بھاگوت کے مترجم کا لکھنا بالکل صحیح معلوم ہوتا ہے کہ اصل میں یہ بھاگوت بوپ دیو برادر جے دیو نے بنائی ہے (دیکھو دیباچہ دیوی بھاگوت)

پس صاف ظاہر ہے کہ نہ پریکشت نے سنی۔ اور نہ شکدیو نے سنائی اور نہ بیاس اسکے مصنف ہیں

اور بوپ دیو۔ مہا راجہ بھوج کے عہد میں یعنی سمت ۱۱۴۵ وکرمی میں ہوا۔ جن آدمیوں نے بوپ دیو کرت مگدہ بودہ ویاکرن کا مطالعہ کیا ہے وہ صاف شہادت دیتے ہیں کہ مگدہ بودہ اور بھاگوت کا کرتا ایک ہی ہے۔

ثبوت دوم - اٹھارہ پرانوں میں بودہ کو وشنو کا اوتار قبول کیا ہوا ہے۔ اور جس عبارت میں یہ ذکر ہے اُس میں صیغۂ ماضی معلوم ہوتا ہے نہ کہ مستقبل۔ اور جو بُدہ کے اوضاع واطوار بیان کئے ہیں۔ وہ زمانہ بُدہ کے حالات سے ٹھیک ملتے ہیں (دیکھو شیو پران پورب اردہ۔ کھنڈ پانچواں۔ ادھیائے ۴ سے ۹ تک۔ اور بھاگوت اسکندہ۔ ادھیا) اور آرسی دت اپنی ھسٹری میں لکھتے ہیں وشنو پوران کی تیسرے حصہ کے آخری ادھیا

ہیں بودھوں اور جینیوں کے مذہب کی تردید ہے (جلد ۳ صفحہ ۲۹۶)

اور پرم پوران میں بھی بودھ مت کا ذکر ہے

दैत्यानां नाशनार्थाय विष्णुना बुद्धरूपिणा।
बौद्धशास्त्रमसत्प्रोक्तं नग्ननीलपटादिकम्॥

مگر مورخوں نے پرانے نشانات - یادگاروں - میناروں - بودھ مندروں کے کتبوں - اور آریہ ورت - لنکا - برھما - چین + تبت کی کتابوں اور عجائب گھر کے بتوں سے ثابت کیا ہے کہ بدھ بکرماجیت سے ۶۱۴ برس پہلے ہوا اور ۸۰ برس زندہ رہکر مر گیا جس کو آجتک دو ہزار پانسو برس ہوئے اور بیاس جی کو چار ہزار تین سو برس - اس حساب سے بدھ بیاس جی سے تقریباً دو ہزار برس پیچھے ہوئے بنا بریں بیاس پورانوں کے مصنف نہیں ہیں -

ثبوت سوم - سوامی شنکر اچارج مشہور دکھنی برھمن رامانج سے بہت پہلے گذر چکے ہیں کیونکہ رامانج نے شنکر بھاشی اور شنکر مت کا اچھی طرح کھنڈن کیا ہے اور یہ بھی ذکر کیا ہے کہ انکو گذرے بہت مدت ہو چکی ہے اور انکا مت ادویت واد زور وشور سے پھیلا ہوا ہے - اور ہم اسی کتاب میں ثابت کر چکے ہیں کہ شنکر آچارج کو ہوئے دو ہزار دو سو برس کے قریب گذرے ہیں اور یہ بھی ظاہر ہے کہ عموماً ہندو شنکر آچارج کو مہا دیو کا اوتار

مانتے ہیں اور انکا ہونا بودھ مت سے کسی طرح بھی پہلے نہیں کیونکہ انہوں نے
بودھ مت کا کھنڈن کیا۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ شنکر آچارج نے مت میں
سارا جگت مایا اور وہ اپنے آپ کو برہم کہتے تھے۔ اب پدم پران میں
پاربتی جی کو مہادیو کہتے ہیں (دیکھو سانکھ شاستر۔ ٹیکا وگیان بکشو
کی بھومکا صفحہ ۵۹۹

मायावादमसच्छास्त्रं
प्रच्छन्नं बौद्धमेव च। मयैव कथितं देवी कलौ
ब्राह्मणरूपिणा॥ अपार्थं श्रुतिवाक्यानां दर्शी
यल्लोकगर्हितम्। कर्मस्वरूपत्याज्यत्वमत्र
च प्रतिपाद्यते॥ सर्वकर्मपरिभ्रंशान्नैष्क
र्म्यं तत्र चोच्यते। परात्मजीवयोरैक्यं मया
त्र प्रतिपाद्यते॥ ब्रह्मणोऽस्य परं रूपं निर्गु
णं दर्शितं मया। सर्वस्य जगतोऽप्यत्र मोह
नार्थं कलौ युगे॥ वेदार्थवन्महाशास्त्रं मा
यावादमवैदिकम्। मयैव कथितं देवि! ज
गतां नाशकारणात्॥ पद्म० उ० २०७

ترجمہ۔ جس میں مایا کا خاص ذکر ہے ایسا جو جھوٹھا شاستر (در پردہ بودھ)
ہے وہ میں نے ہی (خود) کل یگ میں برہمن کا روپ دھار کر لکھا ہے۔ جس میں
ویدک شرتیوں کا الٹا ارتھ کیا گیا ہے تاکہ وید کی نندا ہو اور جس میں
کرموں کو بالکل چھوڑ دینے کا ذکر ہے۔ اور جس میں سرب کرموں سے
رہت کو ہی نش کرم کہا ہے اور ساتھ پرماتما اور جیو کی ایکتا بھی کر دی ہے،

جس میں پار برھم کو بالکل گنون سے رہت کہا ہے وہ میں نے جگت کے

ناش کے واسطے کل یگ میں ویدارتھ کی طرح پر ظاہر ہو اس مخفی

غرض کو پورا کرنے کے واسطے (مگر اصل میں ویدک نہیں) اسے

دیوی رچا ہے۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ پدم پوران بودہ مت اور شنکر اچارج

کے پیچھے بنا ہے دو ہزار برس سے پورانا نہیں پس کسی طرح بیاس کی

تصنیف نہیں ہو سکتا۔ کیونکہ شنکر آچارج کی تصنیفات میں ۱۸

پورانون کا نام ہرگز مندرج نہیں۔ اور اسی طرح کورم پوران ادھیا

۳۰ میں شنکر سوامی کا ذکر ہے (دیکھو پرشٹ پادکا بھاش مطبوعہ

بنارس ۱۸۵۸ع کا حاشیہ صفحہ ۲۳)

ثبوت چہارم۔ متس پوران میں نرواہن دت یعنی مہاراجہ

وکرماوت جی کا نام موجود ہے اور اُنکے پر سوارتھ کا بھی ذکر ہے

پس یہ پوران ۱۹۵۰ برس سے اسطرف کا بنایا ہوا ہے

ثبوت پنجم۔ رامانج وشنوون کے آچارج جنہوں نے

وشنومت چلایا سمت ۱۱۰۰ بکرمی کے چیت شدی کو کیشو کے گھر پیدا

ہوئے۔ انہوں نے شنکھ۔ چکر۔ گدا۔ پدم کا داغ اپنے مریدوں کو

لگانے کا حکم دیا ان سے پہلے اس طرح کا کہیں ذکر نہیں۔ لیکن اس مت

کی تردید لنگ پوران میں موجود ہے

शंखचक्रतापयित्वा यस्य देहः प्रदह्यते।
सजीवन्कुणपस्त्याज्यः सर्वधर्मबहिष्कृतः

ترجمہ جس کے جسم پر تپا کر شنکھ - چکر کے نشانات لگائے گئے ہیں وہ زندہ مثل مردہ کے تمام دھرم کاموں سے خارج کر کے الگ کر دینے کے لائق ہے

مسٹر آرسی دت اپنی ھسٹری میں لکھتے ہیں کہ پدم پوران میں سنکھ چکر لگانے کا ذکر ہے یہ سب باتیں محمدیوں کے ہندوستان میں آنے کے پیچھے داخل ہوئیں۔ ڈاکٹر ولسن صاحب کی یہ راے ہے کہ اس پوران کے آخری حصے مسیح کی پندرھویں یا سولھویں صدی میں لکھے گئے" (جلد ۳ صفحہ ۲۹۶)

چونکہ لنگ پوران اور پدم پوران بھی ۱۸ پورانوں میں ہیں بنا براں یہ پوران گیارھویں صدی سے اس طرف کے تصنیف ہیں یا بیاس کے بنائے ہرگز نہیں ہو سکتے۔

ثبوت ششم وایو پوران کے ایک لنگ مہاتم میں باپا راجا چتوڑ کا نام موجود ہے اور یہ بھی ظاہر ہے کہ باپا سنہ ۶۰۰ع میں ہوا یہ باپا راجا مسلمان ہو گیا تھا پس وایو پوران سنہ ۶۰۰ع سے

پہلے کا ہرگز نہیں۔

ثبوت ہفتم جگن ناتھ کا مندر سمت ۱۲۳۱ بکرمی میں اڑیسہ کے راجا اننگ بھیم دیو نے بنایا تھا اس سے پہلے نہیں تھا اور مندر پر بھی یہ سموت لکھا ہوا ہے اس میں سب مورخوں کی رائے متفق ہے لیکن مندر کا مہاتم اسکند پوران میں لکھا ہے (دیکھو اس پوران کا اوکل کانڈ) اور آرسی دت لکھتے ہیں کہ برہم پوران میں بھی جگن ناتھ کے مندر کا ذکر ہے (اُن کی ہسٹری ان شنٹ انڈیا جلد ۳ صفحہ ۲۹۵ و ۳۰۱) بنابراں اسکند پوران و برہم پوران سمت ۱۲۳۱ سے پیچھے بنائے گئے کسی طرح بیاس کے بنائے ہوئے نہیں ہیں۔

ثبوت ہشتم۔ توزک جہانگیری میں جہانگیر بادشاہ لکھتے ہیں کہ میرے باپ کے زمانہ میں امریکہ سے ایک پادری آلو۔ تمباکو۔ گوبھی یہ تینوں چیزیں لایا تھا اُس سے پہلے اس دیش میں نہیں تھیں۔ (دیکھو توزک اور تمام مورخ بھی اس بات پر متفق الرائے ہیں۔ لیکن برہمانڈ پوران میں لکھا ہے

प्राप्तेकलियुगेघोरेसर्ववर्णाश्रमेतराः।
तमालंभक्षितंयेनसगच्छेन्नरकार्णवे॥

آرتھ اس گھور کلجگ کی پراپتی پر جو تماکو پیتا ہے وہ نرک

کو جاتا ہے اور پدم پوران ادھیا ۲۲ میں لکھا ہے

धूम्रपानरतं विप्रं दानं कुर्वन्ति ये नराः।
दातारो नरकं यान्ति ब्राह्मणो ग्रामशूकरः

ترجمہ۔ جو شخص تماکو پینے والے برھمن کو دان دیتا ہے۔

داتا نرک کو جاتا ہے اور وہ برھمن گاؤں کے سؤر کا جنم

لیتا ہے۔

واضح ہو کہ تماکو امریکہ کی زبان کا لفظ ہے۔ ہندوؤں کے

کسی دھرم شاستر میں تماکو کا نشیدہ نہیں لکھا۔ اور بابا نانک سے

لے کر ہرکشن جی آٹھویں بلکہ تیغ بہادر نویں گدی نشین تک

کسی نے تماکو پینے کا کھنڈن نہیں کیا کیونکہ یہہ اُس زمانہ میں

تازہ تازہ آیا اور ابھی اتنا پرچار بھی نہیں پایا تھا۔ مگر اورنگزیب

بادشاہ کے زمانہ میں دسویں گدی نشیں گوبند سنگھ جی نے

اس کا عام رواج ہوتا دیکھکر اسکا نشیدہ کیا۔ اور اُنکے ہم عہد

جو جو مذہبی فرقہ ہوئے سب اسکا کھنڈن کرتے رہے جیسے اودھو جی

وغیرہ۔ پس پدم پوران اور برھمانڈ پوران دونوں جہانگیر کے

والد اکبر بادشاہ کے زمانہ سے پیچھے بنائے گئے اور یہ تو ظاہر ہے

کہ اکبر بادشاہ نے سمت ۱۶۱۳ بکرمی سے ۱۶۶۳ تک راج کیا۔ پس کسی طرح بیاس جی کی بنائی ہوئی نہیں بلکہ تین سو برس سے ادھر کے بنائے ہوئے ہیں۔

ثبوت نہم۔ پدم پوران کے بھاگوت مہاتم میں لکھا ہے کہ نارد بیاکل ہو کے سنکادک کو ملے اور کہا کہ ملیچھوں نے سومنات۔ بنارس۔ رامیشر۔ متھرا وغیرہ تیرتھوں میں مندروں کو توڑ ڈالا اور آشرموں پر قبضہ کر لیا۔ برہمن اور پوجاری لوگ بڑے دکھی ہیں" (دیکھو اُتر کھنڈ۔ ادھیایا ایک شلوک ۲۷ سے ۳۳ تک مطبوعہ بمبئی)

आश्रमायवनैरुधा०

لیکن سب جانتے ہیں کہ ایسا حال مندروں کا محمود کے وقت سے اورنگ زیب کے وقت تک ہوتا رہا یعنی سنہ ۱۰۰۰ء سے ۱۷۰۰ء تک پس پدم پوران کسی طرح بیاس جی کا تصنیف کردہ نہیں

ثبوت دہم۔ دیوی بھاگوت میں لکھا ہے کہ ایک راجہ کا لڑکا کسی ملیچھ طوائف پر عاشق ہو کر مسلمان ہو گیا اور یہ بات اظہر من الشمس ہے کہ جب مسلمان نہیں آئے تھے تب مسلمانی رنڈیاں بھی موجود نہیں تھیں اور جب مسلمانی طوائفیں نہ تھیں تو انپر کوئی فریفتہ بھی نہ ہوتا تھا اور نہ لوگوں کے دین وایمان غارت ہوتے

تھے - اس سے ظاہر ہے کہ دیوی بھاگوت مسلمانوں کے حملہ سے پیچھے بنا ہے بیاس جی سے اسکا کوئی تعلق نہیں -

ثبوت یازدہم بیاس جی کی مصنفہ ویدانت سوتر - میمانسا کی دیاکھیا - یوگ بھاشں دنیا میں ظاہر ہیں انکا دھرم بھی کسی ودوان سے مخفی نہیں مگر یہ ۱۸ پوران اور اُپ پوران ان گرنتھوں کے بالکل مخالف ہیں انکا مطلب بیاس جی کے تصنیف کردہ گرنتھوں سے نہیں ملتا جس سے صاف ظاہر ہے کہ یہہ پوران بیاس جی کے بنائے نہیں ہیں

ثبوت دوازدہم - اٹھارہ پورانوں میں رشی منی اور دیوتاؤں کی نندا لکھی ہے اور اُن پر منتھیا کلنک لگائے ہیں - جیسے برھما جی پر بیٹی سے ہم بستری کا کلنک - کرشن جی کو کبجا اور رادہکا اور گوپیوں سے بیچار کا کلنک - مہادیو کو رشیوں کی استریوں سے زنا کا کلنک - وشنو کو جلندھر کی استری برندا سے اندر کو گوتم کی استری اہلیا سے - سورج کو کنتی سے - چندرما کو اپنے گورو برھسپتی کی استری تارا سے - وایو اور مہادیو کو کیسری کی استری انجنی سے - ورن کو اگست کی ماتا اربشی سے - برھسپتی کو اپنی بھاوج ممتا سے - وشوامتر کو اردشی سے -

پراشر[12] کو مچھودری سے - بیاس[13] کو داسی سے - دروپدی[14] کو پانچ خاوندوں کا - دیوتوں[15] کو ماس اور شراب کا - بامن[16] اوتار کو چھل اور کپٹ کا - بلدیو[17] کو شرابخوری کا - رام چندر[18] کو نارد کے سراپ سے پیدا ہونے اور بیگناہ سیتا کو گھر سے نکالنے کا وغیرہ وغیرہ کلنک سب رشی منی دیوتاؤں پر لگائے مگر بودھ پر کوئی کلنک نہیں لگایا جس نے ناستک مت دنیا میں پرچار کیا اور پرانوں کی تعلیم کا آخری نتیجہ بھی ناستک بننا ہے اور یہی سبب ہے کہ صدہا برہمن اسوقت تک بھی جینیوں کے مندروں کے پوجاری بنے ہوئے ہیں - بنابراں ظاہر ہے اور عقل شہادت دیتی ہے کہ پرانوں کے تصنیف کرنے والے بودھ مت کے ماننے والے تھے نہ کہ مہاتما بیاس جی -

منو سمرتی میں لکھا ہے

योनधीत्यद्विजोवेदमन्यत्रकुरुतेश्रमम्।सजी
वन्नेवशूद्रत्वमाशुगच्छतिसान्वयः॥मनु॰अ॰२॰

ترجمہ جو برہمن - چھتری - ویش - ویدوں کو نہیں پڑھتا بلکہ دیگر گرنتھوں کی تعلیم میں مصروف رہتا ہے تو وہ زندگی میں ہی قبیلہ سمیت جلدی شودر ہو جاتا ہے - اور جیسا بودھوں نے

پوران بنائے اور ابھی تک ہندوؤں نے اونہیں اپنے مذہبی پستک نہیں تسلیم کیا تھا تب اتیری سمرتی بنی۔ اُس میں لکھا ہے

वेदैर्विहीनाश्च पठन्ति शास्त्रं शास्त्रेण हीनाश्च पुराणपाठाः। पुराणहीनाः कृषिणो भवन्ति भ्रष्टास्ततो भागवता भवन्ति॥ अत्रिस्मृतिः ३८४

ترجمہ۔ وید سے رہت لوگ شاستر پڑھتے ہیں اور شاستر سے رہت پُران پڑھتے ہیں۔ پران سے ناواقف ہل جوتتے ہیں اور سب سے بھرشٹ بھاگوت پڑھتے ہیں۔

اس کے ساتھ ہی پورانوں کا سبب تصنیف بھی ہمیں ہدایت دیتا ہے کہ ہم پورانوں کی تعلیم سے پرہیز کریں کیونکہ لکھا ہے

स्त्रीशूद्रद्विजबन्धूनां त्रयी न श्रुतिगोचरा। कर्मश्रेयसि मूढानां श्रेय एवं भवेदिह। इति भारतमाख्यानं कृपया मुनिना कृतम्॥ भागवत स्कन्ध

ترجمہ۔ استری شودر اور دوجوں کے نوکروں کو ویدوں کا ادھکار نہیں بنابراں انکے واسطے پوران بنائے گئے ہیں۔

پورانوں کی بابت دیگر فضلا کی عموماً رائے ہم یہاں درج کرنا مناسب سمجھتے ہیں۔ پورانوں میں خود غرضوں کی طرف سے یہاں تک تحریف

ہوئی ہے کہ وہ کسی طرح قابل اعتبار نہیں ہے چنانچہ بھوشٹ پوران کے آٹھویں ادھیاپورب بھاگ کے شلوک ۳۴ و ۳۶ میں نانک جی کا اوتار ہونا بھی لکھا ہے جو راجہ رنجیت سنگھ جی کے وقت کی کارستانی ہے

مورخ مارش مین اپنی ہسٹری میں لکھتے ہیں کہ تینتیس کروڑ دیوتا بدھ مذہب کے خارج ہو جانے کے بعد پورانون کے حکم کے بموجب ہندوؤں کی پرستش میں داخل ہوئے اور ان پورانون میں پرانے سے پرانے ایک ہزار برس اور نئے سے نئے سات یا چارسو برس کے ہیں (صفحہ ۶۳ سنہ ۱۸۶۹ء)

چونکہ پورانوں میں مسلمانوں کی فتح کے بعد بہت ساری تبدیلیاں کی گئی ہیں۔ اسلئے وہ اسلامی فتح سے پہلے ہندوؤں کی زندگی اور برتاؤ کی تصویر کے لئے ایک غیر محفوظ اور ناقابل اعتبار ہیں (الفنسٹن ہسٹری آف انڈیا جلد ۴ صفحہ ۳۰۵)

پھر وہی مورخ پورانون اور اپ پورانون کا ذکر کر کے نہایت افسوس سے لکھتا ہے "ان شخصوں کی سنتان جو کہ ویدوں کی رچاؤں کو گاتے تھے اور اپنشدوں کے عمیق اور سنجیدہ اور اعلےٰ تحقیقات کے موجد تھے اسوقت ایسی بیہودگیوں میں اعتبار کرتے ہیں اور ایسی مذہبی رسومات کو ادا کرتے ہیں"

(جلد ۳ صفحہ ۳۰۵)

"بادشاہوں اور راجاؤں سے کسی قسم کے حالات پہلے موجود تھے جن کو اتہاس پوران کہتے تھے اگر برہمن گرنتھوں کے علاوہ کچھ اور تھے تو وہ کھوئے گئے ہیں غالباً یہ لوگوں کی روائتوں میں موجود رہے اور ان میں بہت سی تبدیلیاں کی گئیں اور وقتاً فوقتاً انکے ساتھ جھوٹھے قصے ملائے گئے اور غالباً دو ہزار برس کے پیچھے انکی اخیر میں وہ شکل ہوئی جن میں کہ ہم اب انکو پاتے ہیں یعنی نویں پوران - کیونکہ یہ بات تحقیق ہو چکی ہے کہ وہ پوران جو اب موجود ہیں یہ پورانک زمانہ میں بنائے گئے ہیں اور مسلمانوں کے ہندوستان فتح کرنے کے بعد کی بہت صدیوں میں اُن میں تبدیلیاں کی گئی ہیں اور زیادتیاں بھی کی گئی ہیں" (جلد ۳ صفحہ ۳۰۵)

پھر وہی مورخ اول پوران اور تنتروں کا ذکر کرکے لکھتا ہے "بیوقوفی ہر ایک بات پر اعتبار کر لیتی ہے اور کمزوری طاقت کی خواہش کرتی ہے اور جب ایک غیر قوم کی صدیوں کی ماتحتی نے ایسی جہالت اور اخیر درجہ کی کمزوری پیدا کر دی تھی تب آدمیوں نے خراب اور ناپوتر (ناپاک) طریقوں سے اُس طاقت کو

حاصل کرنا چاہا جو مقررہ ایشوری نیموں کے مطابق صرف ہماری اخلاقی ۔ عقلی اور جسمانی طاقتوں کے آزادانہ کھُلے طور اور صحیح استعمال سے حاصل ہو سکتی تھی ۔ مورخ کے واسطے تنتروں کا لٹریچر ہندو خیال کی کچھ بھی خاص شکل ظاہر نہیں کرتا بلکہ انسانی دل کی ایک مریض حالت بیان کرتا ہے جو کہ صرف ایسے وقت ممکن ہے جبکہ قومی زندگی کوچ کر چکی ہو اور تمام پولیٹیکل گیان گم ہو چکا ہو اور علم کا چراغ گُل ہو گیا ہو" (جلد ۳ صفحہ ۳۰۶)

۱۸ پورانوں کا ذکر سب سے پہلے مورخ ابوریحان یعنی البرونی نے جو محمود کے وقت سنہ ۱۰۳۰ء میں آریہ ورت میں آیا اُسنے اپنی کتاب میں ۱۸ پورانوں کا ذکر کیا ہے" (آر سی دت کی ہسٹری آف انشنٹ انڈیا)

پرتھوی راج راسہ کے پنجابی مصنف و مورخ و کوی چاند بردرائے (چاند بردائی) نے (جو سنہ ۱۱۹۳ء میں ہوا ہے) بھی ۱۸ پورانوں کا نام لکھا ہے ۔

بابا نانک نے بھی ۱۸ پورانوں کا ذکر کیا ہے جو سنہ ۱۴۹۳ء میں بعہد بابر بادشاہ کے گذرے ہیں ۔

پس صاف ظاہر ہے کہ موجودہ پوران کم و بیش کسی نہ کسی

شکل میں سنہ ۱۱ء مطابق سمت ۱۱۵ بکرمی سے پہلے موجود تھے
ایشیاٹک سوسائٹی کی فہرست میں ویدانت گرنتھوں میں ایک آتم پوران
بھی لکھا ہے جس کا کرتا شنکر آچارج مندرج ہے (صفحہ ۵۴)
مگر یہہ ۱۸ پورانوں میں شمار نہیں ہوتا

منشی اندرمن صاحب مرحوم مرادآبادی بھی اٹھارہ پورانوں کا مصنف
بیاس کو نہیں یقین کرتے تھے بلکہ بہت سے لوگوں کی تصنیف ٹھہراتے
تھے چنانچہ چار پانچ کے نام بھی درج کئے ہین

راجا بھوج جو سمت ۱۰۴۵ بکرم میں ایک بڑا نامور اور سنسکرت کا
قدردان راجا گذرا ہے ایسا سنسکرت کا قدردان اس کے بعد کوئی نہیں
ہوا اسنے پنڈتوں کو ایک ایک شلوک پر لاکھ لاکھ روپے دئے ہیں
بہت سی پوتھیاں اس کے وقت کی بنائی ہوئی اب تک موجود ہے جسکی
دارالسلطنت دھارانگر میں ایسے لوگ نہایت کم تھے کہ سنسکرت زبان
نہ جانتے ہوں (دیکھو جام جہاں نما جلد ۲ سنہ ۱۸۶۱ء صفحہ ۸۶)

اسی راجا بھوج کے عہد کے بنے ہوئے سنجیونی گرنتھ میں لکھا ہے
کہ راجا بھوج کے راج میں بیاس جی کے نام کسی نے مارکنڈی اور
شیو پوران بنایا تھا اُس کا سماچار راجا بھوج کو دوت ہونے سے
اُن پنڈتوں کو بہت چھیدن (قطع ید) آدمی ڈنڈ دیا اور اُن سے کہ

کہ جو کوئی کہ یہ آدمی گرنتھ بنا دے تو اپنے نام سے بنا دے رشی منیوں کے نام سے نہیں" (ستیارتھ پرکاش صفحہ ۲۹۹)

اصل میں اُس کی ایسی قدردانی کے سبب سے جعلساز لوگوں نے جھوٹے گرنتھ بنا کر رشی منیوں کے نام سے پیش کئے جیسا کہ پوران اس میں صرف شاعر و عیاش پنڈتوں کا قصور ہے راجہ صاحب کا نہیں۔

مختلف تاریخی واقعات کا مسلسل زمانہ
بکرمی سموت سے

نمبر شمار	نام تاریخی یا مذہبی یا علمی واقعہ کا	سموت بکرم سے پہلے	کیفیت
۱	پراشر سوتر کا زمانہ	۲۴۵۰	بکرم سے پہلے
۲	مہاراجہ یدھشٹر کا زمانہ	۲۳۸۰	۰
۳	منی بیاس جی کا زمانہ	۲۳۸۰	۰
۴	سری کرشن جی کا زمانہ	۲۴۸۰	۰

نمبر شمار	نام تاریخی یا مذہبی یا علمی واقعہ	سموت بکرم سے پہلے	کیفیت
۵	مہاراجہ جنمیجہ فرزند مہاراجہ پریکشت کا زمانہ	۲۳۴۳	۰
۶	زردشت نبی کا زمانہ	۲۳۴۴	۰
۷	گونرجو پہلا کشمیر کا راجہ ہوا	۲۳۰۰	اس سے کرشن جی کے بھائی بلدیو کا یدھ ہوا
۸	ملکہ سمراس والی نینوہ زوجۂ بادشاہ نینوس نے ہند پر حملہ کیا	۲۰۰۰	۰
۹	شاٹرس شاہ مصر نے حملہ کیا اور گنگ تک آیا	۱۳۰۸	۰
۱۰	چوہانوں کا بزرگ راجا انہل پیدا ہوا	۶۵۰	۰
۱۱	رومک سدھانت لکھا گیا	۶۵۲	۰
۱۲	دارا کا جنگ	۵۰۰	۰
۱۳	بدھ یعنی شاکی سنگھ پیدا ہوا	۵۰۰	۰

نمبر شمار	نام تاریخی یا مذہبی یا علمی واقعہ	سموت بکرم سے پہلے	کیفیت
۱۴	نندراجاؤں کے زمانہ کا آغاز	۴۷۵	۰
۱۵	مہاراجہ گوہل کی شادی	۴۷۵	۰
۱۶	شاہ سکندر کی چڑھائی	۲۷۵	۰
۱۷	مہاراجہ چندرگپت	۲۶۹	۰
۱۸	مہاراجہ اشوک	۲۶۳ [لہ]	۰
۱۹	شنکر آچارج کا ظہور و بدھ مذہب کا زوال	۲۲۳	۰
۲۰	بھرتری ہری	۵۰	۰

لہ راجا اشوکا کا مینار جو کرنڈ کے پتھر کا ڈھلا ہؤا ہے اور اب جو فیروزشاہ کی لاٹھ کے نام سے مشہور ہے وہ مسیح سے ۵۰۰ سال پیشتر راجا اشوکا نے بنوایا تھا" (بنگال ایشیاٹک جرنل صفحہ ۶۲۰)

وکرم سے مابعد کے حالات

نمبر شمار	نام راجگان و فرمانروایاں	تعداد سال	کیفیت
۱	بکرم تخت نشین ہوا	۱ سال	مطابق کل یگی سمت ۳۰۴۴ کے
۲	دوسرا مشہور شنکر اچارج ہوا	۲۲ سال	میں اسنے سنیاس لیا
۳	یسوع مسیح یروشلم میں ہوئے	۵۳ سال	۰
۴	شالباہن نے شک چلایا	۱۳۵ سال	۰
۵	بلبھہ راج کا آغاز	۲۰۱ سال	۰
۶	اردشیر ایرانی تخت نشین ایران ہوا	۲۸۳ سال	۰
۷	رندہیرون کا راج	۳۲۶ سال	۰
۸	راجہ وکرم پال	۴۴۱ سال	۰
۹	تیسرا شنکر اچارج	۴۵۷ سال	میں ہوا
۱۰	آریہ بھٹ	۵۰۰ سال	۰
۱۱	راجہ ملکہ چند	۵۱۹ سال	۰
۱۲	راجہ بھوج	۵۴۱ سال	۰
۱۳	بلبھی راجاؤں کا خاتمہ	۵۶۱ سال	۰

نمبر شمار	نام راجگان و فرمانروایان	تعداد سال	کیفیت
۱۴	چوتھا شنکر اچارج	۵۸۲ سال	.
۱۵	نوشیروان جس کے عہد میں پنچ تنتر ترجمہ ہوا	۵۸۸ سال	.
۱۶	برہم گپت	۶۰۷ سال	.
۱۷	پانچوان شنکر اچارج	۶۴۷ سال	.
۱۸	اندھردن کا خاتمہ	۷۸۶ سال	.
۱۹	جاور راجاؤں کا زمانہ	۸۰۱ سال	.
۲۰	چھٹا شنکر اچارج	۸۴۵ سال	.
۲۱	بھٹ ریتل	۸۴۷ سال	.
۲۲	جنی سال	۹۰۷ سال	.
۲۳	سو سلیکنوں کا عمل	۹۸۸ سال	.
۲۴	راما نج جی کا زمانہ	۱۰۱۰ سال	.
۲۵	آنند پال	۱۰۶۵ سال	.
۲۶	محمود غزنوی نے ہند پر حملہ کیا	۱۰۵۶ سال	.
۲۷	محمود فوت ہوا	۱۰۸۷ سال	.
۲۸	البرونی یا ابوریحان	۱۱۰۰ سال	.
۲۹	بھاسکر اچارج	۱۱۰۰ سال	.

نمبر شمار	نام راجگان فرمانروایان	تعداد سال	کیفیت
۳۰	راجا ہرش والی کشمیر	۱۱۱۲ سال	.
۳۱	مہاراجا پرتھوی راج کا زمانہ	۱۱۹۱ سال	.
۳۲	راجا بسیر یک اور سائیں چار یہ کا زمانہ	۱۴۰۰ سال	.
۳۳	چیتن کا زمانہ	۱۴۸۵ سال	.
۳۴	رامانند سوامی بیراگیوں کے آچاریہ کا زمانہ	۱۵۰۰ سال	.
۳۵	کبیر جی کا زمانہ	۱۵۴۰ سال	.
۳۶	بلبھ سوامی کا زمانہ	۱۵۴۰ سال	.
۳۷	بابا نانک کا زمانہ	۱۵۴۰ سال	.
۳۸	دادو جی	۱۶۵۷ سال	.
۳۹	گوسوامی تلسی داس مصنف رامائن کا زمانہ	۱۶۸۰ سال	.
۴۰	اورنگ زیب ۱۶۵۸ سے ۱۷۰۷ تک	سنہ ۱۷۰۰	.
۴۱	گوبند سنگھ جی کا زمانہ	سترھویں صدی سمت	.
۴۲	مہاراجہ چھترپتی سیوا جی کا زمانہ	سنہ ۱۶۲۷ء میں پیدا ہوا	
۴۳	مہاراجہ رنجیت سنگھ	سنہ ۱۷۸۰ء	۲ نومبر سنہ ۱۷۸۰ء کو پیدا ہوا
۴۴	رام موہن رائے بانی برہم سماج	سنہ ۱۸۳۴ء سال	.
۴۵	سوامی نارائن یا سہجانند جی کا زمانہ	۱۸۸۶ سال	.
۴۶	برھم چاری بابا کا زمانہ	۱۹۰۰	
۴۷	سوامی دیانند جی کا زمانہ اور آریہ سماج کی بنیاد	۱۹۳۲ سال	.

مصنف کی بنائی ہوئی کتابوں کی فہرست[۱]

نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت	نام کتاب	قیمت
تکذیب براہین احمدیہ	عصہ	صداقت رگ وید	[illegible]	ریاست ناہن سرمور میں آریہ دھرم پرچار	[illegible]
نسخۂ خبط احمدیہ	عصہ	نوید بیوگان	ار		
ثبوت تناسخ	عکا	مسئلہ نیوگ	ار	آریہ ہند و اور نمستے کی تحقیقات	ار
کرسچن مت درپن	۸ر	مردہ ضرور جلانا چاہیئے	ار		
صداقت اصول و تعلیم آریہ سماج ۲ حصہ	۴ر	آریہ سماج میں شانتی پھیلانے کا اصل اپاؤ یا رام چندر جی کا سچا درشن	۱ر	کماری بھوشن	ار
سچی دھرم کی شہادت	۱ر			پوران کسنے بنائے	[illegible]
				عطر روحانی	[illegible]
				مورتی پرکاش	[illegible]
تاریخ دنیا حصہ اول	۳ر			دھرم پرچار	[illegible]
تاریخ دنیا حصہ دوم	۴ر	سماج کو آنچ نہیں	۲ر	دیوی بھاگوت پرکشا	[illegible]
جہاد ..	۴ر	راہ نجات	ار	آئینہ انجیل	[illegible]
اظہار حق ..	[illegible]	میلہ کمبھ ہردوار پر آریہ دھرم پرچار	۲ر	تعلیم نسوان	۳ر

[۱] یہ کتابیں لائبریری آریہ سماج لاہور (وچھووالی) اور مطبع ست دھرم پرچارک جالندھر سے مل سکتی ہیں

॥ सूर्या चन्द्रमसौ धाता यथापूर्व मकल्पयत

॥ ऋ॰ मं॰ १० सू॰ १९० मं॰ ३ ॥

سوریہ چندرمسو دھاتا یتھا پورو م کلپیت رگوید

آریہ سمت ۱۹۶۰۸۵۲۹۹

تاریخ دنیا

سناتن علمی بنیاد قایم کرنے اور معقولیت سے تاریخی زمانہ کی

صحیح تحقیقات کی غرض سے یہ کتاب تصنیف ہوئی

مصنفہ

پنڈت لیکھرام آریہ مسافر سبھا آریہ سماج پشاور

گرسنجندر پریس گوجرانوالہ میں منشی رحمت اللہ کے اہتمام سے چھپا

25

1.2.08

ضرورت

آریہ ورت کے اندر یا دیگر ممالک میں اکثر رسالے جاری ہیں مگر کسی میں سناتن رشیوں کی عظمت اور اُن کی تحقیقات حقہ کی فضیلت یا قدیم علوم کی صداقت کماحقہ شائع نہیں ہوتی۔ علم جیوتش جس کا تمام تر علم تاریخ کو سہارا ہے تھوڑے عرصہ سے ایک اور شاخ بھی پھوٹ نکلی ہے جس کا نام پھلت ہے۔ گویا اب عام لوگ دو چیزوں کے مجموعہ کو جیوتش جانتے ہیں ایک گنت دوم پھلت +

جس طرح دو اور دو کا چار ہونا ہر طرح صحیح اور مسلم ہے۔ اسیطرح گنت جو اصل جیوتش ہے اُسے بھی سب تسلیم کرتے ہیں۔ کسی کو اس کی صداقت سے انکار نہیں۔ مگر پھلت سے سوائے خود غرضوں کے اور سب کو انکار ہے۔ یورپ اور امریکہ کے تمام مشہور نامی گرامی جیوتشی (اسٹرانومر) پھلت سے انکاری ہیں۔ آریہ ورت کے فاضل اجل جیوتشی سری باپو دیو شاستری جی پھلت سے انکاری ہیں۔ پرانے زمانہ کے جیوتشی پھلت سے انکاری تھے۔ جس طرح باوجود کہیں نہ ہونے پارس پتھر یا منی یا چنتامن مہرہ اور ہما کے پھر بھی لاکھوں گھر بار برباد کر اُن کی تلاش میں مصروف ہیں یہی حال پھلت کے ماننے والوں کا ہے یہ لوگ دتالوں کی طرح بڑے چالاک ہوتے اور قیافہ۔ سامدریک وغیرہ کئی طرح کے میں میکھ کر سادہ لوحوں کو سبز باغ دکھلا دیتے

ہیں - تار کھیلنے - ختنہ کرانے - چوری کرنے - زنا کرنے شراب پینے - ذبح کرنے

وغیرہ جس چیز کا مہورت چاہو۔ موجودہ پھلت والوں سے پوچھ لو +

جب دوربین (دب چکشو یا دور درشن) خوردبین (سوکھشم درشک ینتر)

کے معاملات میں یوروپین فضلاء روز افزوں ترقی کر رہے ہیں - تو کیا ایسے زمانہ میں

صرف انگلیوں پر گُن گنانے اور سارے بھارت ورش کو کھوٹی وشا بتانے والے مورکھتا

استھتادشی پن کلنک لگانے والے نجومیست و دیا کے گرہن کرنے کے کچھ اُنتی

کر سکتے ہیں ؟ ہرگز نہیں !

کہاں وہ پُرانے زمانہ کے آریہ پرشاؤں کی علمی تحقیقاتیں ؟ اور کہاں موجودہ زمانہ

کی توہمات بھری باتیں ؟ ؎

چہ نسبت جاہِ سفلی را بہ نگاہِ روحانی — چہ ماند گلخن تیرہ بگلشت نہائی سلطانی

پھلت کے ماننے والوں نے ترقی و تحقیقات کا راستہ بند کر دیا اور یہی سبب

ہے کہ خود بھی محروم ہو گئے +

موجودہ دنیا کب بنی ؟ کتنے برس ہوئے اس کا حساب کس طرح پر ہے اور کب تک

قائم رہیگی اسکے کیا کیا ثبوت ہیں وید مقدس کا اس بارہ میں کیا ارشاد ہے ؟ فاضل

رشیوں کا علمی تحقیقات سے کہانتک اعتقاد ہے غیر مذاہب والوں نے اس پر کیا کیا

اعتراض کئے ہیں اور ان اعتراضوں کا جواب فضلاء یورپ کی تحقیقات ابھی

کہاں تک پہنچی ہے اسی کے ضمن میں ہم تمام موجودہ سمتوں کی ماہیت بھی عرض

کرینگے۔ اس واسطے ہم چاہتے ہیں کہ ایک تاریخی تحقیقات شروع کریں اور جو باحضرات اُس کو بھائیوں کے روبرو دھریں +

تاریخی تحقیقات

(حصہ اوّل)

ہر ایک ملک میں جُدا جُدا سموت (سنہ) جاری ہیں اور اُن کی وجہ تسمیہ یا سبب اجراء بھی ہر جگہ مختلف ہیں۔ اس وقت سب سے زیادہ مشہور یہ سموت ہیں۔ آریہ سمت کلی گتبد یا کل یگی سمت۔ جودھشٹر سمت یا پانڈوابد۔ بودھ سمت۔ بکرم سمت شالواہن سمت۔ عیسوی سمت۔ چینی سمت۔ خطائی سمت۔ کالدیا سمت فارسی سمت۔ مصری سمت۔ عبری سمت۔ ابراہیمی سمت۔ سپارٹا سمت۔ موسوی سمت داؤدی سمت۔ یونانی سمت۔ رومی سمت۔ نابوساری سمت۔ سکندری سمت محمدی سمت +

ہم سلسلہ وار تاریخی طور پر ہر ایک سمت کی بابت تحقیقات کرنی چاہتے ہیں

آریہ سمت۔ حکمائے آریہ ورت جس طرح کہ وہ ہر ایک علمی فضیلت میں سرآمد روزگار رہے ہیں اُسی طرح سمت کے مقرر کرنے اور تاریخی واقعات کی پڑتال میں بھی وہ سب سے زیادہ قدر و منزلت کے لائق ہیں اُن کی ساری تحقیقاتیں بسبب علمی اصول پر قائم ہونے

کے پتھر کی لکیر ہوا کرتی تھیں۔ جن کی سچائی سے کسی عقلمند کو انکار کی گنجائش نہ تھی اِس
تمام تصبیت کی بنیاد اُن کے پاس ایک فضل کا چشمہ تھا جس سے اُن کے دل کی زراعت
ہمیشہ سرسبز و سیراب رہا کرتی تھی اور اُس مقدس فضیلت کے چشمہ کا نام وید تھا +

وید مقدس میں جگت کرتا پرمیشر نے اس بات کو باحسن الوجوہ فرمایا ہے کہ
میں بموجب انصاف قدیم کے اس دُنیا کو بار بار پیدا کرتا ہوں اور اپنی لاتغیر شکتی سے
یہ مادی سرشٹی رچتا ہوں۔ سورج۔ چندر۔ ستارے۔ سیارے۔ سمندر۔ میگھ وغیرہ
سب میں نے پرکرتی سے بنائے ہیں اور اپنے علم و کمال سے آکرشن شکتی (قوت کشش)
سے معلق ٹھیرائے ہیں اس زمانہ کا نام (جبتک کہ دُنیا قایم رہتی ہے) ایک کلپ ہے
جس کی دوسری سنگیا سہسر مہایگ ہے اور وہ چار ارب بتیس کروڑ سال کا ہوتا ہے چنانچہ
پرماتما کا وہ مبارک ارشاد یہ ہے (دیکھو اتھر وید۔ پرپاٹھک ۸۔ انوواک ۱۔ منتر ۲۱) -

शतं तेऽयुतं हायनान्द्वे युगे त्रीणि चत्वार कृण्मः

अथर्व प्र० ८ अनु० १ मं० २१

ترجمہ (اس سے پہلے سرشٹی اُتپتی کا ذکر کرتے ہوئے پار برہم ہدایت دیتے ہیں)۔ کہ
سرشٹی قیام کا حساب سمجھنے کے واسطے اس طرح جانو کہ وہ برس دس ہزار سینکڑہ یعنی دس
لاکھ تک شون دینے کے بعد ۲۔۳۔۴ جوڑنے سے حاصل ہوتے ہیں (۴۳۲۰۰۰۰۰۰)
اس سے صاف ثابت ہے کہ دنیا (سرشٹی) چار ارب بتیس کروڑ سال تک قایم رہیگی :
جب وید نے یہ بتلایا تب وید کے مفسر رشیوں نے اس کو اس طرح حل کیا

اور اس پر عملدرآمد جاری ہوا۔ چنانچہ سورج سدھانت میں لکھا ہے کہ۔

युगानां सप्ततिः सैका मन्वन्तरमिहोच्यते कृताब्द
संख्यातस्यान्ते सन्धिः प्रोक्तो जलप्लवः १८ सस
न्धयस्ते मनवः कल्पे ज्ञेयाश्चतुर्दश कृतप्रमाणः
कल्पादौ सन्धिः पञ्चदशः स्मृतः १९ इत्थं युग
सहस्रेण भूतसंहारकारकः कल्पो ब्रह्म महः प्रो
क्तं शर्वरी तस्य तावती २० सूर्यसिद्धान्त मध्य अध्या

ترجمہ۔ اکہتر چترجگیوں کا ایک منونتر ہوتا ہے اور ایک ست یگ کے سال اس کی سندھی انت میں بیان کی ہے۔ معہ سندھی کے ایسے ہی منونتر ۱۴ ہوتے ہیں اور ست یگ کے مساوی کلپ کے آغاز میں ۱۵ سندھی ہوتی ہیں سہسر مہایگ تک پرماتما سرشٹی کا پیدا کرنے والا دنیا کو قائم رکھتا ہے اور اسی کا نام برہم دن یا کلپ ہے اور اتنی ہی اس کی رات ہوتی ہے +

پس صاف ثابت ہے کہ رشیوں نے اول اس کے چودہ حصے کئے یعنے چودہ منونتر۔ پھر ان چودہ منونتروں سے ہر ایک کے اکہتر حصے کئے یعنے اکہتر چترجگی ×

اب اس کی حسابی تقسیم اس طرح پر ہے (دیکھو قاعدہ اول کا نقشہ نمبر ۱ و ۲) واضح ہو کہ کل یگ کا دوگنا دواپر۔

نقشہ نمبر ۱ (قاعدہ اول)

نام یگ	تعداد سال مقررہ
ست یگ یا کرت یگ	۱۷۲۸۰۰۰ سال

اور تگنا ترتیا اور چترگنا ست جگ یا کرت جگ ہوتا ہے۔ یعنے کل جگ × ۲ = دواپر

کل جگ × ۳ = ترتیا

کل جگ × ۴ = کرت جگ

نام جگ	تعداد سال مقررہ جگ
ترتیا جگ	۱۲۹۶۰۰۰ سال
دواپر جگ	۸۶۴۰۰۰ سال
کل جگ	۴۳۲۰۰۰ سال
چترجگی یا مہا جگ کی میزان	۴۳۲۰۰۰۰ سال

نقشہ نمبر ۲ قاعدہ اول

۷۱ چترجگی یا ایک منونتر	۳۰۶۷۲۰۰۰۰ سال
۱۴ منونتر یا ۹۹۴ مہاجگ	۴۲۹۴۰۸۰۰۰۰ سال
منونتروں کے درمیان جو سندھی ہوتی ہیں ۶ مہاجگ کے مساوی	۲۵۹۲۰۰۰۰ سال
میزان کل ایک کلپ یا سہسر مہاجگ یا ایک برہم دن	۴۳۲۰۰۰۰۰۰۰ سال

یہ حساب بروئے سورج سدھانت کے ہے جس نے ویدک قاعدہ کو مفصل ظاہر کر دیا ہے ۔

مہا منی بیاس جی نے بھی اپنی مشہور کتاب بھارت میں اس کا ذکر کیا ہے ۔

सहस्रयुग पर्यंत महर्यं द्ब्रह्मणो विदुः रात्रियुग
सहस्रांतां ते ऽहोरात्र विदो जनाः अ० ८ श्लो० १७

ترجمہ۔ ہزار چترجگی تک برہم دن ہوتا ہے یا تعداد برہم دن کی ہزار چترجگی ہے۔ اور اتنی ہی اس کی راتری ہے اسکو برہم دن اور برہم راتری کہتے ہیں یعنے بڑا دن اور بڑی رات

اس قاعدہ کو جیوتش کے قدیم جاننے والوں نے ایک اور طرح پر استعمال کیا ہے یعنے اس آبادی کے زمانہ کو ایک بڑا دن نشچے کر کے اُسے برہم دن کے نام سے منسوب کر کے اسکے چار پہر مقرر کئے جس کی مدت اُس برہم دن کے زمانہ کو چار پر تقسیم کرنے سے حاصل ہوتی ہے $\frac{۴۳۲۰۰۰۰۰۰}{۴}$ = ۱۰۸۰۰۰۰۰۰۔

آریہ لوگ سرشٹی کی ابتدا اور ویدوں کے پرکاش سے آج تک علمی طور پر برابر حساب کرتے کراتے لکھتے لکھاتے چلے آئے ہیں جو سارے آریہ ورت میں بدستور جاری ہے کسی طرح کا اس میں اختلاف نہیں +

اس کی تصدیق مفصل حوالوں سے میڈم بلیوسکی صاحبہ مشہور روسی فاضلہ نے اپنی کتاب سیکرٹ ڈاکٹرین میں کی ہے (دیکھو صفحہ ۶۹ جلد ۲)

اور رائے بہادر پنڈت سری نواس جی نے بھی اس کو نہایت واضح طور پر شائع کیا ہے (دیکھو رسالہ تھیوسافسٹ ماہ نومبر ۱۸۸۵ء) +

اب ہم ناظرین کو یہ بتلاتے ہیں کہ دنیا کو پیدا ہوئے کتنے سال ہوئے؟ واضح ہو کہ اس وقت تک چھ منونتر گذر چکے ہیں اور ساتواں منونتر گذر رہا ہے پس بحساب مندرجہ بالا اس کی تقسیم اس طرح ہوئی +

چھ منونتروں کی میعاد ہوئی	۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰	سال
ساتواں منونتر جو گذر رہا ہے اسکے ۲۷ چترجگوں کی	۱۱۶۶۴۰۰۰۰	سال
اٹھائیسویں چترجگی جو گذر رہی ہے اسکے تین جگوں کی	۳۸۸۸۰۰۰	سال

کل یُگ چوتھا یگ جو گذر رہا ہے اس کا اسوقت سمت ہے	۴۹۹۰ سال
میزان کُل	۱۹۶۰۸۵۲۹۹۰ سال

اور ایسا ہی شریمان فاضل اکمل آریہ ریفارمر سوامی دیانند جی مہاراج نے اپنی مشہور و معروف کتاب ویدبھاش بھومکا میں لکھا ہے جس کی بے نظیر خوبی قابل دید ہے اس مہاتما نے اپنی اس وید کی تفسیر (بھاشیہ) میں خداداد لیاقت و علمیت سے کمال کر دیا ہے اور سچ پوچھو تو طالبان حق کے دامن آرزو کو جواہر گیان اور عرفان سے بھر دیا ہے بیشک ؎

بہے دریا بہ اسرار معانی | کہ روشن شد بنور جاودانی

ہمارے بیان کی تصدیق مندرجہ ذیل شہادتوں سے بھی ہوتی ہے +

شہادت (۱) سارے آریہ ورت کے اندر جو سنکلپ رائج ہے اور جو آریہ ورت کے دوجوں کے بچّے بچّے کے ورد زبان ہے اُس سے بھی یہی ثبوت ہوتا ہے چنانچہ اُس میں لکھا ہے ویوسوت منوانترے اشٹاونشتمی کلی یُگے۔ کلو پرتھما چرنے۔ آریہ ورت انترگتنی۔ ترجمہ ملک آریہ ورت کے اندر یہ ساتواں ویوسوت منونتر ہے جس کا یہ اٹھائیسواں کل یگ ہے اور کل یُگ کے جو چار چرن یعنے حصّے ہیں اُن سے پہلا حصّہ گذر رہا ہے کل یگ کی تعداد ۴۳۲۰۰۰ سال۔ اس کو ۴ پر تقسیم کرنے سے ۱۰۸۰۰۰ سال ہوئے بنابرآں چار مساوی حصوں سے یہ پہلا حصہ گذر رہا ہے جسکے ۴۹۹۰ سال گذر چکے ہیں پس ۱۰۳۰۱۰ سال پہلے حصہ کے گذرنے باقی ہیں جن کے بھگتنے کے بعد

دوسرا اچرن شروع ہوگا +

شہادت (۲) کوئی کالیداس مشہور سنسکرت شاعر اپنی جیوتر ودابھرن میں (جو بکرماجیت کے سمت ۲۴ میں تصنیف کی تھی) اُس کی شیش ادھیاء میں فرماتے ہیں +

वर्षैसिन्धुरदर्शनाम्बरगुणैर्याते कलौ संमिते मासे
माधवसंमिते: च विहितो ग्रन्थक्रियोपक्रम:ज्यो:

ترجمہ - ۳۰۶۷ برس کل یُگ کے گذر گئے تھے تب مہینے ماہ بیساکھ میں یہ گرنتھ ختم کیا اسی کتاب کے دوسرے مقاموں سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن وقت بکرم کا سمت ۲۴ تھا - پس

۴۹۹۰ = ۱۹۲۳ - ۳۰۶۷

شہادت (۳) سدہانت شرومنی میں لکھا ہے +

यात:षण्मनवो युगानि भमितान्यन्यद्युगाङ्घ्रि
त्रयं नन्दाद्रीन्दुगुणास्तथा शकनृपस्यान्ते कलेर्व
त्सरा:

ترجمہ چھ منونتر گذر گئے اور ساتواں منونتر جو گذر رہا ہے اس کی بھی ستائیسویں چترجُگی گذر چکی ہے اٹھائیسویں چترجُگی جو موجود ہے اسکے تین یُگ گذر گئے اور چوتھا جو کل یُگ ہے اسکی شاکا شالباہن کے آغاز تک ۳۱۷۹ سال گذر گئے ہیں - ۴۹۹۰=۱۸۱۱+۳۱۷۹

شہادت (۴) آریہ ورت کے پرسدہ جیوتشی سری بابو دیو شاستری سورگباشی

اپنی پنچانگ سمت ۱۹۴۶ میں فرماتے ہیں کہ یہ برہم دن کے دوسرے پہر کا آدھا اور دیوسوت منوانتر کا جو اٹھائیسواں مہایگ ہے اُسکے کل یگ کو شاکا شالباہن کے آغاز تک ۳۱۷۹ سال ہوتے ہیں چنانچہ لکھتے ہیں کہ

नन्दाद्रीन्दुगुणाः मितानि सौर वर्षाण्यवनीतानि॥

ترجمہ۔ نند کے حرف ۹۔ اور آدری کے ۷۔ اور چاند کا ۱۔ اور گن کے ۳۔ کُل ہوئے ۳۱۷۹۔ یہ برس سورج یعنے سال شمسی ابتدائے کل یگ سے شاکا شالباہن کے آغاز تک گذرے ہیں۔ اور اب شاکا شالباہن ۱۸۱۱ ہے پس ۱۸۱۱ + ۳۱۷۹ = ۴۹۹۰ سال (دیکھو اُن کا پنچانگ سمت ۱۹۴۶ بکرم صفحہ ۳)

نقشہ نمبر ۱ بحساب برہم دن اور شاکا شالباہن

برہم دن کا ایک پہر	۱۰۸۰۰۰۰۰۰۰ سال
دوسرے پہر کا اردھ (آدھا)	۵۴۰۰۰۰۰۰۰ سال
اور اِس کل یگ کے شروع تک جو آدھے پہر سے اوپر گذرے ہیں	۳۴۰۸۴۸۰۰۰ سال
کل یگ کے آغاز سے شالباہن تک	۳۱۷۹ سال
شالباہن سے آج تک	۱۸۱۱ سال
میزان کل یعنے آریہ سموت	۱۹۶۰۸۵۲۹۹۰ سال

نقشہ نمبر ۲ بحساب منونتر اور شاکا شالباہن

چھ منونتر	۱۸۴۰۳۲۰۰۰۰ سال

دیوسوت کے ۲۷ چترجگ	۱۱۶۶۴۰۰۰۰ سال
اٹھائیسویں کے ۳ جگ	۳۸۸۸۰۰۰ سال
کل جگ کے شالباہن تک	۳۱۷۹ سال
شالباہن کے اب تک	۱۸۱۱ سال
میزان کل یعنے آریہ سموت	۱۹۶۰۸۵۲۹۹۰ سال

اب ہم اعتراضوں کا جواب عرض کرتے ہیں +

(نمبر ۱) جناب پادری وِلسن صاحب فرماتے ہیں کہ "کل جگ کا شروع مسیح سے ۳۰۰۱ سال پہلے ہوا (دیکھو تاریخ عالم سنہ ۱۸۵۹ء ۔ نورالابصار حصہ اول صفحہ ۱۱)

(نمبر ۲) پادری آرماسکنس صاحب فرماتے ہیں کہ کل جگ چوتھا زمانہ ۴۳۲۰۰۰ برس کا ہے جو سنہ عیسوی سے ۳۰۰۰ سال پہلے شروع ہوا (دیکھو متوسط لغات سنہ ۱۸۸۲ء صفحہ ۳۳۳ کالم ۲ ۔ بدایون)

واضح ہوا کہ پہلے پادری صاحب نے ۱۰۱ سال بڑھا دئیے اور دوسرے نے ۱۰۰ سال کم کر دئیے مگر دونوں کی غلطی ہے تاریخ مربع ہندوستان کے لائق مصنف نے سب سے صحیح لکھا ہے کہ درحقیقت ۳۱۰۰ سال مسیح سے پہلے کل جگ شروع ہوا۔ (دیکھو صفحہ ۷) ۱۸۹۰ + ۳۱۰۰ = ۴۹۹۰ سال +

تحقیقات

۳۰۰۰ - ڈاکٹر ڈبلیو ہنٹر صاحب فرماتے ہیں کہ "تین ہزار سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ برہمنوں نے سال شمسی کا حساب کسیقدر صحیح پڑتالا۔ اور اسکو ۳۶۰ دن میں تقسیم کیا اور ہر پانچ سال کے عرصے کے بعد ایک لوند کا مہینہ زیادہ کیا تاکہ فی سال ۴/۱ ۵ چکل دن کا حساب صحیح بیٹھ جاوے برہمن چاند کی ہیئتوں اور ستاروں کی گردشوں اور منطقۃ البروج سے واقف تھے اور قبل یونانیوں کے ہند میں آنے کے یعنے مسیح سے ۳۲۷ سال پیشتر علم ہیئت میں بہت ترقی کی تھی (دیکھو تاریخ ہند صفحہ ۱۵ ۱۸۸۴ء)۔

۳۰۰۰ - ڈیرہ دون کی سرکاری میوزم میں قلعہ اجین سے نکلی ہوئی ایک ساگون کی لکڑی ہے جو زیادہ زمانہ گذرنے کے سبب سے پتھر ہوگئی ہے اس کی بابت ماہران علم جیالوجی نے فیصلہ کردیا ہے کہ "وہ تین ہزار سال سے بہت پرانی ہے (دیکھو فہرست عجائب خانہ ڈیرہ دون)"۔

۴۰۰۰ - لپ سی ایس کے بیان سے ثابت ہے کہ "مصری بارہویں خاندان کا خاتمہ ۴ ہزار برس گذرے کہ ہوگیا"۔

۴۰۰۰ - در تواریخ ایشاں نوشتہ کہ پیش از چہار سال بسیار علمہائے نیک داشتہ اند لیکن قدماء ایشاں بجائے آوردند (دیکھو تاریخ چین فارسی صفحہ ۸۶)۔

۴۵۰۰ - لندن میں مصری تیسرے خاندان کے بت موجود ہیں جو چار ہزار تین سو سال
سے زیادہ قدیم ہیں جن کا سال مرحوم بیرن بنسن صاحب بہادر وغیرہ فضلاً
چار ہزار پانچسو سال بتلاتے ہیں +

۴۵۲۶ - در تواریخ چین مسطور است کہ صنعت وعمل ابریشم دو ہزار و ششصد و سی و شش
سال قبل از تولد عیسیٰ در چین متعارف بود (دیکھو تاریخ چین فارسی مؤلفہ پادری
اکیکوس صاحب کلکتہ ۱۸۶۴ صفحہ ۳-۴) +

۴۹۳۰ - ذکر محمود در فتح سومنات دراں اثنا حشم او بر بتخانہ چند افتاد کہ باعتقاد ہنود
از تاریخ عمارت آنہا چار ہزار سال گذشتہ بود (تاریخ فرشتہ صفحہ ۳۰) +

۴۹۷۹ - دو ہزار اُنانسی سن مسیح سے پہلے بہت قدیم بادشاہت سیسین کی تھی جسکو یوسیبیس
مورخ نے ۱۳۱۲ میں اول اولیمپیڈ سے پہلے قرار دیا ہے اور یہ امر یقینی ہے کہ یہ سلطنت
ہزار برس تک رہی (دیکھو تاریخ یونان صفحہ ۱۸ و ۱۹ ۱۸۶۵ء) +

۵۰۰۰ - قاہرہ سے ۵ امیل جو مقام وشور واقعہ ہے وہاں کی عجائب خانہ کی ایک افسر نے ۵ ہزار
سال کی مدفون دو لاشیں زمانہ قدیم کی شہزادیوں کی برآمد کی ہیں جو بالکل ایسی ہیں
گویا ابھی دم آخر ہوا ہے سر پر انکے تاج حسب دستور اور لباس و زیورات
وغیرہ ہر ایک شے اپنی ہیئت اصلی پر ہے (انیس ہند ۱۳ اپریل ۱۸۹۵ء جلد ۲۵)
اور اسی قسم کی دو پجاریوں کی لاشیں جینیوا کے میوزم میں موجود ہیں جو مصر سے
بصرف زر کثیر منگائی گئی ہیں وہ بھی مسیح سے تین چار ہزار سال پہلے کی ہیں (از مؤلف)

۵۰۰۰ - ایک فاضل مشہور مورخ فرماتا ہے کہ ہم کو قدیمی مصر کی صنعت میں سے انتہا ثبوت ملسکتا ہے جو کہ
پانچویں خاندان کی ایک قبر سے نکالے گئے ہیں یہ بت ۵۰۰۰ برس کے پرانے ہیں اور زمانہ حال کے
فیلاہ (کسانوں) کے بالکل مشابہ ہیں ریتی نے انکی رنگت کو قائم رکھا ہے جو اپنی تصویر
جیسی بصورتی ہے اپنے بننے سے پہلے ہی فن کی ترقی کا زمانہ قائم کرتا ہے طوفان نوح

کے زمانہ سے چلتے کا ہے اور ہم کو اُس زمانہ کا حال بتلاتا ہے (دیکھو
مسٹر پلیس صاحب کی آئی کنوگرافی انگریزی صفحہ ۱۱۱)+

۵۲۴۰ مصر کے مورخوں کا بالاتفاق بیان ہے کہ مصر کے مینار مسیح سے ۲۲۵۰
سال پہلے بنے تھے۔ (دیکھو پراکٹر نالج جلد ۲ صفحہ ۲۴۲ و ۳۰۰)+

۵۳۱۹ مصری چوتھے خاندان میں بھی مینار قبریں اور بت مشیار تھے اور لیپ سی
الیس کے بیان کے موجب یہ خاندان مسیح سے ۳۴۲۶ سال پیشتر شروع ہوا تھا

۵۹۹۰ مینس اور اُس کا خاندان ۷۰۰ سال قبل چوتھے خاندان کے ہوا تھا جس کو کہتے
ہیں کہ مینار بنائے اس حساب سے ۴۱۰۰ سال مسیح سے پہلے وہ بنائے گئے
(دیکھو سیکرٹ ڈاکٹرن صفحہ ۴۳۲)+

۶۰۰۰ کالشن صاحب بابت طوفان نوح کے طوفان کی نسبت فرماتے ہیں کہ علم
جیالوجی سے معلوم ہوتا ہے کہ چھ ہزار برس سے اب تک کل طوفان کا ہونا
ناممکن ہے+

۷۸۰۰ ایک لائق محقق نجومی نے علم اسٹرانومی سے ثبوت دیکر کہا ہے کہ مصر کا سب سے
اول مینار پیرامد سات ہزار آٹھ سو سال گذرے کہ بنا تھا (دیکھو سیکرٹ
ڈاکٹرن جلد دوم مطبوعہ لندن صفحہ ۴۳۲)+

۱۰۰۰۰ مسٹر انسٹیڈ مشہور نجومی لکھتا ہے کہ دس ہزار سال پہلے گرمی میں سورج سمیت
اور جاڑے میں ... بنا تھا (دیکھو تھیوسوفسٹ ۱۸۸۲ع صفحہ ۵۲)+

۱۲۰۰۰ سر چارلس لائل صاحب بہادر کی رائے کے موافق ۱۲ ہزار سال کے اندر ڈہنا
کے جنگلی منطقہ پر کوئی عام تغیر طوفان واقع نہیں ہوا جیسا کہ بقول بائیبل کے
نوح کا، اور آدرنی کے کوہ آتش فشاں کی مخروطی ساختیں جن کی راکھ
میں معدوم جانوروں کے استخوان ہیں اور جو کوہ ڈہنا جیسی کامل حد ظاہر کرتی ہیں
اور بھی اس سے پہلے کی ہیں" +

۱۲۳۱۷ مصر کے لئے ایک ایسی قدامت کا بیان کرنا زمانہ حال کا مشاہدہ نہیں ہے بلکہ
یونان کا نامور اور مشہور حکیم افلاطون جو مسیح سے ۴۲۷ سال پہلے گذرا
ہے وہ اپنے عہد میں باشندگان مصر کا حال اس طرح بیان کرتا ہے کہ مصر
میں مصوری و سنگتراشی عرصہ دس ہزار سال گذرے کہ عمدہ رونق پر تھی"۔

۱۱۵۹۴ کرنل الکاٹ صاحب بہادر امریکن فرماتے ہیں کہ بائیبل کے لکھے جانے
یہودیوں کے جاتی اُتپن ہونے بیبلین کی بنیاد پڑنے مصر کے سمادھی
استھان اور مہا استمبہ یعنے عالیشان مینار کے بننے بلکہ اُس سمت سے
۵۷۰۰ سال پہلے (جس کو عیسائی لوگ سرشٹی کا آغاز بتلاتے ہیں) آریہ لوگ
اعلےٰ ترقی اور تہذیب پر پہنچے اور اپنی بھاشا اور ودیا کو ایسا سدھارے
ہوئے تھے کہ اُن کی مانند آج تک ایسا کوئی نہیں ہے (دیکھو بھارت ترکال
درشا انگریزی صفحہ ۶۷ سے ۷۱ تک مطبوعہ مدراس سنہ ۱۸۹۳ء) +

۱۸۰۰۰ نوہی سنگھ کے اور بعض مورخوں کا بیان ہے کہ ۱۵ بادشاہ تخت نشین ہوئے

اور زمانہ سب کی ریاستوں کا قریب اٹھارہ ہزار سال کے تھا (دیکھو تاریخ چین

جلد دوم کلکتہ صفحہ ۱۱ سنہ ۱۸۵۳ء) +

۲۲۰۰۰ مورخ ناٹ اینڈ گلڈن صاحب بہادر فرماتے ہیں اس مسئلہ کی تشریح (کہ حضرت

آدم سے بہت مدت پہلے انسان کا کھوج لگایا جا سکتا ہے) کے واسطے

ہم اپنے ناظرین کو مرحوم بیرن بنسن صاحب کی کرونالوجی کا حوالہ دیتے ہیں

صاحب موصوف انسان کی ہستی دنیا میں قبل از ۲۲ ہزار سال فرض کرنیکے

بعد اور ٹیلوٹک کا امتحان کرنے کے بعد مفصلہ ذیل تاریخیں مقرر کرتا ہے +

وہ زمانہ جبکہ مصر میں سلطنت جمہوری رہی مسیح سے پہلے ۱۰۰۰۰ سال

بائی لسٹ جو کہ پہلا پریسٹ کنگ تھا اس کی تخت نشینی مسیح سے پہلے ۹۰۸۵ سال

منتخب کئے ہوئے بادشاہ مصر میں مسیح سے پہلے ۷۲۳۰ سال مصر بالا

اور بائیں میں نیلی بادشاہ مسیح سے پہلے ۵۴۱۳ سال (دیکھو اینڈ دغنبس

الیسیز کا صفحہ ۵۸۷) +

۲۷۵۲۰ منیتھان نامی مصر کے مقدس مندروں کے محافظ اور یونانی فنون کے نہایت

ماہر نے ٹولیمیفلیڈ لفس کے عہد میں جو تاریخ لکھی ہے اس میں درج ہے کہ

اول دیوتوں یعنے فاضلوں۔ بعد اسکے ولادروں نے ۲۰ ہزار سال تک

سلسلہ وار مصر میں حکومت کی۔ ولادروں کے بعد اور آدمی مصر کے حاکم

ہوئے جن کی منیتھان مورخ نے تفصیل بیان کی ہیں مرکیوبیس کی تحریریں

اور تمام قدیم تاریخین جو مصر کے مندرون کے مقدس دفترون مین
موجود تھین اس تاریخ کی ماخذ ہین - اگر ان تیس پُشتون کو مسلسل مانا
جائے تو ان سے لیکر سکندر اعظم کے عہد تک پانچہزار
تین سو برس کا عرصہ ہوتا ہے (تاریخ مصر سنہ ۔ صفحہ ۴۲ سے ۵۷ تک)

۳۰۰۰ ایک فاضل ہیئت دان نے نہایت فاضلانہ دلائل سے چھ ہزار
سال سے دنیا کی پیدایش ماننے والونکی تردید مین علم جیالوجی
و اسٹرانومی سے بہت عمدہ معتبر و مستند شہادتین پیش کرکے
اور سلسلۂ تحقیقات ۳۰ ہزار سال تک پہنچاکر سب کو چیلنج کیا
ہے کہ اگر کوئی انکی تردید کردے تو تب مین اور ثبوت دونگا -
(دیکھو رسالہ تھیوسافسٹ ماہ اگست سنہ ۱۸۹۶ سے فروری سنہ ۱۸۹۷
صفحہ ۱۲۵ سے ۱۲۷ تک)

۱۵۰۰ اہل کالدیا ادعا کرتے ہین کہ ہمارے پاس ڈیڑھ لاکھ سال سے
آگے کا نوشتہ موجود ہے (تاریخ بدیع ہندوستان صفحہ ۷)

۱۵۰۰ قدامت کی بابت صرف ہندو ہی نہین دم بھرتے بلکہ قدیم قومون
مین سے ایتھنی شہر کے باشندے بھی یہی کہتے تھے اور بابل والے
قصدی ڈیڑھ لاکھ برس پیشتر تک اپنی تواریخی واردتون کا
نشان دیتے ہین چین والے بھی اسی قدامت کا داعیہ کرتے ہین

(دیکھو تواریخ ہندوستان ۱۸۵۲ء - کلکتہ - صفحہ ۳۴)

۱۵۰۰۰ . . نیو آیرلینڈز مین جو کہدائیان چھ فٹ گہری ہوئی ہین - اور پبلک ورکس کی جو کہدائیان ہوئی ہین - اور لوزیانہ کے حصص مین جو امتحانات ہوئے ہین - جہان پر کہ نیو آیرلینڈز کی نسبت پانی کا گہرا زیادہ ہے - کم از کم دس عدد سرو کے جنگل جو ایکدوسرے سے آبی پودون کے ستونون سے منقسم ہین دریافت ہوئے ہین - جو ایکدوسرے کے اوپر سمت الراس پر واقع ہین - ان سے اور دیگر شہادتون سے جناب ڈاکٹر بے نٹ ڈولر صاحب بہادر نے یہ اندازہ کیا ہے کہ اس ڈیلٹا کی عمر کم از کم ایک لاکھ اٹھاون ہزار سال کی ہے اور مذکورہ بالا کہدائیو نمین انسانی ہڈیان جنگل کی سطح سے نیچے پائی گئی ہین جن سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ مسسی پی دریائے کے ڈیلٹا مین ۵۷۰۰۰ سال سے زیادہ عرصہ گذرا کہ یہان نسل انسانی زندہ تھی - (دیکھو کتاب ٹائیپس صفحہ ۳۳۶ سے - ۳۶۹ تک) -

۲۴۰۰۰ . . علم جیالوجی کے ماہر پروفیسر ڈریپر صاحب فرماتے ہین کہ سکاٹلنڈ پُرانے برفانی ڈھیر و نمین انسان کی ہڈی معہ ہاتھی کے فاصل کے ملتی ہین - جنکی نسبت عمدہ سے عمدہ حساب سے اُنکی موجودگی کا زمانہ دو لاکھ چالیس ہزار سالی قایم ہوتا ہے - جو کہ سب سے کم زمانہ انسانی

نسل کا ہم قایم کر سکتے ہین (رسالہ تھیوسافسٹ اکتوبر ۱۸۷۹ء صفحہ ۱۶
کالم ۱)

.....۱۳ جب ہم اُس زمانہ کا حساب لگاتے ہین جسمین زمین کے بڑے بڑے طبقے بنے ہین اور اُنمین جس جس حیوانات اور نباتات کے آثار پائے جاتے ہین وہ آگے پیچھے پیدا ہو کر مسیت و نابود ہوتے رہتے ہین اور پھر اُس زمانہ مین اپنے دَور کا زمانہ بھی شامل کرتے ہین تو ہم کو لامحالہ اقرار کرنا پڑتا ہے کہ دُنیا کو کم از کم تین لاکھ برسوں کا عرصہ گذرا ہوگا (رسالہ باغبان پنجاب جنوری ۱۸۹۰ء صفحہ ۴۳)

.....۱۴ بہت کم اشخاص ہین جو کہ اس بات کا دعوے کرتے ہین کہ کُل پیدایش چھ ہزار برس گذرے کہ ہوئی تھی۔ اگر یہہ سچ ہو کہ خدا نے سب کو چھ دن مین بنایا۔ اور آدمی کو چھٹے دن۔ تو دُنیا آدم سے پانچ دن بڑی ہوئی۔ یہہ بیان کرنا کہ دُنیا کو چھ ہزار برس ہوئے کہ بنایا تھا بالکل لغو ہے۔ جبکہ یہ اندازہ کیا گیا ہے کہ صرف زمینی چٹانون کے بنانے کے لئے چالیس لاکھ برس کا عرصہ چاہیئے"

.....۱۵ اور ایک کروڑ پچاس لاکھ سال دنیا کی قدامت کے لئے بطور بیان کئے گئے ہین۔ ہندوستان کے بڑے بڑے دریاؤن کے ڈیلٹے انسان کی قدامت کے لئے بڑے عُمدہ ثبوت ہین۔ مصنفین

دریائے نیل کا ڈیلٹا جو کہ مادہ کے اکٹھے ہونے سے ایک بڑے مقدار میں بن گیا ہے۔ جو کہ اسطرح سے ابتک بہہ بھی جاتا ہے اور جمع بھی ہوتا جاتا ہے۔ پچھلے تین ہزار برس مین ذرا بھی بڑھا ہوا نہیں معلوم ہوتا۔ مینروز کے زمانہ مین اُس ڈیلٹے پر جیسا کہ اب موجود ہے بڑے بڑے قدیمی شہر کثرت آبادی کے ساتھ آباد تھے۔ جنکی تہذیب کے لئے اُس تاریخ سے اسقدر زمانہ چاہیئے۔ جو کہ حضرت نوح کے طوفان کو یا دُنیا کی پیدائش کو منسوب کیا گیا ہے۔ (دیکھو ٹائیمس آف مین کائینڈ مولفہ مسٹر گلیڈسٹون صاحب صفحہ ۳۲۵)

۱۰۰۰۰۰۰ پروفیسر ایس نیوکومب صاحب فرماتے ہین کہ جب زمین سرد ہو کر نباتات کے اُگانے کے قابل ہوئی اُس زمانہ سے ابتک ایک کروڑ سال گذرے ہونگے (دیکھو پاپولر اسٹرانومی صفحہ ۵۰۹)۔

۲۰۰۰۰۰۰ پروفیسر ہالر صاحب فرماتے ہین کہ جب سے زمین سرد ہو کر نباتات کے قابل ہوئی ابتک دو کروڑ سال گذرے ہونگے (دیکھو سیکرٹ ڈاکٹران جلد دوم صفحہ ۶۹۴)

۷۰۰۰۰۰۰ پروفیسر کرال صاحب فرماتے ہین کہ زمین کے سرد ہونے سے اس حالت تک پہنچنے کے واسطے ۷ کروڑ سال ہونے چاہئین (دیکھو کلائمٹ اٰن ٹائیم صفحہ ۳۲۵)

۹۶۰۰۲۳۹۰ اہل چین خیال کرتے ہین کہ دنیا کے پہلے بادشاہ سے حکیم کنفوش انکے مقنن تک جو مسیح سے پانچسو سال پیشتر گذرا ہے ۹ کروڑ ۶۰ لاکھ سال گذرے ہونگے۔ (تاریخ ہندوستان صفحہ ۱ سے ۱۲ تک)

۸۸۸۵۰۰۰۰۰ تاریخ خطائی سے آغاز گیہان آفرینش برسازند و بزعم ایشان تا امسال

ہشت ہزار و ہشت صد و ہشتاد و چہار دن و شصت سال سپری شد
دہریونے دہ ہزار سال پندارند پایندگی عالم صد ہزار دن بود (آئین اکبری
صفحہ ۲۷۲ مطبوعہ کلکتہ سنہ ۱۸۶۷ء و بدیع ہندوستان صفحہ ۷ سے ۲ تک)

۱۰۰۰۰۰۰۰۰ سر ولیم ٹامسن صاحب فرماتے ہیں کہ زمین کے سرد ہو کر نباتات کے
قابل ہونے اور اُس وقت سے اب تک دس کروڑ سال گزرے ہونگے۔
(سیکرٹ ڈاکٹرن جلد ۲ صفحہ ۶۹۴)

۳۰۰۰۰۰۰۰۰ ایک اور لائق مورخ فرماتے ہیں کہ ابتداء سے جبتک کہ نباتات وغیرہ
بنتی رہی اور اُس وقت سے آدمیوں کے پیدا ہونے تک ۳۰ کروڑ سال
ہونے چاہئیں (سیکرٹ ڈاکٹرن ۱۸۸۸ء مطبوعہ لندن صفحہ ۶۹)

۳۵۰۰۰۰۰۰۰ پروفیسر بسچاف صاحب فرماتے ہیں کہ زمین کو دو ہزار ڈگری کی گرمی
سے دوسو ڈگری کی گرمی تک پہنچنے کے واسطے پینتیس کروڑ سال
گزرے ہونگے اس سے کم میں نہیں ہوسکتا (سیکرٹ ڈاکٹرن مطبوعہ
لندن جلد ۲ صفحہ ۶۹۴ سطر ۲۲)

۵۰۰۰۰۰۰۰۰ پروفیسر ریڈ صاحب فرماتے ہیں کہ ۵۰ کروڑ سال گزرے ہونگے۔
جب سے یورپ میں نباتات وغیرہ پیدا ہونا شروع ہوئی (دیکھو مسٹر
ریڈ صاحب کا لیکچر جو انہوں نے ۱۸۷۶ء میں جیولوجیکل سوسائٹی
میں دیا تھا)

.... ا پروفیسر ہکسلی صاحب بہادر مشہور و معروف جیالوجسٹ نے آخرکار نہایت عمدہ تحقیقات سے یہ امر بپایہ ثبوت پہنچایا ہے کہ جب سے دنیا میں نباتات اگنی شروع ہوئی اُس سے آج تک ایک ارب برس گذرے ہونگے (دیکھو ورلڈ لا ألف صفحہ ۱۸۰) +

مؤرخ آنریبل الفنسٹن صاحب بہادر سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں جو مدت ایک دن برہما کی قرار دیگئی ہے یہ علم ہیئت کے اصول پر قائم ہوئی ہے نوڈز اور ایپسائیڈز کی کامل گردش جو بحساب علم ہیئت ہنود کے ۴ ارب ۳۲ کروڑ سال میں پوری ہوتی ہے ایک دن برہما کا ہے (یعنی برہم دن) نوڈز طریق الشمس کے دائرے کے اُن نقطوں یا مقاموں کو کہتے ہیں جہاں کسی سیارہ کی گردش کا محیط انقاطع کرتا ہے یعنی راس و ذنب۔ ایپسائیڈز سیارہ کے اُن دو مقاموں کو کہتے ہیں کہ جو قدیم زمانہ میں نہایت قریب اور نہایت بعید سمجھے جاتے تھے اور اب آفتاب سے نہایت قریب اور نہایت بعید سمجھے جاتے ہیں یعنے اوج و حضیض (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۵۶۔ باب تیسرا سنہ ۱۸۶۶ء مطبوعہ علیگڈھ) +

مؤرخ ابو القاسم فرشتہ لکھتا ہے کہ مانند کفار خطاء و ختن و چین۔ کفار ہند نیز مے گویند کہ طوفان بمملکت ما نرسیدہ۔ بلکہ بطوفان نوح در اصل اعتقاد ندارند (تاریخ فرشتہ مقدمہ صفحہ ۹ سنہ ۱۲۸۱ء نولکشور) +

پھر وہی مؤرخ کہتا ہے کہ در یکے از کتب معتبرہ بنظر در آمدہ کہ شخصے از صاحب

سلونی بادون العرش و فوق العرش پرسید کہ یا امیرالمومنین! پیش از آدم بسیہزار سال

کہ بود آنحضرت جواب دادند کہ آدم چوں ایں معنی سہ مرتبہ تکرار یافت آں شخص ساکت

شدہ سر در پیش افگند شاہ ولایت پناہ بر زبان مبارک آوردند کہ اگر سی ہزار بار می پرسیدی

کہ پیش از آدم کہ بود میگفتم آدم۔ از ینجانیز کہنگی عالم استنباط میتواں کرد و اقوال ہندیاں

را محض ترہات نمیتواں شمرد (تاریخ فرشتہ جلد اول مقدمہ صفحہ ۵ سطر ۱۶)+

ڈاکٹر بینٹ ڈ الرصاحب فرماتے ہیں کہ جو انسانی ہڈیاں سنٹاز کے پاس

برازیل کے کنارہ پر اور جھیل لیگوا سنٹا کے کنارہ پر کپتان الیٹ صاحب بہادر اور

ڈاکٹر لنڈ صاحب بہادر نے پائی ہیں وہ ایک سخت پتھر کے ساتھ مخلوط ہیں اور ہر ایک

اُن میں سے پتھر بن گئی ہے اُسنے ثابت ہوتا ہے کہ امریکہ میں انسان مسیپی کے الوڈیا

سے پہلے تھا اور اُن انسانوں کی بھی تاریخ نہیں کیونکہ بیشمار نسلیں حیوانی انسان کی امریکہ

میں پیدا ہونے سے پہلے معدوم ہو چکی ہیں (دیکھو ٹائیپس صفحہ ۵۰ ۳ سے ۳۵۷ تک)+

جودھشٹر کی سمت۔ اسکو پانڈوا بد بھی کہتے ہیں اس کی بابت مورخوں کی مختلف

رائے ہے انگلینڈ کے پرانے جوتشی بینٹلی صاحب نے اپنی خیال سے لکھا ہے

کہ عیسے مسیح کے جنم سے ۱۱۷۹ سال پہلے یہ شروع ہوا ہے اور ایسا ہی کرنیل ٹاڈ صاحب

بہادر نے تاریخ رجستھان میں درج کیا ہے (۱۸۹۰ + ۴ + ۱۱۷۹ = ۳۰۷۳)+

علا آنریبل الفنسٹن صاحب بہادر تاریخ ہندوستان میں ایکہزار چارسو پچاس سال سنہ

عیسوی سے پہلے جودھشٹر کا ہونا بتلاتے ہیں (۱۲۵۰ + ۱۸۹۰ = ۳۳۴۰)+

۳۔ مورخ راج ترنگنی لکھتا ہے کہ جب کلجگ کے ۶۵۳ سال گذر گئے اُس وقت کورو دپانڈو کی باہمی لڑائی ہوئی تھی یہ گرنتھ کلہن پنڈت نے بعہد راجہ جے سمھ ۱۱۴۸ء تا ۱۱۵۰ء مطابق ۹۹۴ھ میں تالیف کیا (۴۹۹۰ - ۶۵۳ = ۴۳۳۷) ڈاکٹر ہنٹر صاحب جدھشٹر کا ہونا مسیح سے ۱۲ سو سال پہلے قرار دیتے ہیں (۱۹۹۰ + ۱۲۰۰ = ۳۱۹۰)

مگر ان سب میں باہمی بہت مخالفت ہے کیونکہ ۳۰۷۳ و ۳۲۴ سنہ ۴۳۳۷ و ۳۱۹۰ سنہ ان کے مقابلہ سے ۱۲۶۴ سالوں کا فرق معلوم ہوتا ہے پس ہم کسیکو بھی ترجیح دینا نہیں چاہتے بلکہ ہماری رائے میں چاروں صاحبان غلطی پر ہیں کیونکہ ہم بہت مضبوط اسناد سے کہتے ہیں کہ اس وقت جودھشٹر کا سمت ۴۹۹۰ ہے

سند اول۔ اکبر بادشاہ کے وقت جبکہ ہر طرح کے علماء و فضلاء جمع رہتے تھے اور خصوصاً سنسکرت کے پنڈتوں کی بہت زیادہ قدر ہوتی تھی اس وقت میں جو سنسکرت کے بڑے بڑے ودوانوں سے اور مستند سدہانتوں سے تحقیقات ہو کر لکھا گیا ہے اور جس کا لکھنے والا خود بھی ایک عظیم الشان سلطنت کا وزیر اعظم تھا وہ یہ ہے کہ در سر آغاز ایں کلجگ راجہ جدہشٹر ہمگی جہاں را برکشادہ بسرا پائے تاریخ فرا رسید فرمانروائی خوش را سر آغاز گردانید و دریں سال چہلم الٰہی چہار ہزار و ششصد و نود و شش سال از گذشتہ و سہ ہزار و چہل و چہار سال روائی داشت پیش کہ جہت از اورنگ نشینی خویش بر گرفت و کار سختی بر مردم آسان ساخت و دریں سال ہزار و

ششصد وپنجاہ ودو سال سپری شد (دیکھو آئین اکبری مطبوعہ کلکتہ ۱۸۶۷ء صفحہ ۲۶۹)

(۴۶۹۶ + ۲۹۴ = ۴۹۹۰) یا (۱۶۵۲ + ۳۰۴۴ - ۴۶۹۶ + ۲۹۴ = ۴۹۹۰) یا

(۱۹۴۶ + ۳۰۴۴ = ۴۹۹۰) +

سند دوم۔ راجاولی گرنتھ میں پنڈت مادھواچارج جی جوتشی کی فاضلانہ تحقیقات سے (جو سمت ۱۸۱۶ میں تصنیف ہوا ہے) درج ہے کہ کل یگ کے آغاز سے بکرم تک ۳۰۴۴ سال ہوتے ہیں۔ کل یگی سمت ۳۰۴۴ میں بکرم کا راج ہوا اور سمت ۳۱۷۹ میں شالباہن کا راج آغاز ہوا۔ (دیکھو برشیند چندرکا اگست ۱۸۹۷ء صفحہ ۸۷ سے ۹۰ تک) +

(۱۹۴۶ + ۳۰۴۴ = ۴۹۹۰)۔ اس لائق مصنف نے مفصل سموار فہرست سب بادشاہوں کی دی ہے +

سند سوم۔ سورت کے مندر میں دو شنکراچاریوں کے درمیان دینی مباحثہ ہوا۔ جسکے اثنا میں دوارکا کے مندر سے ایک تانبے کا پتر پیش کیا گیا۔ جس کی تاریخ سمت ۲۶۶۳ جودھشٹری تھی یہ پتر مسیح سے ۴۳۷ سال پہلے تحریر ہوا جس کا زمانہ سکندر کی یورش ہند سے کچھ پیشتر ہوتا ہے یعنے ۱۱۰ سال پیشتر (۲۶۶۳ + ۴۳۷ + ۱۸۹۰ = ۴۹۹۰) +

سند چہارم۔ مسٹر ولیم میور صاحب نے جو ریاست بوندی میں تحقیقات کرائی ہے قصبہ سورت یا ستدر میں اپنے پتھروں کے کتبونکے تو اُس سے بھی یہی سمت ثابت ہوا ہے (دیکھو رسالہ دہلی سوسائٹی جلد ۱ نمبر ۲ سنہ ۱۸۶۲ء صفحہ ۲۸ و ۲۹) +

سند پنجم ۔ ورا ہی مہر نے برہت سنگتا میں لکھا ہے دیکھو ادھیا ۱۳ اشلوک ۳ ۔

आसन्मघासु मुनयः शासति पृथ्वीं युधिष्ठिरे नृपतौ
षड्द्विकपञ्चद्वियुतः शककालस्तस्य राज्ञश्च ॥
बृहत्संहिता अ० १३ श्लो० ३

ترجمہ ۔ مہاراجہ جدھشٹر جی کا جب پتھوی پر راج ہو رہا تھا ۔ اس وقت سپت رشی مگھا نکھشتر میں تھے اور ۲۵۲۶ سال ہوتے ہیں اس کو یعنے راجہ جدھشٹر کو شاکی منی بودہ کی سمت تک یعنے بودہ مسیح سے ۶۲۲ برس پہلے پیدا ہوا اور ۵۴۲ برس پہلے فوت ہوا پس بدہ کا سمت اس کی ۸۰ برس کی عمر سے شروع ہوتا ہے ۔

(۲۵۲۶ + ۱۸۹۰ + ۵۷۴ = ۴۹۹۰) +

سند ششم ۔ بدانکہ پیشتر در ہندیاں سمت راجہ جدھشٹر رواج داشت راجہ مذکور نزد ایشاں در آغاز کلجگ حال بودہ و تمام جہاں را برکت دادہ تا این زمان از سمت ایالت او چہار ہزار و نہ صد و بست و ہشت سال شمسی گذشتہ (غیاث اللغات ردیف ف صفحہ ۳۲۵ سنہ ۱۸۷۱ء) ۔ (۴۹۲۸ + ۶۲ = ۴۹۹۰) ۔

بودہ سمت ۔ اس سمت کی بابت بھی لوگوں کا اختلاف ہے جن میں سے چند کی رائے ہم بتلاتے ہیں +

(۱) گوتم عرف مبدہ ۶۲۳ برس قبل عیسے کے پیدا ہوا اور بدہ بعمر ۸۰ سال ۵۴۳ برس قبل عیسے کے درخت انجیر کے نیچے مرگیا (دیکھو مصباح التواریخ منشی حصہ اول

باب پنجم صفحہ ۲۲ و ۲۳ سنہ ۱۸۹۶ء) +

(۲) تاریخ ہندوستان میں لکھا ہے کہ شاکی منی بودھ حضرت عیسے سے قریب ۵۵۰ برس پہلے ہوا ہے (دیکھو تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۶۰) +

(۳) بودھ کی پیدائش کی تاریخ صحیح نہیں ہے (دیکھو صفحہ ۲۴ مصباح التواریخ) مگر صحیح بات یہ ہے کہ بودھ کا جنم شالباہن کے سال سے ۷۰۱ سال پہلے ہوا تھا ۸۰ سال کی اوستھا میں ان کا دیہانت ہوا جسکو آج ۲۴۳۳ سال ہوتے ہیں لیکن یہ سمت انکی عمر کے پچاسویں برس سے شروع ہوا تھا جو اس وقت ۲۴-۲۶ ہے +

بکرم سمت

تاریخ فرشتہ میں لکھا ہے تا حالت تحریر این سطور کہ سن خمس و عشرہ لعبد الف است از ہجرت بحساب ہنود ہزار و ششصد و شصت و سہ سال سپری شد صفحہ ۱۴۔ مقالہ اول ۱۶۶۳ + ۲۸۴ + ۱۹۴۷ - یا ۱۶۶۳ + ۲۹۲ = ۱۹۵۵ - ۸ = ۱۹۴۷ -

کرنیل ٹاڈ صاحب فرماتے ہیں کہ سومنات میں ایک پتھر پر سمت ۱۳۲۰ بکرم لکھا ہوا ہے جو مطابق ہے سنہ ۶۶۲ ھ کے پس اس سے مطابقت وقت اچھی طرح ہو سکتی ہے اقتباس تمرباشک حصہ سوم صفحہ ۱۵ سنہ ۷۳ بار اول ۱۳۰۷ - ۶۶۲ = ۶۴۵ - اور ۱۳۲۰ + ۶۴۵ = ۱۹۶۵ - ۱۸ = ۱۹۴۷ - +

تاریخ عالم میں لکھا ہے کہ بکرم مسیح سے ۵۶ سال پہلے ہوا - دیکھو صفحہ ۱۱ سنہ ۵۶ حصہ اول +

مورخ الفنسٹن صاحب بہادر فرماتے ہیں مالوہ کے راجہ بکرماجیت کا سن جسکا

آغاز ۵۷ برس قبل مسیح سے ہوا۔ اور تمام خاص ہندوستان میں اُس کا رواج ابتک برابر ہے "تاریخ ہندوستان باب ۳ صفحہ ۲۷۲ سنہ ۶۶) +

پس بکرم سمت اس وقت ۱۹۴۷ ہے اور یہ چیت سدی پڑوا سے شروع ہوتا ہے اگرچہ سال اس کا قمری ہے لیکن تیسرے سال ایک مہینہ لوند کا اضافہ ہو کر سال شمسی سے مطابق ہو جاتا ہے +

شالواہن سمت راجہ شالواہن کا سن جو ۷۸ء سے شروع ہوا۔ تمام دکھن میں مروج ہے" (دیکھو تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۷ سنہ ۶۶) (۱۸۹۰-۷۸=۱۸۱۴) پس شالباہن کا سمت اس وقت ۱۸۱۴ ہے +

سنہ عیسوی یہ عیسےٰ کے تولد سے ۴ برس بعد شروع ہوا (دیکھو بائبل مطبوعہ مرزاپور سنہ ۷۰) +

تاریخ عیسوی کو ڈیونیسیس اکسیفس اطالوی نے باستصواب پانڈروس راہب مصری کے ۵۲۷ء یا ۵۳۲ء میں حسب اقوال مختلفہ وضع کیا اور ابتداء تاریخ بعد ۴ برس ولادت حضرت عیسےٰ سے قرار دیا۔ مقدار سال کی موافق ارصاد ازمنہ مختلفہ کے مختلف رہی جیسا کہ نقشہ ذیل سے ظاہر ہے +

نقشہ دریافت مقدار یوم سال موافق رصد حکمائے مختلف

نمبر شمار	نام حکیم	یوم	ساعت	دقیقہ	ثانیہ	ثالثہ
١	حکیم طیموخارس	٣٩٥	٥	٥٠	٠	٠
٢	حکیم ابرخس	٢٦٥	٥	٥٠	٠	٠
٣	حکیم جولیوس قیصر	٣٦٥	٥	٥٠	٠	٠
٤	خواجہ نصیر الدین طوسی	٣٦٥	٥	٤٩	٠	٠
٥	حکیم کاسی کی رصد ١٤٤ء کے موافق	٣٥٥	٥	٤٨	٥٢	٠
٦	حکیم ویلی لنٹڈ	٣٦٥	٥	٤٨	٤٨	٣٩
٧	حکیم ونس	٣٦٥	٥	٤٨	٤٨	٣٩
٨	حکماء مصر	٣٦٥	کسور کو گرا دیتے تھے۔			

جیولیس قیصر نے باستصواب حکیم سوسی جنیس ٤٥ سنہ قبل مسیح میں اس واسطے دائر ہونا مبادی فصول کا سال کے ہر مہینے میں رفع ہو جائے اور نوروز ایک ہی تاریخ ایک ہی مہینہ میں شہور رومیہ سے واقع ہو بعوض سال قمری کے سال شمسی کو رائج کیا اور یہ قرار دیا کہ ہمیشہ تین سال تک پیہم ہر سال ٣٦٥ دن کا لیا جاوے اور ہر چوتھے سال آخر ماہ فروری میں ایک دن کبیسی کا زیادہ کر کے وہ سال ٣٦٦ یوم پر تمام کیا جاوے چونکہ مقدار کسر ہر سال میں ٦ ساعتوں سے کم تھی اور جولیوس قیصر نے پوری چھ ساعتیں

لے کر ایک دن چوتھے برس بڑھایا تھا لہٰذا بسبب جمع ہونے کسور زائدہ کو ۱۵۸۲ء

میں گیارھویں مارچ کو تحویل آفتاب حمل میں ہوئی تب تیرہویں پوپ گریگری نے

سنہ مذکور میں دس روز اُس سال کی تقویموں سے خارج کر دیئے اور گیارہویں

مارچ کو اکیس مارچ قرار دیکر اُس سال کو ۳۵۵ پر ختم کیا اور آئندہ کے واسطے معین

کیا کہ ہر سینکڑے کے سال آخر کو جو بموجب قاعدہ جولیوسی سال کبیسہ ہے تین سو برس

تک ۳۶۵ دن کا لیں اور ہر چوتھے سینکڑے کے سال آخر میں تین کم کر دینے

کا حکم دیا اسلئے اس قاعدہ کی عملدرآمد کے خیال سے ہر سال لیپ کا جو صدی کے اخیر

میں ہو اور چار سو پر پورا تقسیم نہو سکے سال لیپ نہوگا مثلاً ۱۷۰۰-۱۸۰۰-۱۹۰۰

اور نہ ان میں ماہ فروری ۲۹ کا ہوگا مگر ۱۶۰۰-۲۰۰۰-۲۴۰۰-۲۸۰۰-۳۲۰۰ لیپ کے

سال حسب قاعدہ مقررہ کے ہونگے اور اُن میں فروری ۲۹ روز کا ہوگا مختلف ملکوں کے

عیسائیوں میں اس کے ماننے میں تکرار رہی جرمنی اور سوئزرلینڈ کے کیتھولک نے

۱۵۸۴ء میں قبول کیا اور کیتھولک نے جلد قبول کیا مگر پروٹسٹنٹوں نے ۱۶۹۹ تک

قبول نکیا سویڈن میں ۱۷۵۳ء میں رواج پایا اور ۱۷۵۲ء میں انگلینڈ میں اور

پیروان گریک چرچ نے ابھی تک قبول نہیں کیا +

چینی سمت چین کے پہلے بادشاہ حکیم کنفوشس اُن کے مقنن تک جو مسیح سے

پانچسو سال پہلے ہوا ہے نو کروڑ ساٹھ لاکھ برس گذرے ہیں (تاریخ بدیع ہندوستان

صفحہ ۹ ۱۸۷۶ء) ۹۶۰۰۰۰۰+۱۸۹۰+۵۰۰=۹۶۰۲۳۹۰ سال ہوئے +

خطائی سمت ابتدائی انسانی سرشٹی سے سال ۷۳۵ تک آٹھ ہزار آٹھ سو تراسی دن اور نو ہزار سات سو نوے سال ہوئے اور مدت دن کی دس ہزار سال ہے (نفائس الفنون و تاریخ خطائی د آئین اکبری صفحہ ۲۷۲ کلکتہ سنہ ۶۷ء و بدیع ہندوستان صفحہ ۱۰ ۱۸۷۱ء) ۱۸۸۴۳ + ۱۰۰۰ = ۸۸۸۳۰۰۰۰ + ۹۷۹۰ + ۵۷۲ = ۸۸۸۴۰۳۶۲ سال ہوئے ،

کالڈیا سمت وہاں کے لوگ کہتے ہیں کہ ہمارے مورث اعلیٰ سے مسیح تک ڈیڑھ لاکھ برس ہوتے ہیں۔ بدیع ہندوستان صفحہ ۹ (۱۸۹۰ + ۱۵۰۰۰۰ = ۱۵۱۸۹۰ سال ہوئے)

عبرانی سمت بقول اُن کے دنیا کی پیدائش سے مسیح ۴۰۰۴ سال بعد ہوئے ہیں پس آج تک ۴۰۰۴ + ۱۸۹۰ = ۵۸۹۴ سال ہوئے

فارسی سمت فارس والے اپنے پہلے بادشاہ سے زردشت تک جو مسیح سے ۳۰۰۰ سال پہلے ہوا۔ ایک لاکھ چوراسی ہزار نو سو ستر سال بتلاتے ہیں پس آج تک ہوئے۔ ۱۸۴۹۷۰ + ۳۰۰۰ + ۱۸۹۰ = ۱۸۹۸۶۰ سال ہوئے

سپارٹا کی تاریخ یہ شہر سپارٹا کی بنیاد سے شروع ہوتی ہے جو مسیح سے ۱۷۰۴ سال پہلے ہوا پس ۱۷۰۴ + ۱۸۹۰ = ۳۵۹۴ سال ہوئے

یونانی سمت یہ اولمپیا کے اکھاڑے کے پہلے تماشے سے شروع ہوا۔ یہ تماشا مسیح سے ۷۷۶ سال پہلے ہوا پس ۷۷۶ + ۱۸۹۰ = ۲۶۶۶ سال ہوئے

رومی سمت شہر روما کی بنیاد سے جو مسیح سے ۷۵۲ سال پہلے آباد ہوا ہے پس

۷۵۳+۱۸۹۰=۲۶۴۳ سال ہوئے +

نابوصاری سمت یہ بابل کے پہلے بادشاہ کی جلوس کی جو مسیح سے ۷۴۷ سال پہلے ہوا شروع ہوتا ہے - ۷۴۷+۱۸۹۰=۲۶۳۷ سال ہوئے +

سکندری سمت پیدائش سکندر کی شروع ہوتا ہے سکندر مسیح سے ۳۵۴ سال پہلے ماہ جولائی میں تولد ہوا استقبالیس کل آج تک ۳۵۴+۱۸۹۰=۲۲۴۴ سال ہوئے +

مصری سمت اس کا آغاز منینس بادشاہ اول مصر سے شروع کرتے ہیں جس کو سکندر اعظم کے وقت تک ۲۵۳۰ سال ہوتے ہیں پس ۲۵۳۰+۲۲۴۴=۴۷۷۴ سال ہوتے ہیں +

موسوی سمت اسکو عیسائی و موسائی و محمدی پیغمبر مانتے ہیں - عیسیٰ سے ۱۵۷۳ سال پہلے پیدا ہوا پس اس کی ۱۵۷۳+۱۸۹۰=۳۴۶۳ سال ہوتے ہیں (دیکھو موسےٰ کی کتاب مزے اور سنہ خروج کا ریفرنس) +

داؤدی سمت یہ بادشاہ بھی عیسائی و موسائی و محمدی صاحبان کا پیغمبر ہے اس کا سال جلوس مسیح سے ۱۰۳۵ سال پہلے ہوا پس ۱۰۳۵+۱۸۹۰=۲۹۲۵ سال ہوئے +

ابراہیمی سمت ابراہیم مسیح سے ۱۹۲۱ سال پہلے پیدا ہوا - دیکھو توریت پیدائش باب ۱۲ الیف ۱۹۲۱+۱۸۹۰=۳۸۱۱ سال ہوئے +

نقشہ ترتیب وار کُل سمتوں کا

نمبر شمار	نام سمت	کب سے جاری ہے	تعداد سمت کہ اس وقت تک گذرا ہے
۱	آریہ سمت	سرشٹی اُتپتی سے	۱،۹۶۰،۱۵۲۹۹۰
۲	چینی سمت	چین کے پہلے بادشاہ سے	۹۶۰۰۲۳۹۰
۳	خطائی سمت	خطا کے پہلے آباد کنندہ سے	۸۸۸۴۰۲۶۳
۴	پارسی سمت	ایران کے پہلے بادشاہ سے	۱۸۹۸۶۰
۵	کالڈیا سمت	مورث اعلےٰ سے	۱۵۱۸۹۰
۶	مصری سمت	مینس بادشاہ سے	۲۷۵۴۴
۷	عبرانی سمت	آدم اور دنیا کی پیدائش سے	۵۸۹۴
۸	کل یگی سمت	زمانہ کل یگ کے آد سے	۴۹۹۰
۹	جدھشٹری سمت	جلوس راجہ جدھشٹر سے	۴۹۹۰
۱۰	نوح کا سمت	نوح کے وقت سے	۴۹۹۰
۱۱	ابراہیمی سمت	ابراہیم سے	۳۸۱۱
۱۲	سپارٹا کا سمت	شہر سپارٹا کی بنیاد سے	۳۵۹۴
۱۳	موسوی سمت	موسےٰ کے وقت سے	۳۴۶۳
۱۴	داؤدی سمت	داؤد کے وقت سے	۲۹۲۵

نمبر شمار	نام سمت	کب سے جاری ہے	تعداد سمت کے اس وقت کتنے ہے
۱۵	یونانی سمت	اولمپیا کے اکھاڑے سے	۲۶۶۶
۱۶	رومی سمت	شہر روم کی بنیاد سے	۲۶۴۳
۱۷	نابو نصاری سمت	بابل کے پہلے پادشاہ سے	۲۶۳۷
۱۸	بدھ شاکیہ منی کا سمت	بدھ کے پچاسویں برس سے	۲۴۶۴
۱۹	سکندری سمت	سلطان سکندر سے	۲۲۴۴
۲۰	بکرمی سمت	بکرم کے جلوس سے	۱۹۴۷
۲۱	عیسوی سمت	عیسیٰ کی پیدائش سے چار برس بعد	۱۸۹۰
۲۲	شالواہن سمت	راجہ شالواہن سے	۱۸۱۲
۲۳	محمدی سمت	جب مکہ سے مدینہ کو گئے تب سے	۱۳۰۸

لوند کا مہینہ دریافت کرنے کا قاعدہ

جسقدر اعداد سموت کے ہوں اُن پر چار اعداد ایزاد کرے اور اُنہیں پر طرح دیکر جو عدد خارج قسمت رہے اُس سے ترکیب ذیل لوند کا مہینہ معلوم کر لیں۔ یعنی اگر ۲ باقی رہیں تو کنوار۔ اگر ۳ باقی رہیں تو چیت اور اگر ۵ باقی رہیں تو ساون۔ اگر ۸ باقی رہیں تو جیشٹ اور اگر ۱۱ باقی رہیں تو بیساکھ اور اگر ۱۳ باقی رہیں تو بھادوں۔ اور اگر ۱۶ باقی رہیں تو اساڑھ لوند کا مہینہ ہوگا۔ اگر کوئی عدد خارج قسمت نہو یا مندرجہ بالا عددوں سے علاوہ ہو تو جاننا چاہئیے کہ اس سال میں لوند کا مہینہ

نہیں ہوگا مثلاً سمت ۱۹۴۷-۴ ۱۹۵۱ ÷ ۱۹ خارج قسمت ۱۳ ہے -

تو اس سمت میں لوند کا مہینہ بہادوں ہوگا +

یکم جنوری کا دن معلوم کرنے کی ریت

کسی بھاشا کے کوی کا وچن

(چو پائی) جولاگے عیسے کو سموت - تاسے کاڑھو ایہ سمت

اشٹ دس اور اُن سچا سا - شیش بچے تا دیو ملا سا

تا پوری چوتھائی تا ہیں - جوڑو پُن دو جوڑو دا ہیں

کشٹ سات سے رہے جو شیا - لکھو تاہیں انگلش پرشیا

مثلاً ۱۸۹۰ء سال ہے اس کا دن نکالنا ہو تو ۱۸۹۰-۱۸۴۹ = ۴۱ + ۱۰ = ۵۱

+ ۲ = ۵۳ ÷ ۷ = ۴ بس چوتھا روز ہفتہ میں بُدھ ہے اور یہی یکم جنوری کا روز ہے +

نوٹ - ابتدائی انگریزی مورخوں نے اکثر تحقیقات میں غلطیاں کی ہیں خصوصاً جبکہ وہ کسی پرانی کتاب یا کتبہ کی بابت رائے دینے لگے وجہ سب سے زیادہ غلطی کی یہ ہوئی کہ وہ اکثر اس باطل خیال کو نہیں چھوڑنا چاہتے تھے کہ دنیا مسیح سے چار ہزار چار سو سال پہلے ہوئی چنانچہ اس کا خود غیر متعصب فاضلوں نے اقبال کیا ہے +

تمام کارپینٹر نے ایل وکٹر کو چٹھی میں لکھا ہے (بابت فیروز شاہ کی لاٹھ کی)

کہ میں ایسے شہر دہلی میں ہوں جہانکہ سکندر اعظم کی ہندوستان کے راجہ پورس سے
لڑائی اور پورس کی فوج نے جہاں اُسے شکست دی سکندر نے یہاں اُسی
فتح کی یادگار میں ایک پیتل کا ستون بنایا۔ جو اب تک یادگار ہے" دار کیا لوجکل
سروے آف انڈیا جلد ا صفحہ ۱۶۳) +

اسی حوالہ کو لے کر ایک پادری ایڈورڈ ٹری صاحب کہتے ہیں کہ مجھ کو ٹام کاریٹ نے
تبلایا ہے جس نے شہر دہلی کے خاص حالات لکھے ہیں کہ میں نے بحالت قیام دہلی
میں سنگ مرمر کا ایک بھاری ستون دیکھا۔ جسکے اوپر یونانی زبان میں ایک کتبہ
کندہ تھا جسکو زمانہ نے بوسیدہ کردیا تھا +

اسی کاریٹ کی غلط رائے کو ابتدائی انگریزی مسافروں نے اختیار کیا تھا
جیسا کہ پرچس بیان کرتا ہے کہ "یہ کتبہ یونانی و عبری زبان میں ہے اور بعض یہ
تصدیق کرتے ہیں کہ اسکو سکندر اعظم نے تعمیر کرایا" +

یہی خیال جمیس پرنسپ کا تھا اور اسی قسم کی غلطی لشبپ ہربر سے ہوئی
ہے جو اسکو ڈہلی وہات کا ایک لاٹ ستون بیان کرتا ہے کاریٹ کی غلطی کی یہ
وجہ معلوم ہوتی ہے کہ پالی زبان کے حروف تھا۔ چھا۔ ٹا۔ کا۔ را۔ با۔ ڤ۔ ای
آن۔ کو یونانی کا خیال کیا (دیکھو صفحہ ۱۶۴) +

آخر کو لکھا ہے کہ رائے پتھورا کی یہ لاٹھ ہے اور اگر یہ ڈہلی ہوئی نہ ہوتی
تو مسلمان فاتح کب کے اسکو کھا جاتے صرف لوہے کی ڈہلی ہونے سے مسلمانوں نے

اسکو نہیں توڑا۔ مورخ لکھتا ہے کہ میں نے اس کا ایک ٹکڑہ کا ٹکڑا ڈاکٹر میری ٹامس کے پاس روڑکی بھیجا جس نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ ہلیبیبل ٹمپ ہے کی ہے جس کی کثافت ۶۶۔۷ درجہ کی ہے۔ یعنی پانی سے اتنے گُن بھاری ہے (ارکیالوجیکل سرٹےآف انڈیا صفحہ ۷۰ جلد ۱)۔

حصّہ دوم

آریہ گرنتھوں کی بابت تحقیقات

عرصہ تک اودیا اندھکار پھیلنے کے سبب ست ودیا کا پرچار بہت کم ہو چلا تھا آرش گرنتھوں کی جگہ پورانوں نے سنبھال لی تھی۔ گھر گھر میں پورانوں کے اپدیش پرویش کر چکے تھے آریہ ورت اور برہم آورت کے اندر انیک مت متانتر پھیل گئے تھے۔ علمی مسائل کی منزلت فسانوں کو مل چکی تھی ایک جگت کرتا کو چھوڑ انیک پرمیشر مانے گئے تھے معقولیت سے نفرت اور منقولیت سے الفت ہو چکی تھی ہر ایک دوسرے سے بغض و کینہ میں بھرے ہوئے دلوں میں کھوٹ ظاہر داری بیں مکاری کی اوٹ ہو رہی تھی خود غرضوں مکاروں۔ بوالہوسوں نے اپنی مطلب سدھی کے واسطے فرضی و بناوٹی شلوکی بنا۔ جاہلوں کو سبز باغ دکھلا تبضہ کر رکھا تھا

جس طرف سے موقع ملتا لوگ اسے پھیلانے میں دلدادہ تھے بھارت کے بیدہ اور
مہاراجہ یدہشٹر کی وفات کے بعد جسکو ابھی صرف ۴۹۹۰ سال ہوئے ہیں سینکڑوں
اور ہزاروں گرنتھ بنا۔ شاعری کی چاشنی چکھا سارے آریہ ورت کو وام تنز و ریں میں پھنسا لیا
اپنی غرض نفسانی کے واسطے بزرگوں رشیوں کے نام سے شلوک بنا بنا کر مہا اُتم
سرشٹیٹ دہرم کو ادہوگتی میں گرادیا۔ ویدوں اور ست شاستروں کے سوا کوئی ایسا
گرنتھ نہیں دیکھہ پڑتا۔ جن میں پوپ لیلا کے آثار موجود نہوں علم و عقل کے خلاف
فسانہ۔ بے سروپا اور بے ٹھکانہ باتیں اس قدر بھری ہیں کہ جن کا حد و حساب نہیں
ہائے غضب اس قدر خاموشی کا برتاؤ کیا گیا کہ دس ہزار یا چوبیس ہزار شلوک کے بدلے
ایک لاکھ شلوک بنائے گئے۔ اور مصنف کی صداقت پر انصاف کے دشمنوں نے خاک ڈالی۔
ہم دور کیوں جائیں اور کیوں ناظرین کو طول طویل تحصیل لاحاصل میں پھنسائیں
ابھی سمت ۱۶۸۰ کی بات ہے کہ گسائیں تلسی داس جی نے بھاشا رامائن
بنائی وہ روز بروز بڑھتے بڑھتے یہانتک بڑھ گئی کہ تین سو سال کے اندر صدہا
چوپائیوں کا فرق ہوگیا مگر اب اصل پستک نکل آنے پر بخوبی ثابت ہوگیا ہے کہ
اصل مصنف کیا کہتا ہے اور موجودہ مطبوعہ رامائن کیا گاتی ہے +
بھارت کے کوئی دو نسخے آریہ ورت کے اندر ایسے نہیں ملتے جن میں صدہا
اشلوک کا تفاوت نہو جب یہانتک تداخل ہونے لگا تو آخر کار خود پنڈتوں کو بحسرت
ملکر کہنا پڑا کہ بھارت میں ضرور گڑبڑ ہوگئی ہے +

پس اے ناظرین! یہی حال اور گرنتھوں کا ہے منوسمرتی میں بھی تخمیناً دو سو شلوک کے زائد کئے گئے ہیں اس کے بھی دو پرانے متفق نسخے نہیں ملتے اور یہی حال بالمیکی رامائن کا ہے۔ اسجگہ ہم صرف تاریخی تحقیقات کر کے گرنتھوں کا زمانہ تصنیف قائم کرتے ہیں اور اسیطرح آیندہ بھی کرینگے کیونکہ ہم چاہتے ہیں کہ آریوں کے علمی خزانہ کے گرد جتنے خس و خاشاک ہیں اُن کو بلکلیت صاف کر دیں ✦

منوسمرتی۔ ڈاکٹر ہنٹر صاحب فرماتے ہیں۔ "پانچسو برس قبل عیسے کے منو نے ایک شاستر شمالی ہند کے برہمنوں کی رسم و قواعد کے لئے بنایا"۔ (صفحہ ۱۱ مصباح التواریخ ہنٹر سنہ ۱۸۹۶ء) ✦

اور کئی یورپین فاضل کہتے ہیں کہ "یہ کتاب نوسو برس قبل مسیح کے لکھی گئی ہے"۔ (دیکھو تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحہ ۱۱۶) ✦

آنریبل الفنسٹن صاحب بہادر سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں کہ "اس مجموعہ کا مصنف نوسو برس قبل مسیح ہوا ہوگا۔ (تاریخ ہندوستان تتمہ نمبر ا صفحہ ۴۲۵ سنہ ۱۸۶۶ء) ✦

تردید۔ ڈاکٹر ہنٹر صاحب منو کو تو مسیح سے پانچسو برس پہلے بتلاتے ہیں لیکن مہابھارت کی بابت فرماتے ہیں کہ بیاس جنہوں نے مہابھارت چوبیس ہزار شلوکوں میں ختم کیا مسیح سے بارہ سو برس پہلے ہوئے ہیں (مختصر تاریخ ہند حصہ اول صفحہ ۹۰ سنہ ۱۸۸۴ء) اور بیاس جی خود بھارت میں لکھتے ہیں ✦

पुराणं मानवो धर्मः साङ्गो वेदश्चिकित्सितम् ।
आज्ञासिद्धानि चत्वारि न हन्तव्यानि हेतुभिः ॥

महाभा०

ترجمہ- برہمن گرنتھ - منوسمرتی - وید معہ ویدانگ آیوروید - ان چاروں کی
آگیا ضرور ماننی چاہیئے کبھی ان کے ارشاد سے انکار نہ کرے اور ہم ثابت کر چکے
ہیں کہ بھارت کو بنے ۴۹۹۰ سال ہو چکے ہیں مگر صرف مہابھارت ہی میں کیا موجود
ہے چھاندوگیہ برہمن میں بھی منو کا ذکر ہے +

॥ मनुर्वै यत्किंचिदवदत्तद्भेषजं भेषजतायाः ॥

ترجمہ- جو کچھ منو نے کہا ہے وہ اوشدھیوں کی بھی اوشدھی ہے اسپر
ضرور عمل کرنا چاہیئے مہاتما برہسپتی جی نے کہا ہے +

वेदार्थोपनिबन्धृत्वात्प्राधान्यं हि मनोः स्मृतम् ।
मन्वर्थविपरीता तु या स्मृतिः सा न शस्यते ॥
तावच्छास्त्राणि शोभन्ते तर्कव्याकरणानि च ।
धर्मार्थमोक्षोपदेष्टा मनुर्यावन्न दृश्यते ॥

ترجمہ- وید کے کل ہونے سے منوسمرتی ہی سمرتیوں میں پردھان ہے پس جو
سمرتی منو کے خلاف ہے وہ خود تباہ ہو جاویگی +

اس وقت تک دلیل کے شاستر اور ویاکرن کے گرنتھ سوبھاشان ہوتے ہیں

جب پاتا کہ دھرم اور موکش کا اُپدیش کرنیوالا منو نظر نہین آتا۔

پر آنشر جسے یوروپین فاضل* مورخ قدیم زمانہ کا اوّل ہیئت دان جانتے ہین اور
جن کا ہونا مسیح سے پہلے ۱۱۸۱-۱۲ اور ۱۳۹۱ سال قرار دیتے ہین۔ وہ بھی اپنی سمرتی
مین منو کا ذکر کرتا ہے اور اُسے اپنے سے بہت قدیم تبلاتا ہے۔

اب یہہ دیکھنا چاہئے کہ جب سب گرنتھ اسکی بابت قدیم ہونے کے قابل
ہین تو خود منو مین اسکی بابت کیا ذکر ہے۔ اور خود منو مین کس کتاب کا حوالہ پایا جاتا ہے
واضح ہو کہ جہانتک منو سمرتی کو دیکھا گیا ہے۔ ویدون کے سوا اور کسی گرنتھ کا
نام و نشان اُس مین نہین ہے۔ اور اگر کہین کسی اور کا نشان پایا جاتا ہے تو
وہ صرف برہمن اور اُپ نشد اور وید انگ ہین۔

جہان منو نے کسی کا حوالہ دیا ہے وہ بہت زیادہ تو خود وید سنگتا ہے ورنہ باقی
ہین رشی کرت پُرانے گرنتھون کا شاذ و نادر حوالہ ہے۔ رام۔ کرشن۔ دیوی
وشن۔ رودران کا نام و نشان نہین۔

اب ہم دیکھنا چاہتے ہین کہ منو نے اپنی تاریخ تصنیف کی بابت کیا ذکر کیا ہے
آیا خاموشی کا برتاؤ ہے یا صاف الفاظ مین کہا ہے۔ چنانچہ منو ادھیاے ۱-
شلوک ۱ و ۲ و ۳ و ۶ مین لکھا ہے۔

* دیکھو ڈیوز صاحب کی کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۲ صفحہ ۲۶۸- اور جلد ۵ صفحہ ۲۸۸ اور کلبر کُ صاحب کی
تحقیقات حالات ایشیا- جلد ۹- صفحہ ۳۵۶- اور جلد ۶ صفحہ ۵۸۹- اور اور نٹل میگزین
جلد ۵ صفحہ ۲۴۵-

स्वायम्भूवस्यास्य मनोः षड्वंश्या मनवो परे।
सृष्टवन्तः प्रजाः स्वाः स्वा महात्मानो महौजसः ॥६१
स्वारोचिषश्चौत्तमिश्च तामसो रैवतस्तथा।
चाक्षुषश्च महातेजा वैवस्वतसुत एव च ॥६२
स्वायम्भुवाद्याः सप्तैते मनवो भूरितेजसः।
स्वे स्वेन्तर सर्वमिदमुत्पाद्यापुश्चराचरम् ॥६३॥

ترجمہ - سویمبھو منو سے آدلیکر چھ منونتر اس سے پہلے ہو چکی ہین - اور اُنکے دور مین بھی سرشٹی جُدا جُدا سبھاؤ کے مطابق پیدا ہوئی - جو منونتر گذر چکے ہین اُنکے یہہ نام ہین - سویمبھو - سواروچش - آدتم - تامس ریوت - چاکھیش - اب موجودہ منونتر دیوسوت ہے -

سویمبھو سے آدلیکر اب جو ساتوان ہے ان سب منونترونمین چراچر جگہہ مختلف سبھاؤ والا ایشوری قانون کے مطابق پیدا ہوتا ہے ۔۔

اس سے صاف ظاہر ہے کہ اُس وقت چھ منونتر گذر چُکے تھے - ساتوین ویوسوت منونتر مین اُنہون نے سمرتی بنائی - جس کے آگے کی تشریح اشلوک ذیل سے ظاہر ہوتی ہے - +

अब्दानां दशकं सहस्रं दशकं यातं च सन्ध्ये युगे
भाद्रे मासे कृतनामपाह्निमनुनां ब्रह्मान्त्ययापूर्णमा सत्यः

ترجمہ - بیوسوت منونتر کے پہلے ست یگ کے دسہزار دس سال گذر جانے پر بھادون کے مہینے کی ۱۵ اپنے پورنماشی کو یہہ گرنتھ ختم (سماپت) ہوا۔

چونکہ منونتر چودہ ہوتے ہین - لیکن منو نے اُن باقیون کا نام بھی نہین لیا اس سے صاف ظاہر ہے کہ صرف اپنے بنانے کی تاریخ کہی - پس اسکی کل بیوستھا یہہ ہوئی جو نقشۂ ذیل سے ظاہر ہے :

۲۷ چترتیگی جو گذر چکے ہین	۱۱۶۶۴۰۰۰۰
۲۸ وین کے تین یگ گذر گئے	۳۸۸۸۰۰۰
کل یگ جو گذر رہا ہے اُس کے	۴۹۹۰
میزان	۱۲۰۵۳۲۹۹۰

اور ۱۲۰۵۳۲۹۹۰-۱۰۰۱۰=۱۲۰۵۲۲۹۸۰ یہ کل سال منوسمرتی کی تصنیف کو گذرے -

مورخ الفنسٹن صاحب فرماتے ہین کہ "منو کے قوانین کی تاریخ کو جو اصل مین نو سو برس قبل مسیح کے لکھے گئے ہین - تاریخی واقعات کے لکھنے والے ہندوان چارون یگون سے گذر کر کیا قریب سات منونترون کے پہلے قرار دیتے ہین جو کہ ایک ایسی مدت ہے کہ ۴۳۲۰۰۰۰ کو ۷۱ چترتیگی سے ضرب کرنے سے حاصل ہوتے ہین" (دیکھو تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۵۷ سنہ ۶۶)

تردید - یہ بالکل غلط ہے - ایسا نہین ہے - بلکہ یہ سمرتی سویمبہو منونتر مین نہین بنی - بلکہ ساتوین موجودہ ویوسوت منونتر مین تصنیف ہوئی ہے جیساکہ اوپر ثابت کیا گیا ہے - پس منوسمرتی کو بنے ہوئے ۱۲۰۵۲۲۹۸۰ سال گذرے ہین جیساکہ اشلوک ہائے مندرجہ بالا سے ثابت کیا گیا -

منو کے قانون سے موسے کے دس احکام نقل کئے گئے (دیکھو موسے کے دس احکام) -

سر ولیم جونس صاحب کہتے ہین کہ یہ منوسمرتی کسی وقت مین یونان اور مصر دیس تک بھی رائج تھی - اور اسی پر عملدرآمد ہوتا تھا (دیکھو منوسمرتی انگریزی کا دیباچہ)

منو کا قانون موسے کے قانون سے بہت پہلے کا ہے (دیکھو بائیبل ان انڈیا مطبوعہ نیویارک)

اس جگہہ مناسب معلوم ہوتا ہے کہ باقی سات منونترون کے نام بھی ناظرین کو بتلاوین - کیونکہ اکثر لوگ پوچھا کرتے ہین - واضح ہو کہ چھہ منونتر جو گذر چکے ہین اُنکے نام اور ساتوین جو گذر رہا ہے اُس کا نام ہم لکھ چکے ہین - اب آیندہ آنیوالے

منو نستروں کے یہ نام ہیں۔

सावर्णिर्दक्ष सावर्णि ब्रह्म सावर्णिकस्तत:
धर्म सावर्णिको रुद्र पुत्रो रोच्यश्च भौत्यक ॥

ترجمہ ۔ ساورنیہ ۔ دکھش ساورنیہ ۔ برہم ساورنیہ ۔ دھرم ساورنیہ ۔ رودر پتر روچیہ ۔ بھوتکہ +

سورج سدہانت ۔ اس کتاب کی بابت یورپین مورخ بائیبل کے زمانہ کے پابند ہو کر بے سر و پا ہانکتے ہیں اور کہتے ہیں کہ "سورج سدہانت ۵۰۰ء میں لکھی گئی ہے"۔ (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۵۷ سنہ ۶۶ء)

پھر ایک اور مورخ فرماتے ہیں کہ "سورج سدہانتا پانچویں یا چھٹی صدی کے ایک بڑے ہیئت دان کی کتاب ہے"۔ (تحقیقات حالات ایشیا جلد ۹ صفحہ ۳۲۹ و جلد ۲ صفحہ ۹۲) +

پھر لکھا ہے "علم ریاضی کی ان شاخوں میں جو ترقی آریوں نے کی ہے وہ علم ہیئت کی نسبت اور بھی زیادہ بیان کرنے کے قابل ہے چنانچہ سورج سدہانت میں علم مثلث کا بیان ایسا پایا جاتا ہے کہ اس سے ان کا یہ علم بہ نسبت یونانیوں کے بہت زیادہ ہی ثابت نہیں ہوتا بلکہ اس میں ایسے ایسے سوالات پائے جاتے ہیں کہ ان کا علم یورپ والوں کو سولھویں صدی تک نہیں ہوا تھا"۔ (کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد ۴ صفحہ ۱۵۲) +

پروفیسر واٹسن صاحب فرماتے ہیں کہ سورج سدہانت کے لکھے جانے کے ایک مدت پہلے سے علم ہندسہ سے لوگ ماہر ہوگئے تھے کیونکہ اس میں تروں کی مقدار معلوم کرنیکا ایسا عمدہ قاعدہ موجود ہے جسکا استعمال پہلے پہل برگس صاحب نے سترہویں صدی میں کیا۔" (دیکھو برٹش انڈیا جلد ۳ صفحہ ۴۰۳) +

"محیط اور قطر کی مناسبت کا بیان بھی سورج سدہانت میں ہے۔" (دیکھو تحقیقات حالات ایشیا جلد ۲ صفحہ ۲۵۹) +

اب ہم یہ بتلاتے ہیں کہ آریوں کے علم ہیئت وغیرہ کی بابت خصوصاً یورپین کی کیا رائے ہے؟

پادری بنٹلی صاحب جو آریوں کے دعوے کے بالکل برخلاف ہیں وہ بھی اپنی اخیر چھاپی ہوئی کتاب میں لکھا ہے کہ آریوں نے جو طریق اکلیتس کو ۲۷ منازل قمر (نچھتر) میں تقسیم کیا ہے جس سے وہ اُس زمانہ میں بہت بڑے عالم اس علم کے معلوم ہوتے ہیں وہ تقسیم مسیح سے ۱۴۲۲ سال پہلے ہوئی تھی (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۴۰ سنہ ۶۶ و تحقیقات ایشیا جلد ۲ صفحہ ۱۵۲) +

کلسبنی۔ بیلی۔ پلیفیر صاحبان کا قول ہے کہ آریوں کی کتابوں میں ایسی ایسی تحقیقیں جو حضرت عیسےٰ سے تین ہزار برس پہلے ہوئی تھیں اب بھی موجود ہیں اور اُن سے بہت بڑی ترقی جو اُس زمانہ سے پہلے ہو چکی تھی ثابت ہوتی ہے۔" (تاریخ ہندوستان باب پہلا حصہ تیسرا صفحہ ۲۲۹) +

اور اسی ایک بہت عمدہ دلیل اسبات کی نکالی گئی ہے کہ زمانہ قدیم ہی میں نہایت عمدہ عمدہ تحقیقات ہو چکی ہونگی (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۴۴)

تمام ہیئت دان آریوں کی تحقیقوں کے نہایت قدیم ہونیکو تسلیم کرتے ہیں اور اسباب میں کچھ بحث نہیں معلوم ہوتی ہے کہ اُنہوں نے جو ٹھیک اور صحیح حرکت وسطی سورج اور چاند کی قرار دی ہے وہ اُنکو قدیم زمانہ کی تحقیقوں سے ان تحقیقوں کے مقابلہ کرنے سے ہوئی ہو گی جو اس زمانہ کے لوگوں نے کی ہے (دیکھو پونڈ صاحب کی لاپلیس والی کتاب نظام دنیا)

اور جس قاعدہ پر پترا بنا ہے جس کا ذکر وید میں موجود ہے اسکے لکھے جانیکا زمانہ حضرت مسیح سے چودہ سو برس پہلے قرار دیا گیا ہے۔ (دیکھو تحقیقات حالات ایشیا صفحہ ۲۸۹ جلد ۸ وصفحہ ۳۸۲ جلد ۷)

نبٹلی صاحب نے جس طرح یہ غلطی کی ہے اسیطرح سدھانت شرومنی کا زمانہ قایم کرنے میں بھی کی ہے کیونکہ وہ اپنی آخری کتاب میں ثابت کرنا چاہتے ہیں کہ "بھاسکراچارج نے اکبر کی سلطنت میں ۱۵۵۶ء میں سدھانت شرومنی تصنیف کی"

دیکھئے ناظرین! یہ کتنی بڑی بھاری غلطی ہے اسیواسطے مورخ الفنسٹن صاحب فرماتے ہیں کہ اس مصنف (بھاسکراچارج) کی ایک کتاب کے واسطے اصلی متن کے لکھے جانیکی تاریخ ایک مشہور شخص فیضی نے اپنے فارسی ترجمہ میں جو اسنے مرتب کرکے اکبر کے حضور میں پیش کیا تھا بیان کر دی ہے اسیطرح سے اور بہت سے مصنفوں

نے جو اک بن سی پہلے گذرے ہیں بھاسکر اچارج کا حوالہ اپنی تصنیفوں میں دیا ہے جن کی صداقت کا بنٹلی صاحب کو انکار کرنا پڑا ہے۔ (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۴۶ سطر ۶۶) +

پس ان کی قایم کردہ تاریخیں جو بائبل کے زمانہ کے پابند ہو کر صداقت کے چہرہ پر نقاب ڈال رہی ہیں اعتبار کے لایق نہیں ہیں +

یہاں پر ہم چاہتے ہیں کہ آریوں کے علم ہندسہ اور ہئیت کی بابت کچھ اور شہادتیں پیش کریں +

پروفیسر ولسن صاحب نے لکھا ہے کہ "ہیئت کی تحقیقوں اور علم ہندسہ کی ثبوتوں میں جبر و مقابلہ کا استعمال جو اُنہوں نے کیا ہے وہ بھی انکی ہی ایجاد ہے اور جس طریق سے وہ اب بھی یہ کام کرتے ہیں اب بھی تعریف کے قابل ہے" (کالبروک کا انڈین الجبرا صفحہ ۴۰۸ و ۴۰۹) (اڈنبرا ریویو جلد ۲۹ صفحہ ۱۵۸) +

"علم حساب میں آریہ کسور اعشاریہ کے سبب ایجاد سے جسکا موجد سب اُنہیں کو تسلیم کرتے ہیں اور معزز اور ممتاز ہیں اور معلوم ہوتا ہے کہ اسی تحقیق کے موجد ہونے کے سبب سے علم حساب میں آریہ یونانیوں پر بہت بڑا فخر اور فوق رکھتے ہیں" (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۴۶) +

"جبر و مقابلہ میں اہل عرب کا دعوےٰ آریوں کے مقابلہ میں پیش کیا گیا ہے لیکن کالبروک صاحب نے بخوبی اسباب کو ثابت کیا ہے کہ اہل عرب کو جبر و مقابلہ کا علم حاصل

ہو سکے اور اُن میں تحقیق علموں کی ابتدا سے پہلے ہندوستان میں یہ علم کمال کو پہنچ چکا تھا (اڈنبرا ریویو صفحہ ۱۵۱) و (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۴۲ و ۲۵۱ سنہ ۶۶)

پھر وہی مورخ فرماتے ہیں "آریوں کی ترقی کے زمانہ کی ابتدا میں تمام اور قوموں سے بھی زیادہ جاہل تھیں اور زیادہ ترقی کے زیادہ میں جبکہ غالباً یہ بات ممکن تھی کہ وہ کسی غیر سے کچھ حاصل کرتے۔ تو اُس کا حال یہ ہے کہ اُس زمانہ میں جو طریق علمی تحقیقاتوں وغیرہ میں برتا گیا تھا وہ صرف انکی ذات پر مخصوص اور منحصر ہی نہیں تھا بلکہ وہ ایسے اصولوں پر مبنی ہے جن سے اور کوئی قدیم قوم مطلق واقف نہ تھی اور اُس سے ایسی تحقیقوں کا علم ظاہر ہوتا ہے۔ جن سے اب سے دو سو برس پہلے تک اہل یورپ بھی واقف نہ تھے +

الغرض اُن کی ہیئت کے نتیجے جس قدر مذکورہ تحقیقوں پر حصر رکھتے ہیں انکی نسبت تو صاف صاف عیاں ہے کہ ان کا کسی غیر قوم سے حاصل کرنا ممکن نہ تھا اور ان نتیجوں کی نسبت بھی جو ایسی تحقیقوں پر منحصر نہیں ہیں انصاف سے یہ نہیں کہا جا سکتا کہ جن لوگوں میں ایسا کچھ استعداد اور فہم اور فراست کا مادہ ہو انکو اور غیر قوموں سے سہارا لینے کی حاجت پڑی ہو" (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۴۹ سنہ ۶۶) +

اور آخر کار یہی آنریبل الفنسٹن صاحب فرماتے ہیں کہ ہندوستان کے علم ہیئت کی قدامت اور صلیت نہایت دلچسپ مضمون ہے ان میں سے قدامت اہل یورپ کے نہایت بڑے درجہ والے ہیئت دانوں نے گفتگو کی ہے تسپر بھی

اب تک اسکا تصفیہ نہیں ہوا" (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۳۹ سنہ ۶۶ء) +

جب سورج سدہانت کی بابت ہم خیال کرتے ہیں تو وہ بہت پرانی معلوم ہوتی ہے کیونکہ اسکا مصنف سوائے ویدآوکے سناتن شاستروں کے اور گرنتھوں کے حوالہ نہیں دیتا اور وہی فاضل نجومی (اسٹرالوجر) خود اپنی کتاب کی تصنیف کا زمانہ بتلاتا ہے۔ مندرجہ ذیل اشلوکوں میں جن سے صاف ظاہر ہے کہ وہ کب ہوا۔ اور کس وقت میں اُسنے یہ مستند گرنتھ بنایا۔ چنانچہ وہ سورج سدہانت میں فرماتے (دیکھو سورج سدھانت مدہما دھیا اشلوک ۲۲ و ۲۳) +

कल्पादस्माच्च मनवः षट्व्यतीताः ससन्ध-
यः वैवस्वतस्य च मनो युगानां त्रिघनो गतः
॥२२॥ अष्टाविंशाद्युगादस्माद्यातमेतत
कृतं युगम् । अतः कालं प्रसंख्यामेकत्र-
पिण्डयेत ॥२३॥

ترجمہ - اس کلپ کے آرنبھ سے چھ منونتر گذر چکے ہیں مع سندھیا کے اور جو ساتواں ویوسوت منونتر ہے اسکے مہایگ ستائیس گذر گئے ہیں اور اب جو اٹھائیسواں چتریگی ہے اسکا ست یگ گذر گیا ہے پس یہ گرنتھ جینے اسوقت بنایا اس سب کال کو گن کر تاریخ تصنیف سمجھ لو +

تریتا یگ پورا گذرا	۱۲۹۶۰۰۰

دواپر یوگ گذرا۔	۸۶۴۰۰۰
کل یگ کے اس وقت تک گذرے	۴۹۹۰
میزان کل سالوں کی جو برج دھات کے ہوئے	۲۱۶۴۹۹۰ سال ہوئے

ویدانت شاستر۔ ہم ثابت کر چکے ہیں کہ بیاس جی کو ہوئے ۴۹۹۰ سال گذرتے ہیں۔ کیونکہ دواپر کلجگ کے آدمیں موجود تھے اور اُنہوں نے یہ گرنتھ بنایا پس اُس کو بنے بھی آجتک ۴۹۹۰ سال ہوتے ہیں اِس سے کم کسی حالت میں نہیں بیاس جی نے اسکے علاوہ جیمنی منی کرت میمانسا پر ویا کھیا بنائی۔ پاتنجل منی کرت یوگ سوتر پر بھاش بنایا۔ اور بھارت گرنتھ بنایا +

اشٹا دھیائی لکھا ہے ۳۵۰ برس قبل عیسے کے زبان سنسکرت کے اور **مہابھاش** قواعد پانڑ برہمن نے بنائے جو اب تک رائج ہیں پیشتر عام لوگ پراکرت یعنے بھاشا بولتے تھے مگر برہمن (ودوان) ہمیشہ سنسکرت بولتے اور لکھتے تھے (صفحہ ۸ امفتاح التواریخ ہنٹر) +

سنسکرت زبان کی نسبت سر ولیم جونس صاحب بہادر لکھتے ہیں کہ سنسکرت زبان یونانی زبان سے زیادہ کامل اور رومی سے زیادہ وسیع اور دونوں سے زیادہ فصیح اور بلیغ ہے (کتاب تحقیقات حالات ایشیا جلد اصفحہ ۴۲۲) +

اور آنریبل نفنسٹن صاحب بہادر سابق گورنر بمبئی فرماتے ہیں کہ اس زبان کی صرف و نحو ایسی کامل ہو گئی ہے کہ انسان کی کلام کے اصول تمام دنیا میں اگر

قائم بھی ہوئے ہیں تو ان سے زیادہ نہیں ہوئے"۔ (تاریخ ہندوستان پانچواں ایڈیشن صفحہ ۷۷، ۱۸۶۶ء)

اب ہم اسکے متعلق جو مخالفوں کے اعتراض ہیں ۰ لکھکر ان پر غور کرتے ہیں

مہاشے راجہ شیو پرشاد جی سی۔ ایس۔ آئی تاریخ میں لکھتے ہیں۔ کہ کاتیائن کی تنجلی نے ٹیکا لکھی اور تنجلی کی بیاس نے۔ اب ہیم چندر اپنے کوش میں لکھتا ہے کہ کاتیائن کا نام ورروچی ہے۔ اور کشمیر کا سوم دیو بھٹ اپنے کتھا سرت ساگر میں لکھتا ہے کہ کاتیاین ورروچی کوشامبھی میں پیدا ہوا

پانی سے اُسنے ویاکرن میں شاستر ارتھ کیا اور راجہ نند کا منتری ہوا۔ مدرا راکھس وغیرہ بہت سے گرنتھوں سے ثابت ہے کہ نند کے بعد ہی چندر گپت راج سنگھاسن پر بیٹھا اور چندر گپت کا زمانہ ظاہر ہے اب کہو کہ ہم پانی کا زمانہ اڑھائی ہزار برس سے ادھر مانیں یا لاکھوں برس سے اُدھر پتنجلی چندر گپت کے پیچھے ہوا۔ اسمیں کسی طرح کا سندیہ نہیں کیونکہ اُسنے اپنے بھاشیہ میں سبھا راجانش یورواہ اس سوتر پر چندر گپت سبھا ایسا اُداہرن دیا ہے۔ (دیکھو اتہاس تمر ناستک حصہ سوم صفحہ ۷۳ ایڈیشن)

تردید واضح ہو کہ سب سے پہلے ہمیں دیکھنا ضروری ہو کہ آیا مہا بھاشیہ میں یہ اُداہرن ہے یا نہیں۔ ہمنے اسکے واسطے بہت سی تلاش کی اور گنتیر مستند

کا پہونکو دیکھا - جہانتک ہماری تحقیقات سے ظاہر ہوا وہ یہی ہے کہ یہ اُواہن
مہابھاش میں نہیں اور ہم صرف اپنی تحقیقات پر ہی خاتمہ نہیں کرتے بلکہ دکھن
کالج کے پرنسپل مسٹر کیلہارن صاحب نے جو کامل تحقیقات کے بعد مہابھاش
چھپوایا ہے وہ بھی لکھتے ہیں کہ صحیح نسخوں میں چندرگپت سبھائیہ پاٹھ نہیں ہے -
چنانچہ وہانکی اصل عبارت یہ ہے دیکھو مہابھاش ویاکرن پہلے ادھیاے پہلے پاد
کے ۱۱ سوتر کے ضمن میں پاتنجلی جی مہاراج فرماتے ہیں :-

सभा राजामनुष्यपूर्वा। किमर्थायवचनस्यैव
राजाद्यर्थम्॥ किं निर्देशः कर्तव्यः तदेवास्य
पर्यायवचनस्यैव ग्रहणं भवति किं प्रयोजनम्॥
राजाद्यर्थम्॥ इनसभम्॥ ईश्वरसभम्॥ तस्यैव न
भवति॥ राजासभा॥ तद्विशेषाणां नान्न भवति

ترجمہ - جب سبھا لفظ کا نپنس اور راجہ پد کو چھوڑ کر اور کے ساتھ سماس ہو تو
ایسی صورت ہوگی جیسے इनसभम (انسبھم) اور इश्वरसबम
(ایشور سبھم) لیکن راجہ کے ساتھ سنبندھ ہونے سے یہ صورت نہیں ہوگی مثلاً
(راج سبھا) राजसभा اور جو لفظ اُنکی صفت واقع ہوتے ہیں وہاں بھی
سبھا کو سبھم نہیں ہوتا - مثلاً पुष्पमित्रसभा "پشپمتر سبھا"
دیکھو مہابھاش مطبوعہ ۱۸۸۳ء بمبئی صفحہ ۱۱۷ سطر ۱۰ -

اب بتلائیے کہ چندر گپت سبھا کہان لکھا ہے اور فرمائیے کہ اس جیسی سبھا
بنانیکا کہان حکم ہے اس موقعہ پر ہم ایسے غلط اعتراضونکی وجہ بھی بتلاتے ہین دیکھو
اسی مہابھاش کے چھپوانے والے مسٹر کیل ہارن صاحب پرنسپل اورنٹیل کالج
دکھن فرماتے ہین کہ دو پستک ک مین چندر گپت سبھا یہ پاٹھ بھی ہے لیکن اس
پستک مین مہابھاش کا مول چھٹے ادھیاء کی آدی تک ہے اس پستک کے دو بھاگ
ہین پہلا تقریباً ۱۲۰ برس کا پرانا ہے اور دوسرا ۸۰ برس یا ۱۰۰ برس تک کا
ہوگا۔ پہلا بھاگ ۲ ورق سے ۱۲۰ ورق کا ہے اور مول پہلی جلد کے اپاؤ کے
۱۲ سے لے کر ۱۹۶ صفحہ تک کا ہے دوسرا ۱۲۱ سے لیکر ۳۹۴ ورق تک کا اور
مول پہلی جلد کا ۱۹۶ صفحہ سطر ۲۰ تک کا - یہہ پستک سارے کا سارا ہی بڑی
بے پروائی سے لکھا ہوا ہے اور چھوٹے چھوٹے ٹکڑے اکثر اسمین حذف بھی ہین
دوسرے حصہ مین صفحات ذیل خالی ہین ۲۲۶ - الف ۱ - ۱۸ سے لے کر ۲۲۱ - الف
ایک اڈیشن - پہلا صفحہ ۲۶۲ - ۴ سے لے کر صفحہ ۲۶۴ - سطر ۲۶ تک ۲۴۶ - الف ۱
۲۲ سے لیکر ۲۴۷ - الف تک اڈیشن - دوسرا صفحہ ۱۶ - ۱۲ سے لیکر صفحہ ۱۸ - ۱۰ تک -
علیٰ ہذا القیاس - مین یقین کرتا ہون کہ یہ دونون کاپیان کسی اور کاپی سے نقل کیگئی ہین
اور وہ اصل کاپی پوری محفوظ حالت مین ہے جبکہ کاپی نمبر ک کی نقل ہو رہی تھی بہت
کچھ خراب اور معیوب ہوگئی - یہ کشمیر کی کاپی ہے اس کاپی ک مین بعض اوقات
صفحون کے صفحے چھوڑ دئے ہین لیکن یاد رکھ کر کہ کاپی ک اکثر غلط ہے -

پاٹھہ کا اختلاف یا بالکل نہ ہونا کبھی حالتون مین حادثاً سمجھا جا سکتا ہے اور ہمارے کو خواہش ہے کہ انڈیا مین کوئی اور اصل زیادہ مستند مل سکے"۔ (دیکھو دیباچہ صفحہ ۹ سے ۱۱ تک)۔

پھر وہی صاحب فرماتے ہین کہ "مین اپنی کتاب کے ۱۷ صفحہ کی ۱۰ سطر مین صرف لیشپ مترسبھا کو چھاپتا ہون اور چندر گپت سبھا کو جو لیشپ مترسبھا کے بعد ہوئی کا بیوتنین درج ہے نہین چھاپتا میری دلیل صرف لیشپ مترسبھا کے چھاپنے کی یہ ہے کہ اصلی معتبر کا بیان جی۔ڈی اور اسے مین جنکا پاٹھ اور سب کا بیون پر افضل ہے صرف یہی لفظ ہے (دیکھو دوسری جلد کے دیباچہ کا صفحہ ۹ صفحہ ۴۰ سے آگے)۔

پس یہہ تو بالکل باطل ہوگیا کہ پاتنجلی جی چندر گپت کے بعد ہوئے۔ یا مہا بھاشیہ مین اُنکا نام ہو باقی جو آپنے پرمان دیئے ہین وہ کتھا سرت ساگر۔ اور بدہ اوراکھس کے ہین جو کہ انمین سے کوئی بھی کسیطرح کا مستند نہین جیسا کہ الف لیلہ وفسانہ عجائب اور الہ دین اور عجیب وغریب چراغ۔ یا امیر حمزہ کی داستان۔ بھلا ان کتابونکا تاریخ یا مذہب یا صحیح واقعات کیا تعلق ہے کیونکہ یہہ سب فضول قصونکی کتابین ہین اور بہت ہی جدید۔ یہہ تو قصونکی کتابین ہین انکے علاوہ بعض مذہبی کتابین بھی تاریخی واقعات کو غلط تبلاتی ہین جیسے جوگ بسشٹ جو کسی نوین وید انتی نے بالمیک جی کے نام سے بنا دی۔ زاغون اور ہنسون کا بیاہ کرا دیا ہے کاگ

بہسنڈ کو پیدا کر کروڑون برسون تک اُس کے زندہ رکھنے کی گپ ہانک دی ایسی ہی ایک اَور گپ ہے کہ مہادیو نے ڈمرو بجایا اور ساری اشٹادھیائی بن گئی۔ یا تیتر نے کھا لیا اور تیتری براہمن ہو گیا۔

راجہ صاحب! ایسی فضول کہانیون سے رشیون یا منیون کے گرنتھون کا کیا تعلق ہے اور کیا ایسی کہانیان تاریخی واقعات کی منزلت رکھ سکتی ہین؟ ہرگز نہین۔

پس ہم آپ کو بتلاتے ہین کہ پتنجلی جی کے یوگ کا بھاشہ سری بیاس جی نے لکھا ہے جس سے ثابت ہے کہ پتنجلی جی بیاس جی سے پہلے ہوئے اور بیاس جی کی بابت ہم اسی کتاب مین علیحدہ بتلائین گے کہ وہ راجہ جدھشٹر جی کے وقت مین ہوئے جسکو آج تک ۴۹۹۰ سال ہوئے بنا برآن پتنجلی جی بیاس جی سے پہلے ہوئے اور انکا زمانہ پانچہزار سال سے پہلے کا ہے اور جب پتنجلی ہی ۵ ہزار سال سے پہلے کی ہین تو پانینی اُن سے پہلے مین اسی واسطے وہ کسیطرح بھی ڈھائی ہزار برس سے ادھر کے نہین بلکہ پانچہزار برس سے اُدھر ہین۔

مہابہارت گورنر الفنسٹن صاحب مورخ فرماتے ہین کہ "مہابہارت کے تصنیف ہونیکا زمانہ غالباً چودھوین صدی قبل مسیح ہے۔" (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۹۱ سنہ ۱۸۶۶ء)۔

پھر دیکھتے ہین کہ مہابہارت کے تصنیف ہونے کے زمانہ پر بحث ہو چکی ہے

غالباً چودھوین صدی قبل مسیح مین وہ تصنیف ہوئی" (تاریخ ہندوستان ۱۸۸۶ء

چوتھا حصہ باب پہلا صفحہ ۳۹)

ڈاکٹر ہنٹر صاحب فرماتے ہین۔ "بیاس جنہون نے مہابھارت ۲۴ ہزار شلوکون مین ختم کیا تھا مسیح سے بارہ سو برس پہلے ہوئے ہین" (مختصر تاریخ ہند حصہ اوّل صفحہ ۹۰ ۱۸۸۲ء الہ آباد)

جواب - بیشک یہ تو ٹھیک ہے کہ بھارت کے ۲۴ ہزار شلوک ہین مگر یہ ٹھیک نہین کہ وہ چودھوین صدی قبل مسیح مین تصنیف ہوئی بلکہ اکتیسوین صدی قبل مسیح مین تصنیف ہوئی اور در حقیقت ۲۴ ہزار شلوک ہین مگر اب موجودہ بھارت مین ایک لاکھ شلوک سے زیادہ ہوگئے چنانچہ بھارت مطبوعہ کلکتہ ۱۸۳۴ء شاکا شالبا سن مین یہ شلوک ہے

चतुर्विंशति साहस्त्रीं चक्रे भारतसंहिताम ।।
उपाख्यानैर्विना तावद्भारतं प्रोच्यते बुधैः पर्व १

ترجمہ ۲۴ ہزار شلوک بھارت کے مجموعہ مین بغیر کسی اور تشریح یا تفسیر کے اور یہی بھارت ہے ایک اور جگہ اسی ادھیاء مین لکھا ہے بیاس کی زبانی

अष्टौ श्लोकसहस्राणि अष्टौ श्लोकशतानि च।
अहं वेद्मि शुको वेत्ति सञ्जयो वेत्ति वा न वा।।
भारत पर्व १ अ० १ श्लो० ८१

ترجمہ آٹھ ہزار شلوک اور آٹھ سو شلوک مین جانتا ہون - سکھدیو جانتا ہے سنجی جانتا ہے یا نہ " ایک اور لائق مؤرخ بہت تحقیقات کے بعد لکھتے ہین - "مہابھارت کے ایک لاکھ شلوکون مین سے صرف ۲۴ ہزار شلوک اصل مصنف کے ہین "

(اورینٹل میگزین ستمبر [illegible] صفحہ [illegible]) -

مؤرخ الفنسٹن صاحب نے ایک جگہ اور بھی لکھا ہے کہ ضرور ۲۴ ہزار شلوک اصل مصنف کے ہین " (تاریخ ہندوستان صفحہ ۲۹۲ سنہ ۱۸۹۶ء)

اصل بید کا نام مہابھارت نہین ہے بلکہ بھارت ہے یعنے بھرت کا وستار ہو جسمین وہ بھارت ہے تاریخ فرشتہ والے نے بھی ایسا ہی لکھا ہے - وزین کتاب احوال اولاد عالی نژاد راجہ بھرت است کتاب را بہارت نام کردہ اند (صفحہ ۹ مقالہ اول) ۔

یعنے سنسکرت کے لائق فاضل پنڈتون کی یہ راے ہے کہ بیاس جی نے صرف ۴۴۰۰ شلوک اور اُس کے شاگردون نے ۵۶۰۰ شلوک یکجا کل ۱۰۰۰۰ شلوک یکت بھارت بنائے تھے وہ بکرماجیت کے زمانہ مین ۲۰۰۰۰ مہاراجہ بھوج کے زمانہ مین ۳۰۰۰۰ تھے اور اب ایک لاکھ ۲۴ ہزار کے لگ بھگ ہین پس موجودہ بھارت مین کم سے کم ایک لاکھ شلوک ضرور بڑھائے گئے ہین ۔

چھ درشن یعنے فلاسفہ - سنسکرت مین آریہ رشیونکی تصنیف سے چھ فلاسفی کی کتابین ہین - اول سانکھیہ شاستر مصنفہ کپل رشی - دوم وشیشک

مصنفہ کناد رشی ۔ سوئم نیاء مصنفہ گوتم رشی ۔ چہارم جوگ مصنفہ پتنجلی رشی ۔
پنجم میمانسا مصنفہ جیمنی رشی ۔ ششم ویدانت مصنفہ بیاس رشی ۔

مورخ لیتھبرج صاحب بہادر فرماتے ہیں آریہ لوگ قدیم سے فلاسفی کے شوقین ہیں ۔ فلسفہ ہندسہ اور طبیعات کے اُستاد اول یہی ہیں ۔ چھ مختلف وقتوں میں چھ فلاسفی انکے ہاں تصنیف ہوئی ہیں (دیکھو تواریخ ہند انگریزی مطبوعہ سنہ ۱۸۶۸ع لاہور) ۔

ان چھ درشنوں پر جو مختلف وقتوں میں مختلف رشیوں نے تصنیف کئے ہیں چھ بھاشیہ ہیں اول سانکھیہ پر بھاگوری منی کرت بھاشیہ دوم ویشیشک پر گوتم منی کرت بھاشیہ ۔ سوئم نیاء پر واتساین رشی کرت بھاشیہ ۔ چہارم یوگ پر بیاس منی کرت بھاشیہ پنجم میمانسا پر بیاس کرت بھاشیہ ششم ویدانت پر واتساین کرت بھاشیہ یا بودہاین کرت بھاشیہ ۔

جیمنی اور بیاس ع ۔ بودہاین اور واتساین کا زمانہ ایک ہی ہے ۔

سب سے پہلا شاستر سانکھیہ ہے اور سب سے آخری ویدانت ۔ کپل اور کناد کا زمانہ ابھی ہم تحقیقی طور پر نہیں بتلا سکتے مگر گوتم رشی کا زمانہ صاف ظاہر ہے کیونکہ گوتم جی کا بیٹا ۔ سدانند مہاراجہ جنک کا وزیر تھا اور گوتم اور رامچندر جی کا سمباد بھی ہوا تھا یعنے رامچندر کا زمانہ اور گوتم کا زمانہ یا گوتم اور وسشٹھ کا زمانہ ایک ہے باقی ہم پھر کسی وقت مفصل لکھیں گے ۔

چانک بھگتی چندرگپت راجہ نے جسکی کوشش بلیغ سے سریر سلطنت حاصل
کیا وہ چانک جی مہاراج تھے اور یہ تو صاف ظاہر ہے کہ وہ راجا سکندر کا ہمعصر تھا
چنانچہ سر جونس لکھتے ہیں کہ "یونانی مورخوں نے لکھا ہے کہ
"سندراگپٹس نے سیلوکس کے ساتھ عہدنامہ کیا" (کتاب تحقیقات حالات
ایشیا جلد ۴ دیباچہ صفحہ ۲۷) -
ولفورڈ صاحب کی رائے کے بموجب وہ ۳۵۰ برس اور پروفیسر ولسن صاحب
کی رائے کے بموجب ۳۱۵ برس قبل مسیح کے ہوا - اور آدا - لنکا کے نقشوں سے
اچھی طرح ظاہر ہو گیا کہ بموجب نقشہ اول کرافورڈ صاحب کے جو رسالہ آدا میں
شامل ہے چندرگپت کی سلطنت کا زمانہ تین سو بانوے ۳۹۲ اور تین سو چھہتر ۳۷۶ برس قبل
مسیح کے اندر قایم ہوتا ہے (دیکھو پرنسپ صاحب کے مفید نقشون کا صفحہ ۱۳۲) -
اور بموجب دوسرے نقشہ کے جو ٹرنور صاحب کے ترجمہ مہاونسو مین داخل ہے تین
سو اکاسی اور تین سو سینتالیس سال قبل مسیح کے بیچمین ثابت ہوتا ہے - (دیکھو
صفحہ ۷۴) -
اور یونانیون کے بیان سے اُس کا زمانہ سیلوکس کی تخت نشینی کے وقت سے
جو ۳۱۲ برس قبل مسیح کے ہوئے اُسکی وفات تک جو ۲۸۰ برس قبل مسیح مین ہوئے
ثابت ہوتا ہے (دیکھو کلنٹس صاحب کی کتاب)
ان تمام شہادتون پر غور کرنیسے صاف ظاہر ہے کہ سیلوکس سکندر کی فوج

کا سردار تھا اور سیلوکس اور چندر گپت ہمعصر بلکہ رشتہ دار تھے کیونکہ سیلوکس نے اپنی بیٹی مہاراجہ چندر گپت جی کو بیاہ دی تھی اور سکندر ۳۲۷ سال قبل مسیح میں ہند پر حملہ آور ہوا۔ اُس کے مرنے کے بعد سیلوکس بادشاہ ہوا۔ اسواسطے ہر طرح ثابت ہے کہ چندر گپت کی تخت نشینی ۳۲۶ یا ۳۲۵ قبل مسیح میں ہوئی۔ پس یہ گرنتھ (۳۲۵+۱۸۹۰=۲۲۱۵) سال ہوئے کہ تصنیف ہوا

یورپ کے عیسائی اور پادری مورّخون کی تردید میں (جو کسی چیز کے وقت مقرر کرنے میں وہ غلطی کرتے ہیں) ایک فاضل نے اچھّا لکھا ہے کہ مورّخانِ اہل یورپ کا عام دستور ہے کہ بوجہ اس کے کہ اُنکے خیال میں خلقتِ انسان بعد طوفان جسکو ۴ ہزار برس قرار دیتے ہیں لقش کا لجھ ہو رہی ہے پُرانے نسب ناموں کی تحریر کرتے وقت ایک اوسط پچیس تیس برس کا لگا کر ایک ایسی فرضی مدّت قایم کر لیتے ہیں جو مدّت مفروضہ طوفان نوح سے تجاوز نہ کرنے پاوے"۔ (دیکھو صفحہ ۹ تاریخ بدیع ہندوستان ۱۸۸۶ء)

ناظرین! بسبب کم فرصتی کے چند اوراق خدمت والا میں پیش کرتا ہون

ع۔ گر قبول اُفتد زہے عزّو شرف۔

اگر زندگی نے فرصت دی تو پھر مفصل عرض کرونگا۔

راقم لیکھرام شرما آریہ مسافر سبھا آریہ سماج پشاور۔

مُصنّف کی بنائی ہوئی کتابوں کی فہرست

نمبر شمار	نام کتاب	مضمون	قیمت
۱	تکذیب براہین احمدیہ	مسلمانی مذہب کی بابت بجواب براہین احمدیہ	عہ/ ۱۲/
۲	نسخہ خبط احمدیہ	مُسلمانی مذہب کی بابت بجواب سُرمۂ چشم آریہ	عہ/ ۱۲/
۳	کرشچین مت درپن	عیسائی دین کی بابت بہ نظیر تحقیقات ہے	۸/
۴	صداقت اصول التعلیم آریہ سماج (۶ لیکچر)	پادری ہنری مارٹن وکلرک سنگھ کے اعتراضوں کا جواب یعنی اُنکے چھ لیکچروں کی تردید۔	۴/
۵	جہاد احمدی	دین اسلام کی کتابوں سے جہاد کا ثبوت اور ہر ایک مُلک کی تاریخ کہ وہاں اسلام کیسے پھیلا بحوالہ تاریخ۔	۴/
۶	تکذیب براہین احمدیہ جلد دوم	بجواب تصدیق براہین احمدیہ مصنّفہ نور دین صاحب	عمہ/
۷	سچّے دھرم کی شہادت	عیسائی مذہب کی تحقیق دین حق کا جواب	ا/
۸	حجۃ الاسلام	مولوی عبید اللہ کی حجۃ الہند کا جواب۔	۸/
۹	تاریخ دنیا ا	آریہ سمت اور آریہ گرنتھوں کی بابت بے نظیر تحقیقات اور دنیا کا ایک ارب سال سے ہونیکا ثبوت	۲۰/
۱۰	صداقت رگھ وید	مسٹر عبد اللہ آتھم صاحب فنا کی بابت رگھ وید کا جواب	۱۰/
۱۱	آئینہ انجیل	عیسائی مذہب کی بابت	—/

نمبر شمار	نام کتاب	مضمون	قیمت
۱۲	عطر روحانی	گلاب داس جی کی کتاب چمن کا جواب	ـــ/
۱۳	نویدِ بیوگان	پنر بواہ کی بابت	۱/
۱۴	تعلیم نسوان	عورتونکی تعلیم مین	۲/
۱۵	مورتی پرکاش	مورتی پوجا پر معقولیت اور شاستروکت دلائل	۵/
۱۶	آریہ ہندو اور مسلمانون کی تحقیقات	پادری ٹامسن ہال اور عمومًا ہندؤن کے اعتراضونکا جواب ۔	۱/

نوٹ ۔ جن کتابون پر یہ نشان ہین وہ طیار ہوچکی ہین مگر ایک جگہہ زیادہ نہ رہنے کے سبب ابھی چھپی نہین باقی تمام کتابین پنڈت کادھکش آریہ سماج لاہور لالہ راجپند صاحب ویش لالہ کا بازار میرٹھ اور ایڈیٹر صاحب ویدک ڈی جی ٹیوٹر اجمیر اور دفتر اخبار آریہ گزٹ چھاونی فیروزپور سے ملسکتی ہین ۔ محصولڈاک علاوہ ہے

ارپن

نامہ نگار اس کتاب کو اپنے

پرتشٹ آریہ بھائی پنڈت گرودت جی

سرگباشی کے ارپن کرتا

ہے

خاکسار لیکھرام آریہ مسافر